سکریٹری رپورٹ

بموقع

اجلاس مرکزی مجلس منتظمہ

منعقدہ

۵-۴/جولائی ۲۰۲۴ء، بروز جمعرات و جمعہ

بمقام:

صدر دفتر جمعیۃ علماء ہند، نئی دہلی

محمد حکیم الدّین قاسمی

ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند

شائع کردہ

شعبۂ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند

فہرست

- بنیادی اصول 14
- میوات فرقہ وارانہ تشدد ۲۰۲۳ء 16
- میوات میں درپیش حالات پر ریاستی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ کا چشم کشا مکتوب 18
- صدر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے وزیر اعلیٰ کھٹر کو مکتوب 24
- جمعیۃ علماء ہند کے وفد کا ہنگامی دورہ 24
- مسجدوں کے لیے صفیں اور قرآن کریم کے نسخے بطور ہدیہ پیش 30
- جامع مسجد رسول پور میں پچاس دن کے بعد جمعیۃ کے وفد نے نماز پڑھی 31
- غریب متاثرہ خاندانوں کے لیے مکانات کی تعمیر نو 31
- متاثرین کے لیے مکانات کی تعمیر 32
- میوات میں 'ظفر الدین نگر کالونی' کا افتتاح 32
- صدر محترم کے ہاتھوں نوح میں مکانات کی چابی تقسیم 33
- اہل میوات کی طرف سے مولانا مدنی کا استقبال 34
- قانونی امداد 35
- ہدیۂ تشکر و امتنان 36
- ترکی زلزلہ 37
- جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم کا ترکی دورہ 39
- ملک گیر تربیتی ورکشاپ کا انعقاد 40

مختصر روداد چالیس روزہ ورکشاپ 43
- مثالی اضلاع کا جائزہ 46
- ہلدوانی فرقہ وارانہ تشدد 47
- تحفظ مدارس کانفرنس اور لائحہ عمل 51
- تحفظ مدارس کانفرنس برائے صوبہ دہلی 55
- تحفظ مدارس سے متعلق مستقل کمیٹی کی میٹنگ 57
- تحفظ اوقاف سے متعلق جدوجہد 59

- وقف کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کی ذمہ داری 62
- تحفظ اوقاف اور جمعیۃ علماء ہند 63
- ملک بھر میں یوم تحفظ اوقاف کا اہتمام 65
- منی پور فساد 67
- صوبائی مشوروں کی کارگزاری 70
- جمعیۃ علماء ہند کے چونتیسویں اجلاس عام کا اہم پیغام 77
- میوات میں دو مسلم نوجوانوں کا وحشیانہ قتل 83
- ملیانہ میرٹھ میں مسلمانوں کے قتل عام معاملے میں عدالت کا فیصلہ مایوس کن 84
- شب برأت کے موقع پر خصوصی اپیل 85
- کرناٹک میں مسلم ریزرویشن ختم کیے جانے پر جمعیۃ علماء ہند کا ردعمل 86
- رام نومی کے موقع پر فساد 87
- ساندل گاؤں کے زخمی نمازیوں سے ملاقات 88
- دفعہ 341 کے سلسلے میں سپریم کورٹ میں عرضی 90
- پولس نگرانی میں عتیق احمد کا قتل 92
- ہم جنسی کی شادی کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی 92
- سپریم کورٹ کے فیصلے کا استقبال 93
- دہلی فساد میں چار افراد بری 95
- اڈیشہ ٹرین حادثہ 95
- درگاہ اجمیر شریف کو بدنام کرنے والی فلم پر پابندی کا مطالبہ 96
- اتر کاشی کے فرقہ وارانہ حالات پر وزیر داخلہ کو مکتوب 97
- مختلف مذاہب کے لوگوں کا اجتماع 98
- میرٹھ ڈی ایم سے ملاقات 99
- یوم دعاء کا اہتمام 100
- گیان واپی مسجد پر یوپی کے وزیر اعلیٰ کے بیان کی مذمت 101
- مظفر نگر اسکول سانحہ پر کارروائی کا مطالبہ 102
- موجودہ صورت حال پر باہمی مذاکرہ 104
- ادارۃ المباحث الفقہیہ کا اٹھارہواں فقہی اجتماع 108

- فلسطین میں قتل عام کی روک تھام کے لیے عالمی برادری سے اپیل 112
- دہلی فساد میں گیارہ مسلم نوجوان باعزت بری 113
- دس افراد باعزت بری 113
- راہل سولنکی قتل کیس میں دہلی ہائی کورٹ نے دوملزموں کوضمانت دی 114
- دہلی فساد میں چھ ملزمان باعزت بری 115
- بابری مسجد سے متعلق عدالت کا فیصلہ ہراعتبار سے غلط 116
- سنہری باغ مسجد نئی دہلی کے انہدام پرروک لگائی جائے 116
- جمعیۃ علماء ہند کے وفد کا متعلقہ مسجد کا دورہ 117
- کلکتہ انتخابی تشدد میں ماخوذ تیرہ مسلم نوجوانوں کوسپریم کورٹ سے ضمانت 118
- بلقیس بانوکیس میں سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیرمقدم 119
- جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس 119
- جمعیۃ یوتھ کلب کا ایک اور سنگ میل 123
- راجستھان کے اسکولوں میں سوریہ نمسکار کی مخالفت 124
- نفرت پر مبنی ٹی وی نشریات کے خلاف کارروائی مثبت لیکن ناکافی قدم 126
- دہلی میں نمازیوں پرتشدداسلاموفوبیا کا مظہر 127
- این سی پی سی آر کے چیئر مین کونوٹس 128
- بورڈ رزلٹ میں جمعیۃ چلڈرن ولیج کی صدفی صد کامیابی 130
- جمعیۃ یوتھ کلب کے ممبران کے ذریعہ عازمین حج کی خدمات 131
- آسام کے وزیراعلیٰ کا دینی مدارس پرافسوس ناک بیان 132
- عارف سلیم کو بے رحمی سے پیٹنے والے پولس افسران کومعطل کیا جائے 133
- سری نگرمیڈیکل کالج میں اہانت رسولؐ کے واقعہ پرگورنرکومکتوب 134
- مولانافاروق قاسمی کی شہادت 135
- اکبرنگر کالونی لکھنوکی مسماری 137
- ماب لنچنگ جیسے وحشیانہ عمل کی معاشرے میں کوئی جگہ نہیں 138
- علی گڑھ میں ماب لنچنگ 139
- چھتیس گڑھ میں ماب لنچنگ 141
- میرٹھ میں مسلم خاندان کے دوافراد کاقتل 142

- ڈاکٹر محمد اختر قاسمی کا انتقال 143
- مولانا سید شاہ فخر الدین اشرف کے انتقال پر اظہار تعزیت 144
- مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی وفات پوری ملت کے لیے حادثہ عظیم 144
- مہاراشٹرا کے معروف عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی کا انتقال 146
- مولانا سید محمد شاہد صاحب سہارنپوری کی وفات پر اظہار تعزیت 147
- مفتی اسعد الدین قاسمی کے انتقال پر اظہار تعزیت 148
- مولانا محمد احمد فیض آبادی اور مولانا رشید احمد اعظمی کے وصال پر اظہار تعزیت 149
- ممبر پارلیمنٹ شفیق الرحمٰن برق کے وصال پر اظہار ملال 150
- حکیم تاج الدین ہاشمی امروہہ کا انتقال 151
- انصاری غریبوں اور مظلوموں کے مددگار کی حیثیت سے ہمیشہ جانے جائیں گے 151
- مولانا عبد العلیم فاروقی کا وصال بڑا علمی و دینی خسارہ 153
- ایران کے صدر کی طیارہ حادثہ میں وفات پر اظہارِ رنج وغم 154
- مولانا محمد یوسف خاں کے انتقال پر اظہار تعزیت 154
- اہم شعبوں کی کارگردی رپورٹ 156
- جمعیۃ اسٹڈی سینٹر کے طریق کار اور خدمات پر ایک نظر 156
- جمعیۃ اوپن اسکول سے منسلک طلبہ و مدارس کی تعداد 158
- قانونی جدوجہد 159
- جیم شعبہ تعارف و اقدامات 161
- جمعیۃ یوتھ کلب 161
- ماڈل ولیج پروگرام 162
- مکاتب اور دینی تعلیمی تحریک 163
- حالیہ پیش رفت پر ایک رپورٹ 163
- مرکزی دینی تعلیمی بورڈ کے عزائم 167
- ملت فنڈ 172
- شعبہ اصلاح معاشرہ جمعیۃ علماء ہند کا تعارف 172
- جمعیۃ چلڈرن ولیج انجار 175
- اختتام 176

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، ونشہد ان سیدنا ومولانا محمداً عبدہ ورسولہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وذریاتہ اجمعین، اما بعد

محترم اراکین مجلس منتظمہ ومؤقر حاضرین کرام!

سب سے پہلے آپ حضرات کا بصد احترام استقبال اور شکریہ کہ بے شمار صعوبتوں اور موسم گرما کی آزمائشوں کے باوجود جمعیۃ علماء ہند کے صدر باوقار جانشین فدائے ملت حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم کی دعوت پر تشریف لائے اور اس عظیم جماعت سے اپنے دیرینہ تعلق اور گہری وابستگی پر لبیک کہا کہ جس کی عظمت و وقعت اور ملت اسلامیہ ہند کے تئیں اس کی خدمات ہر دور میں آب زر سے لکھی گئیں۔ جس کی مذہبی وملی عظمت پر السابقون الاولون نے جو کہا، نہ بندہ حقیر اس سے بہتر طریقے پر کہہ سکتا ہے اور نہ ہی ان اکابر کی گواہی سے بڑھ کر کوئی گواہی ہوسکتی ہے۔ یہ ہمارے وہ اکابر ہیں جن کے تدبر و تفکر اور جن کی مخلصانہ جدوجہد کی آبیاری سے یہ گلشن شاداب ہوا، جس کے پودے آج پورے ہندیونین میں سرسبز ہیں اور جس کی شاخیں وطن عزیز کے قصبات ودیہادت میں پھیلی ہوئی ہیں۔

چنانچہ جمعیۃ علماء ہند کی مذہبی عظمت پر فخر العلماء حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب عثمانیؒ مہتمم دار العلوم دیوبند وصدر اجلاس چہارم جمعیۃ علماء ہند منعقد ۲۴، ۲۵ و ۲۶/ دسمبر ۱۹۲۲ء بمقام گیا“ نے اپنے خطبۂ صدارت میں ارشاد فرمایا تھا:

> ”جمعیۃ علماء ہند کی مذہبی عظمت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ابتدا سے آج تک اطراف واکناف ہند کے وہ متبحر اور چوٹی کے علما جو اپنے اپنے مقام پر درس حدیث، درس تفسیر، درس فقہ اور افتا، مدارس عربیہ کے اہتمام وغیرہ کی عظیم الشان خالص مذہبی خدمات انجام دیتے ہیں، جو اپنے اپنے مقام پر رشد و

ہدایت کے زعیم مانے جاتے ہیں، وہ مرکزیہ جمعیۃ علما کے ارکان رہتے ہیں، جو اس کے سالانہ اجلاسوں میں شریک ہوتے ہیں، جن کی تعداد کم از کم دوسو (۲۰۰) ہوتی ہے (الحمدللہ اب یہ تین ہزار سے زائد ہے) مرکزیہ جمعیۃ علما کے سوا اس کی صوبائی شاخوں اور ضلع وار جمعیتوں کے ارکان بیشتر علما ہیں۔ان سب کی مجموعی تعداد ایک ہزار ہوتی ہے جو جمعیۃ علماء ہند کے نظام میں داخل اور اس کی تجاویز اور پالیسی کے مرتب کرنے والے ہیں۔اس کے سالانہ اجلاسوں کے صدر ہندوستان بھر کے ممتاز علما ہوتے ہیں جن کا علم،تقوی، ایثار وصداقت نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیائے اسلام میں ممتاز شان رکھتا ہے۔''

آپؒ نے جمعیۃ علماء ہند کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

''جمعیۃ علما کی اہمیت کو بس میں ایک ہی جملہ میں بیان کرسکتا ہوں اور وہ یہ کہ جمعیۃ علما مسلمانوں کی مذہبی رہنمائی کے لیے قائم ہوئی ہے۔ مذہبی رہنمائی کا جملہ بہت مختصر ہے، مگر وہ اپنے اندر بہت سے مطالب لیے ہوئے ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اسلام کے احکام میں عبادات، معاملات، تنظیم بلاد وحراست ممالک اسلامیہ سب ہی داخل ہیں۔شارع علیہ السلام نے ہر موقع کے لیے احکام صادر فرمائے اور فقہائے اسلام نے کلیات سے استنباط کر کے جزئیات کو مدون کیا۔''

آپ نے دیکھا ہے کہ کتب فقہ میں جہاں صلوٰۃ، زکوۃ، صوم، حج وغیرہ عبادات اور بیع وشراء شفع وہن، ودیعت، کفالت وضمانت وغیرہ معاملات کے احکام بیان کیے گیے ہیں، وہیں 'کتاب السیر' بھی موجود ہے، جس میں جہاد، غنیمت، ہدنہ، صلح، معاہدہ، ذمی ومستامن، حربی وغیرہ کے احکام مذکور ہیں، جن کا تعلق سیاسیات اور نظام ممالک سے ہے اور مسلمانوں پر کوئی غیر مسلم طاقت مسلط ہوجائے تو اس کے احکام بھی کتب فقہ میں موجود ہیں۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی کا کوئی شعبہ مذہب سے

مستغنی نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کو ہندوستان میں رہ کر غیر مسلم اقوام سے معاملات پڑتے ہیں۔ ان کو ضرورت پڑتی ہے کہ اپنی ہم وطن اقوام کے ساتھ کیوں کر رہیں۔ شرعاً کس قسم کے معاملے کے مجاز ہیں اور گورنمنٹ کے ساتھ ہمارا کیا معاملہ ہونا چاہیے! پھر مسلمانانِ عالم کے ساتھ ہمارے تعلقات کی نوعیت کیا ہے، ان کی ہمدردی یا تعاون وتناصر کے احکام کا تعلق ہم سے کس حد تک ہے! پس کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان صلوٰۃ وزکوٰۃ، حج، نکاح، طلاق، وشرا وغیرہ میں تو مذہبی فتوے کے محتاج ہوں اور معاملات ملکی اور غیر مسلم اقوام کے ساتھ تعلقات کے احکام شریعت میں نہ ہوں یا ان کو اس کی حاجت نہ ہو۔

یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ مسائل عبادات ومعاملات میں علما کے انفرادی فتاوی بھی کافی ہوجاتے ہیں۔ مگر ان معاملات کلی واساسی میں علما کی انفرادی آرا یا فتاوے ہرگز مفید ومثمر نہیں ہیں۔ ان وجہ سے جمعیۃ علماء کے وجود کی مسلمانانِ ہندوستان کو سخت ضرورت ہے۔

اگر ہمارے مسلمان بھائی تھوڑی دیر کے لیے اس سے قطع نظر کرلیں کہ جمعیۃ علماء اب آخر میں قائم ہوئی ہے اور اس سے قبل ہندوستان میں سیاسی تعلیم وغیرہ کی بہت سی جمعیتیں موجود ہیں اور اس وجہ سے جمعیۃ علما کو کچھ فوقیت کا استحقاق نہیں تو وہ خود بخود سمجھ لیں گے کہ مسلمانوں کی تمام جمعیتیں اور کانفرنسیں جمعیۃ علما کی محتاج ہیں۔ کوئی جمعیت اس سے مستغنی نہیں ہے۔ وہ مسلمانوں کے نظام ملکی وملی کی محور ہے، بلکہ میں تو اس سے ترقی کرکے یہ کہتا ہوں کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ بر بنائے روابط اسلامی غیر ممالک کے مسلمان بھی جمعیۃ علماء ہند سے مستغنی نہیں ہیں۔

حضرات علماء!

آپ کی بروقت مستعدی سے جمعیۃ علما کا وجود تو قائم ہوگیا، جس کی سخت ضرورت تھی۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو درحقیقت ایک بڑے اور اہم فرض سے

غفلت کا الزام آپ پر آتا ہے۔ لیکن یہ بھی سمجھ لیجیے کہ آپ کی ذمہ داریاں بہ نسبت سابق بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ اس وقت تک آپ حضرات جس قدر اسلامی خدمات ادا کرتے تھے، وہ ایک حیثیت سے انفرادی تھیں اور اب جو کچھ کرنا ہے وہ اجتماعی شان سے ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ حضرات علما جزوی مناقشات اور باہمی اختلافات و منافرت کو نظر انداز کر کے اخلاص و یکجہتی کے ساتھ کلی معاملات کو سلجھائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری تنگدلی یا مناقشہ سے اصلی مقصد کو نقصان پہنچ جائے۔ یہ وقت ہے کہ ہم ایثار سے کام لیں، ترفع اور وجاہت سے دور رہیں۔ معاملات شرعیہ میں مداہنت یا مدارات کو دخل نہ دیں کلمہ حق کہنے میں 'لومہ لائم' کا خوف نہ کریں اور اصولِ شریعت اور طریق سنت کو مضبوط ہاتھوں سے سنبھالیں۔'' (خطبہ صدارت جمعیۃ علماء ہند، اجلاس چہارم، ۱۹۲۲ء، گیا)

حضرات گرامی قدر!

جمعیۃ علماء ہند وہ جماعت ہے جس نے آزادیٔ ہند کے بعد نہ صرف مسلمانوں کے حقوق کے لیے اطراف و اکناف ہند میں جدوجہد کی بلکہ مشرقی و مغربی پنجاب کی آبادی کا تبادلہ ہوا تو یہ خیال کر لیا گیا تھا کہ مشرقی پنجاب اور ہماچل پردیش کے بائیس (۲۲) اضلاع میں مسلمان کو رہنے کا حق نہیں ہے۔ چناں چہ دیہات اور قصبات کے تقریباً تین لاکھ مسلمان جو غربت، افلاس اور معاشی مشکلات کی وجہ سے پاکستان نہیں جا سکتے تھے، اپنی اور اپنے بال بچوں کی جان بچانے کے لیے تبدیل مذہب کے اظہار پر مجبور ہوئے (اگر چہ ان کے دل اسلام کی سچائی کے معترف تھے اور ان میں بہت سے وہ بھی تھے جو چھپ چھپ کر نماز بھی پڑھتے رہے)۔ جمعیۃ علماء ہند کے سابق ناظم عمومی حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازے اور آپ کے مراتب جنت الفردوس میں بلند فرمائے۔ آپ کی کوششوں سے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم حکومت ہند نے مذہبی آزادی اور مشرقی پنجاب اور پیپسو کے ان مسلمانوں کی حفاظت کے لیے ایک خاص سرکلر جاری کیا، جو دیہات کے پٹواریوں اور چوکیداروں تک پہنچا دیا گیا اور جمعیۃ

علماء ہند کے کارکنوں نے اس کی اطلاع عام مسلمانوں تک بھی پہنچادی۔

اس سرکلر میں خاص طور پر ہدایت کی گئی تھی کہ جو لوگ ۱۹۴۷ء سے پہلے مسلمان تھے وہ اب بھی مسلمان ہی ہیں۔ وہ آزادی سے اپنے اسلام کا اظہار کر سکتے ہیں اور مذہبی عبادات ادا کر سکتے ہیں۔ ان پر نہ کوئی قانونی پابندی ہے اور نہ کوئی شخص یا کوئی جماعت ان کی مذہبی آزادی میں رکاوٹ پیدا کرسکتی ہے۔ اس مبارک کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کے فضل وکرم سے مشرقی پنجاب کے یہ لاکھوں مسلمان جو دیہات میں اکادکا آباد ہیں، آزادی سے اپنے اسلام کا اظہار کر رہے ہیں اور جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے ان کی مذہبی تعلیم کا انتظام پوری جانفشانی سے کیا جارہا ہے۔ چناں چہ ہماچل پردیش اور مشرقی پنجاب میں بہت سی مسجدیں کھلوا کر امام مقرر کردیے گئے، جو نماز بھی پڑھاتے تھے اور قرب وجوار میں نکاح خوانی اور نماز جنازہ وغیرہ کے اسلامی احکام بھی انجام دیتے تھے۔ اسی طرح الور، بھرت، گورگاواں، بیاور ضلع اجمیر شریف، ضلع کھیڑا صوبہ گجرات میں ارتداد کی لہر کو روکنے کے لیے جمعیۃ علماء ہند نے ہر طرح کی کوششیں کی۔ الور، بھرت پور کے تقریبا چار لاکھ میو اور ایک لاکھ سے زیادہ غیر میو مسلمان جو ۱۹۴۷ میں تباہ وبرباد ہو چکے تھے، جمعیۃ علماء ہند کے مخلص کارکنوں کی کوششوں سے دوبارہ آباد ہوئے اور جو لوگ مذہب بدل کر اپنے گاؤں میں رہ گئے تھے، جمعیۃ علماء ہند اور گاندھی جی کے قومی کارکنوں کی ہمت افزائی سے دوبارہ اسلام پر قائم ہوئے۔

اسی طرح تحصیل بیاور (علاقہ اجمیر شریف) کے دیہات کے تقریباً ایک لاکھ (مراتی اور چیتا) مسلمانوں کو ۱۹۴۷ء میں مجبور کیا گیا کہ وہ سابق برادری میں مخلوط ہوکر ان کا مذہب اختیار کرلیں، ورنہ وہ پاکستان چلے جائیں۔ جمعیۃ علماء اجمیر شریف کے ذمہ دار ارکان کو جب اس کا علم ہوا تو باوجودے کہ زمانہ پرآشوب اور حالات حد سے زیادہ خطرناک تھے، مگر ان حضرات نے حوصلہ اور ہمت سے کام لے کر مخالفین کا پروپیگنڈا ختم کیا۔ ان پسماندہ مسلمانوں کی کانفرنس کرا کر چیف کمشنر صاحب سے مذہبی آزادی کا اعلان کرایا۔ جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کا اطمینان دلایا۔

ضلع کھیڑا صوبہ گجرات میں ایک ناخواندہ اور تعلیم اسلام سے ناآشنا برادری، جس کو

گراسیہ کہا جاتا ہے، جس کی تعداد ضلع کھیڑا اور ضلع سورت واحمد آباد میں آزادی کے وقت تین لاکھ سے زیادہ تھی، مارچ ۱۹۵۳ء میں اس کو شدھ کرنے کی کوشش کی گئی۔ مرکزی جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علما صوبہ گجرات کی فوری توجہ اور دوڑ دھوپ کی وجہ سے بفضلہٖ تعالی مخالفین کی کوششیں ناکام رہیں۔

حضرات گرامی قدر!

اس قدر طول کلامی کا مقصد صرف یہ ہے کہ موجودہ وقت میں مسلمانان ہند کے سامنے ایک بار پھر سے ارتداد کا مسئلہ درپیش ہے۔ پہلے ارتداد ایک خاص علاقے میں فتنہ کی شکل میں رونما ہوا، اب یہ فکر و عمل کی شکل میں ہر جگہ اور حقیقی شکل میں لاکھوں مسلمانوں کو گمراہی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ہمارے اکابر نے آزادیٔ وطن کے بعد سوفی صد مکتب کی تعلیم کا اعلان اسی وجہ سے کیا تھا کہ ہماری نسل اسلام کی بنیاد سے واقف ہوجائے اور اسکی جڑیں اتنی مستحکم ہوجائیں کہ ارتداد کی کیسی بھی ہوا چلے وہ اپنی جگہ ٹھہری رہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ان کے ایمان کی پختگی کا مقابلہ نہ کرسکے۔

اسی طرح جب جمعیۃ علماء ہند کا نصب العین تمام شعبہ ہائے حیات میں مسلمانوں کی مذہبی رہنمائی ہے، تو پھر ایسے علمائے دین کو تیار کیا جائے جو ہر طرح سے شعور کی پختگی اور حالات و مقتضیات زمانہ کی واقفیت کے ساتھ ملت اسلامیہ ہند کی قائدانہ کردار ادا سکیں جو ہمارے اکابر کی طرح در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق کے حامل ہوں۔

حضرات گرامی قدر!

جمعیۃ علماء ہند نے موجودہ وقت میں ان دونوں میدانوں میں نمایاں پیش رفت کی ہے، جہاں جمعیۃ علماء ہند ایک طرف مکاتب کے نظام کی توسیع کے لیے شب و روز مصروف ہے، وہیں دوسری طرف تربیت رجال کار اور قیادت کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے اس کی فکرمندی آپ حضرات سے پوشیدہ نہیں ہے۔

حضرات گرامی قدر!

ملت اسلامیہ ہند کی تاریخ کے مطالعے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے اپنے عروج

کے دور میں با مقصد افراد کی تربیت پر ہمیشہ زور دیا، ہمارے سامنے سیرت رسول اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کی حیات مقدسہ ہے۔ ہمارے اکابر واسلاف نے اس میدان میں ایسی جستجو اور محنت کی کہ عام چرواہوں کی بھی فکری اور روحانی تربیت کر کے حکمرانوں کی جگہوں پر بیٹھایا اور پھر ان حکمرانوں نے محیر العقول کارنامے انجام دے کر ملت اسلامیہ کا وقار ورسوخ بلند کیا۔

سلطنت عثمانیہ کی عظمت و بلندی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، اس کے متعلق تاریخ دولت عثمانیہ میں لکھا ہے کہ

’’افلاطون سلطان کے وسیع خاندان کی تعلیم وتربیت دیکھ کر خوش ہوجاتا، جسم وذہن کی یکساں احتیاط کے ساتھ تربیت ہوتی تھی، حکمرانوں اور سپاہیوں میں تفریق کی جاتی تھی (اگرچہ یہ تفریق مکمل نہ تھی)، فرد کی ساری زندگی اس نظام کے شدید ضوابط کی پابند ہوتی تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حکومت دانشمندوں کے ہاتھ میں تھی، یہ تو غالباً کبھی معلوم نہ ہوسکے گا کہ عثمانی نظام کے بانی افلاطون کے خیالات سے واقف تھے یا نہیں، لیکن اس کے منصوبہ کو جہاں تک عملاً پورا کرنا ممکن تھا، انھوں نے کر دکھایا، بعض حیثیتوں سے انھوں نے افلاطون سے بہتر نظام قائم کیا، مثلاً یہ کہ توارث کی بے اعتباریوں کو دور کیا، نظم ونسق کے لیے شخصی اقتدار بہم پہنچایا، توازن قوی کے ذریعہ استقلال و پائیداری کا تحفظ کیا اور اپنے اس نظام کو ایک وسیع سلطنت کے قابل بنادیا۔

انتظام حکومت کو مستحکم کرنے کے لیے وہ تمام لڑکے جو بھرتی کیے جاتے تھے، پہلے امتحان کے لیے ماہر افسروں کے سامنے پیش ہوتے تھے جو انھیں استعداد کے لحاظ سے دو مختلف جماعتوں میں تقسیم کر دیتے، جسمانی حیثیت اور ذہنی قابلیت کے اعتبار سے جو معیار کے مطابق ثابت ہوتے وہ اعلیٰ تربیت کے لیے منتخب کر لیے جاتے، باقی زیادہ تر جسمانی تربیت کے لیے علاحدہ رکھے جاتے۔ جو امیدوار اعلیٰ تربیت کے لیے منتخب کیے جاتے تھے، ان میں سے کچھ صوبوں کے گورنروں اور دارالسلطنت کے اعلیٰ عہدہ داروں کے پاس بھیج دئے جاتے تھے اور وہاں ان کی تربیت غالباً اسی طرح ہوتی تھی جس طرح ان امیدواروں

کی جو سلطان کے ساتھ رہتے تھے، ان میں سے منتخب ترین جن کی سالانہ تعداد غالباً دوسو یا کل بارہ سے پندرہ سو تک ہوتی تھی اور نہ، غلطہ اور استنبول کے شاہی محلوں میں بھیج دئے جاتے تھے، انھیں تعلیم وتربیت کا ایک سخت نصاب کو پورا کرنا پڑتا تھا جو بارہ سال میں ختم ہوتا تھا، ان کو عربی فارسی کی ادبی تعلیم دی جاتی تھی اور اسی کے ساتھ ورزش، فنون حرب، شہسواری اور کوئی دستکاری بھی سکھائی جاتی تھی، ان میں سے حکومت کے انتظامی شعبہ کے لیے امیدوار چنے جاتے اور مقرر کر دئے جاتے تھے، اپنی لیاقت کی وجہ سے جتنا قریب وہ سلطان کی ذات سے ہوتے جاتے تھے اتنی ہی بڑی جگہ انھیں مدت تعلیم پوری کرنے کے بعد ملتی تھی، یہ مدت عموماً پچیس سال کی عمر تک پوری ہوجاتی، اس وقت ہر امیدوار تربیت گاہ سے باہر نکل آتا اور حسب لیاقت اسے کوئی بڑا عہدہ دے دیا جاتا، یہی لوگ ترقی کر کے شہروں کے گورنر، صوبوں کے والی فوجوں کے کمانڈر اور سلطنت کے وزیر بن جاتے تھے اور انہی میں سے بعض صدر اعظم کے عہدہ پر بھی فائز ہوتے تھے، سلیمان اعظم کا مشہور وزیر ابراہیم تقریباً براہِ راست صدر اعظم بنا دیا گیا تھا لیکن وہ پہلا شخص تھا جس نے ترقی کے قاعدہ کو توڑا اور اسی مثال سے آیندہ بہت سی خرابیاں پیدا ہوئیں۔

انتظامی شعبہ کے لیے انتخاب کرنے کے بعد ان فارغ التحصیل امیدواروں کی اکثریت باضابطہ سوار فوج میں جسے باب عالی کے سپاہی کہتے تھے داخل کر دی جاتی تھی، ان کو رخصت کرنے کی ایک خاص تقریب ہوا کرتی تھی، ہر امیدوار کو بلا کر سلطان بہ نفس نفیس اس کی تعریف وتحسین کرتا اور اس کی نئی خدمت کے لیے حوصلہ افزائی فرماتا، وہ ہر ایک کو ایک زردوزی کا کوٹ اور اپنے خوبصورت گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا عطا کرتا، اکثر کچھ نقد بھی دیتا، یہ نوجوان ان تمام تحائف کو لے کر جو انھوں نے اپنے دورانِ قیام میں پائے تھے، ایک جلوس کے ساتھ محل کے بڑے پھاٹک تک جاتے اور وہاں گھوڑے پر سوار ہوکر ہمیشہ کے لیے اس تربیت گاہ سے رخصت ہوجاتے۔ دوسری جماعت کے امیدواروں کی تربیت زیادہ تر جسمانی، صنعتی اور فوجی ہوتی تھی اور انھیں ترکی زبان اور اسلامی اصول زبانی سکھائی جاتی تھی، ان کا منتخب حصہ ینی چری بنایا جاتا تھا، پہلے ان کو اناطولیہ کے اندرونی علاقوں میں

بھیج دیا جاتا تھا کہ ترکی زبان اور ترکی طرز معاشرت سے واقفیت حاصل کرلیں اور کھیتوں میں کام کرنے سے ان کے جسم خوب مضبوط ہوجائیں، دوتین سال کے بعد ان کے معائنہ کے لیے قسطنطنیہ سے افسر آتے تھے، اگر وہ ترکی زبان کافی سیکھ چکے ہوتے تھے اور ان کے جسم توانا ہوجاتے تھے تو انھیں ترقی دے کر قسطنطنیہ بھیج دیا جاتا تھا، وہاں سے کچھ جہازوں پر کام کرنے کے لیے روانہ کردئے جاتے، کچھ شاہی محلوں میں باغباں (بوستانجی) مقرر کردئے جاتے اور کچھ پبلک عمارتوں میں کام پر لگادئے جاتے، انھیں لکھنا پڑھنا سیکھنے کی اجازت تھی لیکن وہ اس پر مجبور نہیں کیے جاتے، امیدواری کے اس دوسرے درجہ میں کچھ دنوں کام کرنے کے بعد جیسے جیسے وہ تیار ہوتے جاتے انفرادی انتخاب سے ینی چری کے دستوں میں بغرض تعلیم بھیج دئے جاتے اور جب فن حرب میں انھیں مہارت حاصل ہوجاتی تو مکمل ینی چری کی حیثیت سے شامل کرلیے جاتے۔

بنیادی اصول

سلطنت عثمانیہ کی قوت اس کے ادارہ حکومت کے زبردست نظام پر قائم تھی، اس نظام کے خاص اصول یہ تھے: امیدواروں کا عمدہ انتخاب تعلیم وتربیت کی سخت نگرانی، شدید ضبط وتادیب اور پرجوش مقابلہ، ہر امیدوار اپنی کوشش سے ترقی کرکے اونچے درجہ پر پہنچ سکتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ ایک روز صدر اعظم بھی بن سکتا تھا، ترقی صرف قابلیت پر منحصر تھی۔

(تاریخ دولت عثمانیہ جلد دوم ص ۳۰۶۔۳۰۷)

اسی طرح دنیا کی دوسری سلطنتوں اور تنظیموں کے نظام میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ موجودہ وقت میں بھی دنیا میں جتنی بڑی جماعتیں ہیں، ان کے یہاں تربیت فرد کا بڑا انظام قائم ہے، اس لیے اگر ہمیں ملی رہ نمائی کی ذمہ داری ادا کرنی ہے تو ہمیں بھی اس نظام کو مزید مستحکم کرنا ہوگا۔

حضرات گرامی قدر!

ملت اسلامیہ ہند اس وقت کئی مسائل سے دوچار ہے، بالخصوص ہندستان میں

مسلمانوں کا دینی موقف، مدارس اسلامیہ اور اوقاف ملی کا تحفظ سب سے بڑا چیلنج بن گیا ہے۔آپ کی جماعت ان مسائل سے غافل نہیں ہے، یکساں سول کوڈ کی مخالفت میں پوری قوت سے لاء کمیشن کے سامنے موقف رکھا گیا، ملک گیر سطح پر یوم دعا منایا گیا، اسی طرح وقف کے تحفظ کے لیے کئی طرح کے اقدامات کیے گئے ہیں اور مستقبل میں اس میں تیزی لائی جائے گی (ان شاء اللہ) اسی طرح تحفظ مدارس کے لیے انقلابی قدم کی ضرورت ہے۔
جمعیۃ علماء ہند نے حال میں دو آفات سماوی اور انسانی میں اپنی وسعت کے مطابق خدمات انجام دی ہیں، ان میں میوات فساد اور ترکی زلزلہ متاثرین کی امداد و راحت رسانی شامل ہے۔ مزید برآں اسلاموفوبیا اور ماب لنچنگ کے متاثرین کے لیے جد وجہد اور قانونی اقدامات کے ذریعہ آئینی، شہری اور ملی حقوق کی پاسداری جمعیۃ علماء ہند کی ایک بڑی شناخت ہے۔اس کارگزاری رپورٹ میں اس کی ایک جھلک آپ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ جمعیۃ علماء ہند اوراس کی شاخوں کی خدمات بہت وسیع ہیں،جس کا احاطہ مشکل ہے،تاہم چنداہم خدمات آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

آپ حضرات ملت اسلامیہ ہند کے اثاثہ ہیں، جمعیۃ علماء ہند کی بنیاد ہیں۔ہم ایک بارپھر آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ میدان عمل میں پوری قوت سے آئیں، درحقیقت کسی تنظیم کی توسیع ممبروں سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے کارکنان کے کاموں سے ہوتی ہے۔ کاموں کی توسیع ہوگی تو نہ صرف ملت اسلامیہ ہند کے مابین جمعیۃ علماء ہند کا وقار مزید بلند ہوگا بلکہ جماعت کی خود بخود توسیع ہو جائے گی۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم تنظیم کی توسیع کے لیے ہمیشہ فکرمند رہتے ہیں، انھوں نے بارہا بنیادی ممبروں کو جمعیۃ علماء ہند کی ریڑھ کی ہڈی کہا ہے،ضرورت یہ ہے کہ ہم گاؤں سطح پر موجود ہوں تا کہ اصلاح معاشرہ اور سماجی انقلاب کی کوشش کامیاب ہو سکے۔ جمعیۃ علماء ہند کی تاریخ سے واقفیت اور ملت اسلامیہ ہند کے مسائل سے آگاہی بھی وقت کی ضرورت ہے۔ہمارے کردار میں بلندی اور استحکام اور ہماری نیتوں میں رضائے الٰہی ہونی چاہیے، آج ہم اسی دعا کے ساتھ آپ کے سامنے کارگزاری پیش کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

میوات فرقہ وارانہ تشدد ۲۰۲۳ء

ہریانہ ریاست کے نوح میں بروز پیر 31 جولائی 2023 کو وشو ہندو پریشد (VHP) اور بجرنگ دل کے ذریعہ جل ابھیشیک مذہبی جلوس کے دوران فرقہ وارانہ تشدد پھوٹ پڑا۔ شام تک گروگرام اور سوہنا سے فرقہ وارانہ تشدد کے کئی خطرناک واقعات سامنے آئے۔تشدد کے یہ واقعات میوات اور اطراف کے علاقوں تک پھیل گئے۔

اس فرقہ وارانہ تشدد میں سات افراد کی جانیں گئیں، درجنوں زخمی ہوئے اور کروڑوں کی املاک کو مشتعل ہجوم نے تباہ کردیا، ۱۳ مساجد اور ایک درگاہ کو بھی شرپسندوں نے نقصان پہنچایا۔ ویب پورٹل thewire.in کی رپورٹ کے مطابق، تشدد کا محرک بدنام زمانہ گئو رکشک مونو مانیسر کی ایک ویڈیو کو بتایا جاتا ہے۔ مانیسر جو مسلم مخالف تشدد اور اس سے متعلق ویڈیوز بنانے کے لیے بدنام ہے اور قتل کے متعدد واقعات کے لیے پولیس کو مطلوب ہے، اس نے اپنے پیروکاروں سے ضلع نوح میں ہندوتوا کی ریلی میں شامل ہونے کی اپیل کی تھی۔ یہ ریلی ''برجمنڈل'' یاترا تھی۔ اس طرح کی یاترائیں سال 2021 سے اب تک بڑے پیمانے پر وی ایچ پی کے رہنماؤں نے منعقد کی ہیں۔ مانیسر نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ اس ریلی میں ذاتی طور پر موجود رہے گا۔ جیسے ہی مونو مانیسر کی ویڈیو وائرل ہوئی، کچھ میواتی مسلم نوجوانوں نے اپنی ویڈیو پوسٹ کرکے انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ اسے میوات میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے اور اسے گرفتار کیا جائے۔ اپنی سوشل میڈیا پوسٹس اور انتظامیہ کے ساتھ ملاقاتوں میں سول سوسائٹی کے اراکین نے حکومت کو معاملے سے متعلق نوٹس لینے کے لیے متنبہ کیا، لیکن ہریانہ انتظامیہ نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

جھڑپ کے بعد:

یاترا کے دوران جھڑپ کے بعد فرقہ پرستوں نے اپنی مظلومیت کا رونا شروع کیا اور مسلمانوں کے خلاف ایک نفرت انگیز مہم اور مسلمانوں پر حملہ کرنے کی اپیل جاری کی۔

نتیجہ یہ ہوا کہ فرقہ پرستوں نے جو پہلے سے ہی تیار تھے، پلول، گروگرام، ہوڈل اور سوہنا میں مسجدوں پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ گروگرام میں انجمن اسلام کی مسجد پر دیر رات حملہ ہوا، جس میں ایک نائب امام شہید ہو گئے، اسی طرح سوہنا میں مولوی جمیل والی مسجد کو کافی حد تک تباہ و برباد کر دیا گیا۔ اسی طرح دیگر مساجد کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

شرپسندوں نے سوہنا کی مولوی جمیل والی مسجد میں رکھے قرآن مجید اور دیگر مذہبی کتابوں کو آگ کے حوالے کر دیا اور انھیں قدموں تلے روند دیا، اس کے علاوہ سوہنا کی جامع مسجد کو بھی نقصان پہنچایا گیا، سوہنا کی تیسری مسجد لکڑ شاہ پر بھی حملہ ہوا، لیکن مقامی سکھ حضرات کی مداخلت سے وہ محفوظ رہ گئی۔

جمعیۃ کے وفد نے نوح کے اس مزار کا بھی جائزہ لیا، جسے شرپسندوں نے ایک بار پھر توڑ دیا، یہ مزار اسی مندر جانے کے راستے پر واقع ہے جہاں کے لیے جل ابھیشیک یاترا نکالی گئی تھی، گزشتہ سال بھی اسے توڑا گیا تھا، لیکن اس کی دوبارہ تعمیر ہو گئی تھی، اس کے علاوہ وفد نے کھر کھری پل کی ان ۱۱؍دکانوں کا بھی جائزہ لیا جن کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا، اسی طرح ہریانہ ٹائلس نوح کو بھی جلا دیا گیا۔ یہ تمام واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ شرپسندوں کی نیت صرف مذہبی یاترا میں شرکت کرنی نہ تھی بلکہ انھوں نے منظم طریقے سے عبادت گاہوں اور دکانوں کو نشانہ بنایا۔ رسول پور ضلع پلول مسجد میں فساد کے دن محراب پر فرقہ پرستوں نے ’پیشاب گھر‘ لکھ دیا تھا۔

فہرست متاثرہ مساجد

(1) مسجد لکڑ شاہ سوہنا

(2) مسجد مولانا جمیل والی سوہنا

(3) شاہی مسجد بارہ کھمبا سوہنا

(4) مسجد گپتا گنج پلول

(5) مسجد پیر والی پلول

(6) مسجد رسول پور

(7) قریش والی مسجد رام نگر والی

(8) صرافہ بازار والی مسجد گاندھی چوک ہوڈل

(9) سبزی منڈی ہوڈل

(10) جامع مسجد عیدگاہ ہوڈل

(11) جامع مسجد کچا بازار تاؤڑو

بلڈوزر جسٹس

ریاست میں امن و قانون کو بحال کرنے کے بجائے ہریانہ سرکار نے 4/اگست 2023ء کی شام میوات میں غیر قانونی قبضہ کے نام پر خاص طور پر مسلمانوں کے گھروں اور دکانوں کو بلڈوزر کے ذریعہ منہدم کر دیا۔ اس کے علاوہ یک طرفہ مسلمانوں کی گرفتاری بھی عمل میں آئی۔

ہریانہ فساد میں نقصان

(بمطابق سروے کمیٹی جمعیۃ علماء ہند)

متاثرہ مساجد کی تعداد	11
درگاہ	01
مسلمانوں کی پراپرٹی جو فسادیوں نے جلائی	246
بلڈوزر کارروائی کی وجہ سے تباہ شدہ پراپرٹی کی تعداد	300

میوات میں درپیش حالات پر ریاستی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ کا چشم کشا مکتوب

باسمہٖ تعالیٰ

سیدی و مسندی مخدومی و مطاعی حضرت اقدس مولانا سید محمود اسعد مدنی برکاتہم

صدر جمعیہ علماء ہند

سب سے پہلے خدمت اقدس میں سلام مسنون پیش کرنے کی سعادت سعیدہ حاصل کر رہا ہوں۔ بعدہ خداوند قدوس کی رحیم و کریم ذات سے قوی امید رکھتا ہوں کہ

حضرت والا بخیر و عافیت ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ نیز صحت وسلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

ان دنوں علاقہ میوات میں پیش آمدہ حالات ومسائل سے اجمالی طور پر تو آں محترم یقیناً واقف ہو گئے ہوں گے، مجھے خیال ہوا کہ کیوں نہ ان حالات کو تفصیلی طور پر پس منظر و پیش منظر کے زاویے سے خدمت عالی مرتبت میں لکھ بھیجا جائے، چنانچہ عرض ہے کہ میوات ایک مسلم اکثریت پر مشتمل پر امن خطہ ہے، یہاں کا ہندو مسلم بھائی چارہ مثالوں میں پیش کیا جاتا رہا ہے۔ باہمی پیار ومحبت کی روایات وحکایات کی ایک زندہ وقابل رشک تاریخ رہی ہے۔مگر کچھ دن ہوئے کہ بعض شر پسند عناصر جنہیں میوات سے خداواسطے کا بیر ہے باہر سے آکر میوات کے پرامن ماحول کو متاثر کرنے کے لئے طرح طرح کے پروپیگنڈے اور ہتھکنڈے استعمال کرنے لگے ہیں، ان کا مشن ہے کہ اس خطہ کو پہلے دنیا والوں کی نظر میں خطاوار اور مجرم قرار دے دیا جائے، اس کے بعد یہاں ظلم وبربریت کی تمام حدیں پار کر دی جائیں۔ چنانچہ وہ لوگ اس محنت میں لگے اور انھوں نے سب سے پہلے ہمارے میواتی غیر مسلم بھائیوں کو اکسانا شروع کر دیا، اور ان سے مسلمانوں کے خلاف بیانات جاری کرائے، کہ ہم یہاں مظلوم ہیں، ہمیں زبردستی مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے، جبکہ یہ سازش کے تحت کیا اور کرایا جارہا تھا، تاکہ ملک بھر کے برادران وطن کو میوات والوں کے خلاف بھڑکایا جاسکے۔

سوشل میڈیا پر اس خطے کو منی پاکستان اور یہاں کے باشندوں کو گئوکش کہہ کر خوب زہر پھیلانے کا کام کیا جانے لگا، یوں میوات کے امن پسند و نرم دل لوگ برادران وطن کی نظر میں بظاہر مجرم ثابت کر دیے گئے، جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ میوات کے اطراف میں غیر مسلم آبادی پر مشتمل قصبات اور شہروں میں میواتیوں سے تعصب کی راہ اختیار کرلی گئی۔ میوات (نوح) کے مشرق میں ہوڈل، شمال میں" پلول، بلبھ گڑھ، فرید آباد اور گروگرام جیسے بڑے اور اہم شہر بستے ہیں مگر ان شہروں سے اہل میوات کا گزرنا مشکل اور دشوار ہوگیا ہے۔ اور کیوں نہ ہو ان مقامات پر نا معلوم کتنے میواتی اور غیر میواتی مسلمانوں کو

تشدد و بربریت کا نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ ماب لنچنگ کی ناگہانی واردات کیسے بھلائی جا سکتی ہیں، ان میں سے بیشتر ان ہی علاقوں میں انجام دی گئیں، حافظ محمد جنید نامی طالب علم کو بلبھ گڑھ سے پہلے ٹرین میں چاقوؤں سے لہولہان کر کے قتل کر دیا گیا، واردات کا ایک تسلسل ہے جو رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ پہلو خان، اکبر خان، محمد صاحب، سیقول خان، محمد صدام جیسے میواتی جوان اسی تسلسل کی ایک کڑی ہیں، جنید و ناصر کا معاملہ تو بالکل تازہ ہے کہ انہیں مار پیٹ کر ان کی گاڑی سمیت زندہ جلا دیا گیا۔

ان روح فرسا سانحات کے بعد بھی ظالموں کو چین نہ آیا بلکہ وہ مزید جری ہو گئے، ان کی ہمتیں بڑھ گئیں اور پھر تو وہ دن دہاڑے میوات کے دیہات سے گائے کی حفاظت کا چولہ پہن کر لوگوں کو اٹھانے لگے" گاؤں رواںگھولہ" میں گذشتہ سال بجرنگ دل کے غنڈے اسلحہ کے ساتھ کھیتوں میں آ کر کام کر رہی بہن بیٹیوں پر زبان درازی کے ساتھ، دست درازی اور چھیڑ خانی کرنے لگے۔ لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ آئے مگر غنڈوں نے انہیں بہت بے دردی سے مارا۔

دوسری مرتبہ پھر اسی گاؤں میں یہ لوگ آ گئے، مقصد تھا دو چار جوانوں کو گئوکشی کے الزام میں گرفتار کرنا، مگر اس مرتبہ میو قوم کی لاٹھی ان کی بندوقوں پر فتح پا گئی، ٹھیک ٹھاک طریقے سے ان پر نوازشیں نثار کی گئیں، مگر افسوس اس وقت ہوا جب اس دفاعی اور معمولی سی کارروائی کے بعد حکومت نے پولیس کے ذریعہ متعلقہ گاؤں کے جوانوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا بلکہ پولیس گھروں میں گھس گئی، ماں بہنوں پر بھی لاٹھی چارج کرنے سے باز نہیں آئی، عام گرفتاریاں ہونے لگیں، لوگ اپنے گھروں بلکہ گاؤں چھوڑ کر اپنے رشتے داروں کے یہاں دوسری بستیوں میں پناہ گزیں ہونے پر مجبور ہو گئے۔ مویشیوں کو بھی ساتھ لے گئے، بیس دن تک گاؤں خالی رہا۔ اس کارروائی سے لوگ ڈر گئے، حوصلے پست ہونے لگے۔

گوجر ننگلہ گاؤں میں دن کے اجالے میں یہی بجرنگی ایک سفید ریش بزرگ کو داڑھی اور گریبان پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی میں ڈال کر لے گئے، لوگ تماشائی بنے رہے کسی نے زبان تک نہ ہلائی بس ڈر یہی تھا کہ کہیں اس بستی کو بھی ویران نہ ہونا پڑ جائے۔

ایسا ہی ایک واقعہ دھون گاؤں میں پیش آیا، کسی نے ان لوگوں کے ڈر کی وجہ سے اف تک نہ کہا۔ یہ واقعات بطور مثال پیش کئے گئے ہیں ورنہ حالات اس سے کہیں زیادہ خطرناک رخ اختیار کر گئے تھے اور یہ سب یہاں کے لوگوں کو ڈرانے اور کمزور کرنے کے لئے کیا جارہا تھا۔

گرامی قدر صدر محترم!

ابھی چند ماہ قبل جنید اور ناصر کا قتل ہوا، انہیں زندہ جلایا گیا، قاتلوں کا سرغنہ نام زد ہونے کے باوجود آزاد پھرتا رہا، اس سے بھی زیادہ کہ قاتلوں کے سرغنہ مونو مانیسر نے میوات والوں کے نام ایک ویڈیو جاری کیا جس میں اس نے ۳۱ جولائی/ ۲۰۲۳ء کو اپنی پوری ٹیم کے ساتھ میوات آنے کی بات کہی، اس کے بعد ایک اور ویڈیو بجرنگ دل کے دوسرے پیشہ ور غنڈا بٹو بجرنگی کی طرف سے جاری کی گئی، اس نے ویڈیو میں جو زہر گھولا وہ بہت خطرناک تھا، اس نے کہا کہ ہم سسرال آرہے ہیں، مالا تیار رکھنا، تمہارا جیجا (داماد) آ رہا ہے۔ خبر کررہا ہوں یہ نہ کہنا کہ خبر نہ ہوئی۔ یہ دونوں زہریلی ویڈیوز اہل میوات کے لئے کھلا چیلنج تھا جن سے میواتیوں کا خون کھول گیا، بچہ بچہ طیش میں آ گیا۔

یاد ش بخیر، گزشتہ سال بھی ان لوگوں نے میوات سے یاترا نکالی تھی، جس کے دوران انھوں نے نعرہ بازی اور بے ہودہ حرکتوں کے علاوہ نلہڑ گاؤں میں ایک بزرگ کے مزار پر بنی عمارت کو ڈھا دیا اور خوب توڑ پھوڑ کی تھی، کسی نے ان سے کچھ نہ کہا اور وہ چلے گئے لوگوں میں ڈر تھا یا کوئی اور وجہ تھی، یہ تو رب جانے مگر ان سے گزشتہ سال کچھ نہیں کہا گیا۔ یہ سب باتیں وہ تھیں جن کی وجہ سے لوگوں کا بھڑکنا لازمی تھا، چنانچہ یہ لوگ چیلنج کے مطابق ۳۱ر جولائی کو یاترا نکالنے کے لئے میوات آگئے اور نوح کے قریب نلہڑ گاؤں کے مندر سے یاترا کا آغاز کیا، یاترا چلی تو ان کی گاڑیوں میں رکھے ہتھیار بھی باہر نکل آئے، بندوق کاندھے پر اور AK-47 ہاتھوں میں تھی اور تلواریں لہرا کر یاترا نکل رہی تھی۔ جب یاتری نوح کے میولی گاؤں کے موڑ پر پہنچے تو یہاں کے مسلمانوں کی دکانوں پر رکھی کرسیاں اور تخت وغیرہ کو توڑ دیا، مزاحمت کرنے والوں کے ساتھ مار پیٹ بھی کی، یاترا چلتی رہی اور

پیشہ ور یاتری اپنا مفوضہ کام انجام دیتے رہے، یہاں تک کہ یہ ترنگا پارک تک پہنچ گئے، یہاں دوسری طرف بھی لوگ موجود تھے جس کی وجہ سے ان کی یکطرفہ چھیڑ خانی مڈبھیڑ میں تبدیل ہوگئی، پولیس پرشاسن کو یاتریوں نے پہلے ہی سرکار سے کہہ کر ایک طرف کرادیا تھا۔ یہی دیکھنے کی چیز تھی کہ پولیس کے بغیر کیا ہوتا ہے، کئی گھنٹے لڑائی چلی مگر ان دس ہزار یاتریوں پر مشتمل یاترا زیادہ دیر تک خود کو سنبھال نہ سکی، اور مندر سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر یاترا نے دم توڑ دیا۔

ان لوگوں کا مقصد یاترا نکالنا نہیں تھا بلکہ وہ میوات میں گجرات اور مظفر نگر کی کہانی دہرانا چاہتے تھے۔ مگر اللہ رحیم وکریم نے رحم وکرم کا معاملہ فرمایا اور یہاں سے ان کو ذلیل و خوار کر کے نکال بھگایا۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ یہ واقعہ ۳۱/ جولائی ۲۰۲۳ء بروز پیر پیش آیا تھا۔ مگر ۲۷ جولائی ۲۰۲۳ء بروز جمعرات علاقہ میوات میں پیس کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں علاقہ میوات سے بھی ذمہ داران شامل ہوئے، احقر بھی شریک ہوا، ہم نے ایس پی سے یہ بات رکھی کہ اس طرح ویڈیو جاری کرنے کے بعد ان لوگوں کا یاترا نکالنا خطرے کا سبب ہوسکتا ہے۔ آپ ہریانہ سرکار سے پرمیشن لیکر حفاظت کے پختہ انتظامات کریں تاکہ کوئی انہونی نہ ہو، اس وقت ایس پی نے بتایا کہ میں نے ہریانہ سرکار کے سامنے یہ بات رکھی تھی، مگر اس نے ہاتھ اٹھادیئے اور کہا کہ اوپر سے ہی منع کر دیا گیا ہے کہ ہم اس میں کچھ نہیں کر سکتے۔

اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ ارادے بڑے خطرناک تھے، مگر میرے اللہ نے ان کی تدبیر کو انہی پر الٹا کر دیا۔ فالحمد علی ذالک۔ یہی وجہ رہی کہ جب اس ایس پی کو خطرہ محسوس ہوا اور انتظام کچھ نہیں تھا تو اس نے رخصت کے بہانے اپنا دامن داغ دار ہونے سے بچانے کی پوری کوشش کی مگر ہر کوشش کامیاب کہاں ہوتی ہے؟

یہ حادثہ ہو چکا، اللہ نے بہت بڑی آفت سروں سے ہٹادی۔ مگر ہوا وہی جو نہ ہونا تھا، پرشاسن نے گرفتاریاں شروع کردیں، جو ہاتھ لگا اسے پکڑ لیا گیا، میوات میں افراتفری مچ گئی، گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے، لوگ جنگلات اور پہاڑوں میں پناہ گزیں ہو گئے،

وہیں شب گزاری، وہیں آہ وزاری پر مجبور ہو گئے۔ جنہیں پکڑا گیا انہیں بہت بے دردی سے ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے مارا گیا، ایک لڑکے کو چھڑا کر لایا گیا تو اس کی کمر کا بہت برا حال تھا، پکڑ دھکڑ بند ہوئی تو بلڈوزر کی مصیبت آن پڑی اور بہت سے بے قصور غریب مسلمانوں کے مکانات زمیں بوس کر دیے گئے۔

اگر چہ ان میں کچھ گھر ایسے بھی گرے ہیں جو سرکاری زمین پر بنے ہوئے تھے مگر اس وقت ان کی کارروائی کرنا خوف زدہ کرنے کے سوا اور کیا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان مکانوں کے باشندوں کو ڈھائی بجے نوٹس دیا گیا اور تین بجے بلڈوزر پہنچا دیا گیا، ان غریب لوگوں کو سامان تک نکالنے کی مہلت نہیں دی گئی، کھانے کے برتن بھی ملبے میں دب گئے، خواتین رو رہی ہیں اور بچے کھلے آسمان میں تڑپ رہے ہیں اور بزرگ کپکپاتے ہونٹوں اور ڈبڈبائی آنکھوں سے فریاد کر رہے ہیں کہ ہمارا کیا قصور تھا کہ ہمارے سروں سے چھت چھین لی گئی، اللہ تعالی ان غریبوں کی مدد فرمائے آمین۔

ایسے پریشان کن حالات میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند اور اس کے کارکنان اس برستی اور دہکتی ہوئی آگ میں میوات تشریف لائے، جس سے علماء، ائمہ اور عوام اور ذمہ داران مدارس کو بڑا حوصلہ ملا، اللہ تعالیٰ جمعیت کو جسمانی و روحانی طاقت سے سرفراز فرمائے اور امت مسلمہ کی خدمات کا جذبہ مرحمت فرمائے۔ آمین۔ بعدہ یہ راحت بخش خبر بھی موصول ہوئی کہ ہائی کورٹ نے بلڈوزر کارروائی کے روکنے کا نوٹس جاری کر دیا، مگر جب تک کورٹ کا یہ فیصلہ آیا تب تک بے شمار لوگوں کے آشیانے اجڑ چکے تھے، ہزاروں کی تعداد میں دکانیں اور ذرائع معاش تباہ و برباد کر دیے گئے۔

یہ سچ ہے کہ یہ فیصلہ ان حالات میں بڑی راحت اور امن پھیلانے کا ذریعہ بنا، زمینی سطح پر لوگ مطمئن ہوئے، ورنہ ہر شخص خوف و ہراس میں مبتلا تھا کہ نہ جانے کس بہانے اس کی عمر بھر کی کمائی سے بنائے ہوئے مکانات لمحوں میں گرا دیے جائیں گے۔ اس وقت سب سے اہم اور کرنے کا کام یہ ہے کہ جو لوگ گرفتار ہو گئے ہیں ان کی رہائی کے لئے کوشش وکاوش کی جائے۔ اور الحمد للہ ہم خادمین جمعیت اس کام میں لگے ہوئے ہیں، میں اس بات

پر بھی اللہ رب العزت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمارے رفقا اور کارکنان جمعیۃ علماء ہند پہلے دن سے ہی ہر طرح کے حالات وخطرات کو پس پشت ڈالتے ہوئے میدان میں بڑی تندہی اور جاں فشانی کے ساتھ جان ومال اور وقت کی قربانی دے رہے ہیں، آپ حضور والا سے دعا کی گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ سب ہی کی مدد فرمائے۔آمین یا رب العلمین۔

فقط والسلام

از: محمد یحییٰ کریمی

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہریانہ، پنجاب وہماچل پردیش

میوات فساد اور جمعیۃ علماء ہند کا جذبہ لاتقنطوا

صدر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے وزیر اعلیٰ کھٹر کو مکتوب

یکم اگست 2023 کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے نوح میں فرقہ پرست عناصر کی طرف سے اشتعال انگیز ریلی نکالنے اور اس کے نتیجے میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ریاست کے وزیر اعلیٰ منوہر لال کھٹر کو خط لکھ کر خاطی پولیس افسران اور فساد کے لیے اکسانے والے افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد کا ہنگامی دورہ

جب میوات میں ہر طرف خوف و ہراس کا ماحول تھا اور سارے راستے مسدود تھے، دفتر جمعیۃ علماء نئی دہلی میں حضرت صدر محترم جمعیۃ علماء ہند نے ایک میٹنگ طلب کی اور ہدایت دی کہ فوری طور پر ایک وفد میوات جائے اور لوگوں کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرے، چنانچہ یکم اگست کی دوپہر کو جمعیۃ علماء ہند کا وفد روانہ ہوا، وفد میں احقر محمد حکیم الدین قاسمی کے علاوہ مولانا غیور احمد قاسمی سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند اور قاری نوشاد عادل آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء گوڑگاواں کے مقامی صدر مفتی سلیم صاحب بنارسی

شامل تھے، وفد سب سے پہلے گروگرام سیکٹر 12 کی مور چری پہنچا جہاں مقتول شہید امام حافظ محمد سعد کی لاش پڑی تھی، اہل خانہ بالخصوص بڑے بھائی شاداب امینی سے ملاقات کی، مقتول کے تین بھائی اور چار بہنیں ہیں۔

وفد نے غمزدہ خاندان کو دلاسہ دیا اور ان کی لاش حاصل کر کے جمعیۃ کی ہائر کردہ ایمبولینس کے ذریعہ وطن سیتامڑھی روانہ کر دیا۔ نیز جمعیۃ علماء سیتامڑھی کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ان کے خاندان کا خیال رکھے۔ دریں اثناء جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے مقامی پولیس افسران سے بھی ملاقات کی اور امن کے قیام میں جمعیۃ علماء ہند اور مقامی یونٹوں کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

ریلیف کمیٹی اور لیگل سیل کا قیام

7 اگست کو مدرسہ ابی بن کعب گھاسیڑہ میں جمعیۃ علماء ہریانہ کے ریاستی و مقامی ذمہ داروں کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ریلیف کے کام کو منظم طریقے سے انجام دینے کے لیے گیارہ رکنی ریلیف کمیٹی تشکیل دی گئی، اسی طرح قانونی اقدام کے لیے لیگل سیل قائم کیا گیا۔ وہاں جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے سروے کا کام جاری ہے تاکہ نقصانات کا تخمینہ لگایا جاسکے۔ جو ریلیف کمیٹی تشکیل دی گئی اس میں مولانا یحییٰ کریمی بطور کنوینر، ماسٹر قاسم مہوں، قاری اسلم بڈیڈ، مفتی سلیم ساکرس، مولانا دلشاد، مولانا حسن، حافظ سفیان، مولانا ارشد، مولانا ساجد پلول، حافظ علی محمد پلول، قاری ساجد بطور رکن شامل ہیں۔

راشن تقسیم

۹ ر اگست ۲۰۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے تاؤڑو میں رہائش پذیر آسام کے رہنے والے غریب خاندانوں کے درمیان ایک ماہ کا راشن تقسیم کیا، یہ وہ افراد ہیں جن کے مکانات توڑ دیے گئے اور وہ لوگ سرپنچ احمد علی صاحب کی زمین پر خیمے نصب کیے ہوئے ہیں۔ اسی طرح جمعیۃ کے وفد نے فیروز پور جھرکہ واقع جھرنا بستی کا بھی دورہ کیا جہاں ایک سو پچاس مکانوں کو انتظامیہ نے ظالمانہ طور پر بلڈوزر کے ذریعہ منہدم کر دیا، ان مکانوں میں رہنے والے افراد بے سہارا ہو گئے ہیں اور کھلے آسمان کے نیچے رہنے پر مجبور ہیں۔

تبلیغی جماعت کے افراد کی مزاج پرسی

جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے بیواں گاؤں کا بھی دورہ کیا، جہاں تبلیغی جماعت کے ایک معمر ساتھی عبدالرزاق صاحب سے ملاقات ہوئی، انھوں نے بتایا کہ ان کی جماعت پلول کی بازار والی مسجد میں ٹھہری ہوئی تھی، شرپسندوں نے مسجد کے باہر ہنگامہ شروع کیا تو جماعت کے کئی ساتھی چھت پر جا کر چھپ گئے، مگر وہ اور باقی دو ساتھی نیچے ہی رہ گئے، شرپسند افراد گیٹ توڑ کر مسجد میں داخل ہوئے اور ہم تینوں کو بڑی بے رحمی سے پیٹا، جب پولیس آئی تو اس نے ہمیں ایک گمنام جگہ پر لے جا کر چھوڑ دیا۔ احقر نے جب دیکھا تو پایا کہ جناب عبدالرزاق صاحب کے بدن پر شدید چوٹ کے نشانات ہیں، پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کررہے ہیں کہ اس کی عنایت سے ہم سب بچ گئے۔

پولیس افسران سے ملاقات

دریں اثنا ۹ راگست کو جمعیۃ علماء ہند کے ایک وفد نے ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں نوح پولیس کمشنر سے ملاقات کی اور میوات میں یک طرفہ گرفتاری اور مساجد کی بے حرمتی کے مجرمین کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

فساد متاثرہ یومیہ تاجروں میں ریڑھی تقسیم

۲۲ راگست ۲۰۲۳ء کو سوہنا میں متاثرہ یومیہ تاجروں کے درمیان ریڑھی تقسیم کی گئی تاکہ وہ خود کفیل ہو کر اپنا گھر بار چلاسکیں۔ اس موقع پر مستفیدین میں سے اظہر الدین ابن حنیف نے جمعیۃ علماء ہند کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ فروٹ کا کاروبار کرتے تھے، شرپسندوں نے اسے جلا دیا تھا، اس کے بعد وہ بے روزگار ہیں، ہم اللہ کے حضور شکر گزار ہیں۔ اسی طرح جمعیۃ علماء ہند نے تاجروں کو کھوکھے، ضرورت مندوں کے درمیان لحاف اور جیکٹ تقسیم کیے۔

ریڑھی: 103

کھوکھے: 70

جیکٹس اور کمبل: 307

مساجد کی تعمیر، صفائی و مرمت

سوہنا، ہوڈل، تاؤڑو وغیرہ میں شدت پسند عناصر کی طرف سے مساجد پر کیے گئے حملوں کے جائزہ اور ان مساجد کی تباہی کا اندازہ لگانے کے بعد ان کی مرمت کے کاموں کا فیصلہ کیا گیا۔ اس درمیان ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے ہمراہ ایک وفد نے متعدد مساجد کے ذمہ داروں سے رابطہ کیا اور ان کو یقین دلایا کہ نہ صرف ان مساجد کی مرمت کی جائے گی بلکہ شر پسندوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی بھی کوشش کی جائے گی۔ ذمہ داران مساجد نے اپنے ویڈیو پیغام میں صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی کے دینی و انسانی جذبے کی ستائش کی۔

۱۔ جامع مسجد لکڑشاہ عرف درزی والی نہرو بازار سوہنا

چنانچہ ۲۵/اگست ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد لکڑشاہ عرف درزی والی نہرو بازار سوہنا کی مرمت جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام مکمل ہوئی، فساد میں شر پسندوں نے اس کے دروازے، صندوق، پنکھے، موٹر، لائٹنگ، دیوار کے پلاسٹر وغیرہ کو شدید نقصان پہنچایا تھا، نیز مسجد کی بے حرمتی اور آتش زنی بھی کی گئی تھی۔ جمعہ کی نماز کے موقع پر دعاء کے ذریعہ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر اپنے خطبہ میں مسجد کے امام مولانا طاہر حسینی نے صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی اور جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کی حوصلہ افزائی اور تعاون سے ہمارے اعتماد میں دوگنا اضافہ ہوا ہے، ورنہ اس مسجد اور اس کے ارد گرد کئی دنوں تک ویرانی اور مایوسی رہی، سب سے پہلے جمعیۃ علماء کی ٹیم یہاں پہنچی اور اس نے فوری تعمیر نو کا کام شروع کرایا۔ اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند، سینئر آرگنائزر مولانا غیور احمد قاسمی، آرگنائزر مولانا معظم عارفی، امن فیلوشپ سے مولانا اظہر، مولانا یامین اور مولانا سعد موجود تھے۔

۲۔ شاہی جامع مسجد سوہنہ، جامع مسجد عیدگاہ ہوڈل اور صرافہ بازار والی مسجد ہوڈل

۸/ستمبر ۲۰۲۳ء کو مزید تین مسجدوں کی مرمت مکمل ہوئی۔ جمعہ کی نماز کے موقع پر

جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی و دیگر اکابر کے ہاتھوں ان مساجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ان میں شاہی جامع مسجد سوہنا عیدگاہ والی مسجد ہوڈل ضلع پلول اور بازار والی مسجد ہوڈل ضلع پلول شامل ہیں۔اس موقع پر اپنے ویڈیو پیغام میں مولانا محمد عابد امام مسجد عیدگاہ والی ہوڈل نے کہا کہ سب سے پہلے میں جمعیۃ علماء ہند کا شکر گزار ہوں کہ جس دن ہماری مسجد پر حملہ ہوا، اس کے فوراً بعد جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب کی ٹیم یہاں پہنچی اور اس نے بلا تاخیر مسجد کی تعمیر نو کا فیصلہ کیا۔محض ایک ماہ کے اندر ہماری مسجد دوبارہ آباد ہوگئی اور آج باضابطہ نماز جمعہ ادا کی گئی تو ہم لوگ ان کی حوصلہ افزائی اور امداد کا شکریہ ادا کیے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ بازار والی مسجد کے امام مولانا محمد عمر فاروق نے کہا کہ ہم سب لوگ بہت غمگین تھے، ایسے وقت میں جمعیۃ علماء ہند کی ٹیم امید کا فرشتہ بن کر آئی، اس نے نہ صرف یہ کہ مقامی پولیس کے تعاون سے مسجد کا معائنہ کیا بلکہ تعمیر نو کا بھی اعلان کیا۔آج جمعہ کے وقت جب جمعیۃ کے اکابر یہاں آئے اور نماز شروع ہوئی، تو ہم سب بارگاہ رب العالمین میں سجدہ ریز ہیں۔

۵۔ پیر والی مسجد پلول

۲۳؍اکتوبر کو'پیر والی مسجد پلول' بھی مرمت کے بعد آباد ہوگئی۔اس مسجد میں تبلیغی جماعت کے ساتھ بھی مار پیٹ ہوئی تھی، نیز مسجد میں توڑ پھوڑ کے علاوہ مقدس کتابوں کی توہین بھی کی گئی تھی۔ بعد نماز ظہر جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری کے ہاتھوں اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔افتتاح کے وقت مسجد کے امام مولانا محمد جاوید سمیت نمازیوں کی ایک قابل ذِکر تعداد موجود رہی۔

۶۔ قریش والی مسجد رام نگر والی

۷۔ مسجد گاندھی چوک ہوڈل

۲۷؍اکتوبر مسجد قریشیان اور مسجد گاندھی چوک ہوڈل کی مرمت مکمل ہوئی۔ مسجد قریشیان کے امام حافظ محمد مصطفیٰ ہیں۔اس مسجد کے بنانے میں سب سے بڑا کردار عبدالرشید بھائی اور ان کے بیٹے وکیل بھائی کا ہے۔دوسری مسجد گاندھی چوک ہوڈل صرافہ بازار ہے،

جس کے امام مولانا یاسین صاحب ہیں۔ ان دونوں مسجدوں کے امام، متولی صاحبان اور مصلیان نے جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے کی گئی کوششوں کی ستائش کی اور شکریہ ادا کیا۔

اس موقع پر ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ جمعیۃ علماء متھرا کے ذمہ داران ماسٹر عابد حسین، شبیر احمد، حاجی طاہر، صابر بھائی تبلیغی جماعت، راشد بھائی اور آصف بھائی موجود تھے۔ ان کے علاوہ جمعیۃ علماء ہند کے سینئر آرگنائزر مولانا غیور احمد قاسمی، حافظ اسعد، حافظ محمد سلیم وغیرہ بھی شریکِ وفد تھے۔

۸۔ مسجد مولوی جمیل والی سوہنا:

بے حرمتی کی کارروائیوں سے یہ کافی متاثر ہوئی تھی۔ ہماری کوششوں اور کمیونٹی کے تعاون سے یہ مرمت کے بعد ایک بار پھر تیار ہے۔

ستمبر 2023 کو جمعہ کے دن جمعیۃ علماء ہند کے ایک وفد نے سوہنا میں مولوی جمیل والی مسجد کا افتتاح کیا۔ فرقہ پرستوں کی مذموم کارروائی سے مدرسے کے بچوں کے لیے راشن کے سامان کے ساتھ ساتھ فرنیچر، فرش، لائٹ اور یہاں تک کہ ایک موٹر سائیکل کو بھی کافی نقصان پہنچا تھا۔ اس مسجد کے امام مولانا محمد سفیان صاحب نے جمعیۃ علماء ہند کا شکریہ ادا کیا۔ ۱۰۔ مسجد گپتا گنج پلول: اس مسجد کی بحالی مذہبی ورثے کے تحفظ کے لیے غیر متزلزل عزم کا ثبوت ہے۔ یہ علاقہ غیر مسلموں کی اکثریت والا علاقہ ہے، اس کے باوجود یہ مسجد دوبارہ تعمیر ہو کر اپنی شوکت حاصل کر چکی ہے۔

۹۔ جامع ماجد سبزی منڈی ہوڈل

جامع مسجد پرانی جی ٹی روڈ کے ساتھ واقع ہے۔ فسادات کے دوران اس پر حملہ ہوا اور بد قسمتی سے اس کی بے حرمتی کی گئی۔ مسجد کے ٹرسٹی اور ایک مقامی سائیکل شاپ کے مالک محمد ہارون نے خود کو مشتعل ہجوم میں گھرا ہوا پایا۔ خطرناک صورتحال کے باوجود وہ بغیر کسی نقصان کے فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ اب یہ مسجد دوبارہ آباد ہو گئی۔

۱۰۔ جامع مسجد عیدگاہ ہوڈل

ہوڈل میں واقع جامع مسجد عیدگاہ پر تشدد ہجوم کے حملے کا نشانہ بن گئی، جس کے

دوران ادریس پہلوان نے مشتعل ہجوم کا مقابلہ کرتے ہوئے مسجد اور مسجد میں مقیم لوگوں کو بچانے کے لیے بڑی بہادری کیساتھ مقابلہ کیا اور وہاں کے غیر مسلم دوست نے بھی مدد کی، جن سے لوگوں کی جان بچ گئی۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ افراتفری کے دوران گلیوں میں دکانداروں کا سامان، جنہیں مقامی طور پر "پھیری والا" کہا جاتا ہے، کو آگ لگادی گئی۔ مسجد اور اس کے سامان کو نذر آتش کیا گیا اور لوٹ مار کی گئی۔ اب یہ مسجد دوبارہ آباد ہوگئی ہے۔

۱۱. جامع مسجد کچا بازار تاؤڑو

کچا بازار تاؤڑو میں پر سکون اور تاریخی لحاظ سے اہم جامع مسجد اس وقت ایک ہولناک واقعہ کا شکار ہوگئی جب اس پر فرقہ وارانہ ہجوم نے وحشیانہ حملہ کیا۔ مسجد کی دیواریں، کھڑکیاں زیادہ متاثر ہوئیں، مسجد کے امام حاجی قاری محمد فاروق نے بڑی حکمت کے ساتھ مسجد کی حفاظت کی۔ جمعیۃ علماء ہند نے اس مسجد کی مرمت میں بڑا کردار ادا کیا۔

مسجدوں کے لیے صفیں اور قرآن کریم کے نسخے بطور ہدیہ پیش

۲۹/اگست ۲۰۲۳ء: سوہنا میں فساد متاثرہ مساجد کے لیے قرآن کریم کے نسخے اور پائیدان وغیرہ مہیا کئے گئے۔ فساد میں زیادہ تر مسجدوں میں مصلے، قرآن مجید کے نسخے اور بجلی کا سامان نذر آتش کردیا گیا تھا، بعض مساجد میں تعمیراتی نقصانات بھی ہوئے۔ اس موقع پر سوہنا میں جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری کے ہاتھوں تقریباً ڈیڑھ سو اہل خانہ میں پچیس کلو پر مشتمل ایک ماہ کا راشن بھی تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کا ایک وفد بھی موجود تھا، وفد میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ مولانا غیور احمد قاسمی، مولانا ضیاء اللہ قاسمی، مولانا معظم عارفی قاسمی اور جمعیۃ علماء دہلی سے مولانا اخلاق قاسمی ناظم جمعیۃ علماء شمال مشرقی دہلی، مفتی عارف سکریٹری جمعیۃ علماء مصطفی آباد، مفتی محمد محسن نائب صدر جمعیۃ علماء نیا مصطفی آباد، امجد کریمی سکریٹری نیو مصطفی آباد اور مولانا محمد عامر رشادی موجود تھے۔ مقامی جمعیۃ علماء سے مولانا محمد یحییٰ کریمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ متحدہ پنجاب، مفتی سلیم ساکرس، ماسٹر قاسم مہوں، قاری محمد اسلم بڈیڈوی، مولانا ناصر حسین زکریا اٹاوری، مولانا صابر مظاہری، حافظ

یامین اور امام لکڑ شاہ مسجد مولانا طاہر، امام مولانا جمیل والی مسجد مولانا سفیان، امام بارہ کھمبے والی مسجد مولانا کلیم کاشفی بھی موجود تھے۔

جامع مسجد رسول پور میں پچاس دن کے بعد جمعیۃ کے وفد نے نماز پڑھی

۱۳؍ستمبر ۲۰۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں پلول میوات میں فساد متاثرہ مساجد کا دورہ کیا اور ان میں جمعیۃ کی طرف سے جاری مرمتی کاموں کا جائزہ لیا۔ جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے رسول پور ضلع پلول کی مسجد میں نماز ظہر ادا کی، اس مسجد میں فساد کے پچاس دن بعد بھی نماز باجماعت قائم نہیں ہو پائی تھی، اس مسجد کے ارد گرد غیر مسلموں کی اکثریت ہے، انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ فساد کے دن اس مسجد کے محراب پر فرقہ پرستوں نے 'پیشاب گھر' لکھ دیا تھا۔ اس مسجد کی مرمت جمعیۃ نے کی۔

وفد میں خاص طور پر صدر جمعیۃ علماء صوبہ دہلی مولانا محمد عابد قاسمی، مولانا غیور احمد قاسمی سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند اور صوبہ دہلی کے دیگر ذمہ دار موجود تھے۔ اس مسجد کی مرمت کی ذمہ داری بھی جمعیۃ علماء ہند نے قبول کی اور الحمد للہ حاجی محمد یونس صاحب پلول کی نگرانی میں پلول کی مساجد میں مرمت کا کام مکمل ہوا۔

غریب متاثرہ خاندانوں کے لیے مکانات کی تعمیر نو

جمعیۃ علماء ہند نے باز آباد کاری کے مقصد سے ان افراد اور خاندانوں کے لیے مکانات کی تعمیر نو کو اپنی جد وجہد کا حصہ بنایا جن کے مکانات میوات میں حکومتی کارروائیوں کی وجہ سے ٹوٹے یا منہدم ہو گئے۔ لوگوں کی زندگیوں پر اس طرح کے واقعات کے گہرے اثرات مرتب ہوئے، جمعیۃ علماء ہند نے ان مشکلات کے دوران امید اور تحفظ کا نیا احساس فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

ہر فرد آشیانہ کے طور پر ایک محفوظ جگہ کا مستحق ہے۔ جب گھر ٹوٹ جاتے ہیں یا منہدم ہوتے ہیں، تو اس سے نہ صرف املاک کا نقصان ہوتا ہے بلکہ متاثرہ افراد کے لیے

اپنے تعلق اور استحکام کا احساس بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ان گھروں کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے جمعیۃ علماء ہند کے عزم کی جڑ اس یقین پر ہے کہ ہر شخص اس طرح کے تباہ کن تجربے کے بعد اپنی زندگی کو دوبارہ تعمیر کرنے کے موقع کا مستحق ہے۔ اسی مقصد خیر کے ساتھ جمعیۃ علماء ہند نے میوات میں مختلف مقامات پر ضرورت مندوں کے لیے مکانات تعمیر کیے۔

متاثرین کے لیے مکانات کی تعمیر: کل مکانات 67

مقام	تعداد مکان
صدیق نگر، نلہر نوح	05
ہمت نگر کالونی نگینہ (بیادگار تبلیغی بزرگ میاں جی ہمت مرحوم)	09
ناگل	09
فیروز پور جھر کہ مدنی نگر کالونی	24
فیروز پور جھر کہ ظفر الدین نگر کالونی	04
فیروز پور جھر کہ عبد الرحیم نگر کالونی	04
ہوڈل محلہ قریشیان	01
متاثرہ مساجد میں ائمۂ کرام کی رہائش گاہیں	11
مکتب فیروز پور جھر کہ	01

میوات میں 'ظفر الدین نگر کالونی' کا افتتاح

۳۰/اگست ۲۰۲۳ء کو فیروز پور جھر کہ میں دو کالونیوں کا سنگ بنیاد جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری، مولانا یحییٰ کریمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہریانہ، پنجاب و ہماچل، مولانا شیر محمد امینی نائب صدر وغیرہ کے ہاتھوں رکھا گیا۔ دو کالونیاں 'ظفر الدین نگر' اور 'عبد الرحیم نگر' کی بنیاد رکھی گئی، اول الذکر حضرت مولانا مفتی ظفر الدینؒ سابق صدر جمعیۃ علماء صوبہ دہلی اور دوسری کالونی حضرت مولانا عبد الرحیم بڈیڈویؒ سابق ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہریانہ، پنجاب

وہماچل پردیش کی طرف منسوب کی گئی۔

۸ دسمبر ۲۰۲۳ء کو ایک مختصر تقریب میں جمعیۃ علماء ہند کے ذریعہ تعمیر کردہ 'ظفر الدین نگر' کالونی (واقع فیروز پور جھرکہ) کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہ کالونی فساد اور بلڈوزر متاثرین کے لیے وقف ہے۔ اس موقع پر ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے احمد بھائی، طیب بھائی اور ان کی ہمشیرہ کو مکانات کی چابی سونپی۔ اس موقع پر احقر محمد حکیم الدین قاسمی نے صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب کے زیر قیادت جمعیۃ کی ملی وقومی خدمات کا تعارف پیش کیا اور بتایا کہ جمعیۃ علماء ہند، میوات فساد متاثرین کی بازآبادکاری کے علاوہ قانونی مدد بھی کررہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند انسانیت کی بنیاد پر کام کرتی ہے۔ ابتدا ہی سے اس کا نظریہ اور اس کی سوچ یہی رہی ہے کہ ملک وملت دونوں کی تعمیر کی جائے اور اس نے اپنے سو سال کے سفر میں اس کو عملی طور پر ثابت کیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ یہ کالونی جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کے سابق صدر اور مدرسہ باب العلوم جعفرآباد کے بانی مولانا مفتی ظفر الدین صاحبؒ کے نام سے موسوم ہے۔ مولانا موصوف اصلاً میوات کے میوں کے رہنے والے تھے۔

صدر محترم کے ہاتھوں نوح میں مکانات کی چابی تقسیم

۱۳ نومبر کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے نوح کے نلہر میں فساد اور سرکاری بلڈوزر سے متاثرہ خاندانوں کو جمعیۃ کی طرف سے تعمیر کردہ مکانات کی چابی سونپی۔ اس موقع پر مولانا مدنی نے کہا کہ اب میں اپنی سرکار کو کیا کہوں، کیا میں اس عمل کو 'سرکاری دہشت گردی' کہوں، لیکن جو بھی کہا جائے یہ جمہوریت اور اس ملک کے ماتھے پر سیاہ داغ ہے۔ ملک کے شہریوں کی جان و مال اور ان کی پراپرٹی کی حفاظت کی ذمہ داری جن مشینریوں پر تھی، انھوں نے شہریوں کے مکانات ڈھادیئے، جو کسی بھی مہذب سماج میں قابل قبول نہیں ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ کوئی بھی سرکار اگر آئین وقانون سے ہٹ جائے اور کسی بھی طبقے کو نشانہ بنائے تو اسے حکومت نہیں انارکسٹ کہا جائے گا۔ اس ملک

کے معماروں نے ملک کو اس لیے آزاد نہیں کرایا تھا کہ یہاں ظلم وستم اور امتیاز کا راج ہو بلکہ اس لیے کرایا تھا کہ یہاں عدل و انصاف اور قانون کا راج ہو۔لیکن ہریانہ سرکار نے میوات کی سرزمین کو اپنے غصے اور لاقانونیت کا شکار بنایا اور اس کا سب سے زیادہ نقصان غریبوں اور لاچار لوگوں کو ہوا۔

مولانا مدنی ۱۳ رنومبر اتوار کی صبح میوات پہنچے اور انھوں نے جمعیۃ یوتھ کلب اور منظم مکتب کے لیے منعقد دو پروگراموں میں شرکت کی۔ بعدہ مولانا مدنی کی قیادت میں وفد نے میوات فساد متاثرین سے ملاقات کی اور جمعیۃ کی طرف سے جاری باز آبادکاری کے کاموں کا جائزہ لیا۔مولانا مدنی نے نلہر پہنچ کر جمعیۃ کی طرف سے آس محمد، شیخ احمد اور اقبال کے گھروں کا افتتاح کیا، جن کی تعمیر میں جمعیۃ نے تعاون کیا تھا۔

دوسری طرف ایڈوکیٹ طاہر روپڑیا نے مولانا مدنی سے ملاقات کی اور قانونی اقدامات کی تفصیل پیش کی۔مولانا مدنی اس موقع پر ان لوگوں سے بھی ملے جو ضمانت پر رہا ہوئے ہیں۔مولانا مدنی اور ان کے ساتھ شرکائے وفد کی ضیافت کا اہتمام مولانا ایوب صاحب نے مدرسہ عربیہ امین الاسلام نوح میں کیا۔

اہل میوات کی طرف سے مولانا مدنی کا استقبال

مدرسہ ابی بن کعب گھاسیڑہ میں مہتمم مولانا شیر محمد امینی نے سپاس نامہ پیش کر کے مولانا مدنی کی قیادت میں جمعیۃ کی طرف سے میوات فساد متاثرین کی قانونی، رفاہی امداد اور مساجد کی باز آبادکاری پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر اس موقع پر آپ نہیں کھڑے ہوتے تو اہل میوات مایوسی میں ڈوب جاتے، آپ کی خدمات اور قربانیوں کو ہم ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

میوات دورے پر مولانا مدنی کے ہمراہ جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی، جمعیۃ علماء میوات ہریانہ پنجاب اور ہماچل پردیش کے ناظم اعلیٰ مولانا یحییٰ کریمی، مولانا مفتی زاہد قاسمی امام مرکز جامع مسجد نوح، جمعیۃ علماء حلقہ میوات کے صدر قاری محمد اسلم بڈیڈوی، جمعیۃ علماء ہریانہ، پنجاب وہماچل کے نائب صدر مولانا شیر محمد امینی، حافظ محمد عاصم عبداللہ بنگلور، مفتی محمد

سلیم ساکرس ناظم جمعیۃ علماء میوات، ماسٹر قاسم، مولانا غیور احمد قاسمی سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند، قاری احمد عبداللہ سکریٹری جمعیۃ یوتھ کلب، مولانا شعیب بہرائچی، مولانا ایوب سونک، مولانا عظیم اللہ قاسمی، مولانا مفتی سلیم بنارسی گڑگاؤں، مولانا ظفرالدین صدر جمعیۃ علماء حلقہ نوح، مولانا عثمان جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء حلقہ نوح، مولانا طیب، مولانا ناصر، مولانا زکریا، مولانا یامین، مولانا دلشاد، محمد عالم میوات وغیرہ شریک تھے۔

قانونی امداد

جمعیۃ علماء ہند ہمیشہ انصاف کے اصولوں کو برقرار رکھنے اور شہریوں کے حقوق کا دفاع کرنے کی خدمت کو ملک اور انسانیت کی خدمت سمجھتی ہے۔ میوات میں بدقسمتی سے میواتی مسلمانوں کو بلڈوزر سے نشانہ بنایا گیا، معمولی واقعات کو طول دے کر میوات کو فساد کا مرکز بنانے کی ناپاک کوشش کی گئی، اس کے باوجود یک طرفہ طور پر غریب مسلمانوں کو پس زنداں کیا گیا۔ ایسے میں انصاف کی طویل لڑائی کی اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند نے باضابطہ ایک قانونی کمیٹی تشکیل دی۔ ماہر وکلاء کی ٹیم مقرر کی اور نوح میں ایڈوکیٹ محمد طاہر حسین روپڑیا کا چیمبر گرفتار شدگان کے اہل خانہ کی امید و بیم کا مرکز بن گیا۔ ایڈوکیٹ نیاز احمد فاروقی سکریٹری جمعیۃ علماء ہند و سربراہ لیگل سیل نے نوح دورے کے وقت ان کو تاکید کردی تھی کہ مظلوموں کی مدد کے لیے جمعیۃ ہر طرح سے تیار ہے۔ چنانچہ جمعیۃ علماء ہند لگاتار مظلوموں کو قانونی مدد فراہم کر رہی ہے۔

۱۳ نومبر کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے جب ضمانت پر رہا ہوئے لوگوں کے گروپ سے نوح میں ملاقات کی، تو ان سب کا بیان حال جمعیۃ کے شکریہ سے سرشار تھا۔ جمعیۃ علماء ہند کی کوششوں سے:

اب تک کل گرفتاری: 334

قانونی مدد کی فراہمی: .... 600 مقدمات

کل ضمانت: 589

ہدیۂ تشکر وامتنان

صدر محترم جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی نے ان تمام اہل خیر حضرات، رفقائے جماعت بالخصوص احباب میوات اور ملک کے ان اصحاب خیر اور جماعتی رفقاء کی خدمت میں ہدیۂ تشکر وامتنان پیش کیا ہے جن کی ہمدردانہ توجہ، مالی امداد، مسلسل محنت اور معمولی کاوشوں کی بدولت جمعیۃ علماء ہند حتی المقدور اس امدادی مہم کو انجام دے سکی ہے اور میوات کے پریشان حال عوام کو اس خطرناک صورت حال سے نجات دلانے میں کامیابی حاصل کی ہے جو فساد اور سرکاری بلڈوزر کے مظالم سے متاثر ہوئے۔ ہم جناب مولانا شیر محمد امینی صاحب گھاسیڑہ کا خاص طور پر شکر گزار ہیں، جن کے مدرسہ کو جمعیۃ ریلیف کمیٹی کا سینٹر بنایا گیا، انھوں نے دامے درمے قدمے سخنے ہر ممکن مدد کی۔ ان کا اجر تو اللہ رب العلمین کے حضور ہے، لیکن شکر یہ ادا کرنا ہماری اخلاقی و دینی ذمہ داری ہے۔ ان کے علاوہ جمعیۃ علماء ہریانہ، پنجاب وہماچل پردیش کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یحییٰ کریمی صاحب، ماسٹر محمد قاسم صاحب مہتمم مدرسہ افضل العلوم مہوں، قاری اسلم صاحب بڈیڈ مہتمم مدرسہ معارف القرآن، مفتی محمد سلیم ساکرس صاحب، مولانا محمد عالم صاحب گمٹ نے بھی شب و روز محنت کی اور مظلومین کی ہر ممکن امداد رسانی کے لیے کوشاں رہے۔

مرکزی دفتر سے جناب مولانا نیاز احمد فاروقی صاحب نے قانونی معاملات کی نگرانی فرمائی، مولانا محمد غیور احمد قاسمی، مولانا قاری نوشاد عادل قاسمی وغیرہم نے بھی متعلقہ علاقوں میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے ہمراہ رہ کر بڑی جانفشانی اور محنت سے خدمات انجام دیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جمعیۃ علماء ہند نے انسانی ہمدردی اور اخوت اسلامی کے تقاضے کے مطابق جس قدر امدادی خدمات انجام دی ہے، یہ سب کچھ محض پروردگار عالم کا فضل واحسان ہے۔ وہی سب کا حامی وناصر اور بہترین مددگار رہے۔

این سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!

ترکی زلزلہ

6 فروری 2023ء کو دو طاقتور زلزلے جنوبی اور وسطی ترکیہ میں آئے۔ پہلا واقعہ غازی انتیپ شہر کے مغرب میں پیش آیا، جس سے ترکیہ اور شام میں بڑے پیمانے پر ہوا۔ یہ 1999ء کے ازمیت کے زلزلے کے بعد سے ملک میں آنے والا سب سے تباہ کن زلزلہ بھی ہے۔ زلزلے کے بعد متعدد آفٹر شاکس آئے جن میں سے زیادہ شدت 7.6 میگاواٹ تھی۔ ترکی کے 10 صوبوں میں پچاس ہزار سے زائد انسان لقمۂ اجل بن گئے۔ 1,60,000 سے زائد عمارتیں جن میں 5,20,000 مکانات تھے منہدم یا شدید نقصان سے دوچار ہوئے۔ تباہ حال شہروں میں انطاکیہ، شانلی اورفہ اور اناطولیہ جیسے تاریخی شہر بھی شامل تھے۔ آدیامان اور دیاربکر، صوبہ ادانا، غازی انتیپ، حطائے انطاکیہ اور کریخان اور اسکندرون، قہرمان مرعش، کیلیس، عثمانیہ، شانلی اورفہ جیسے صوبے خاص طور سے متاثر ہوئے۔

زلزلہ کی تباہی کے محض ایک ہفتہ بعد نئی دہلی میں جمعیۃ علماء ہند کا چونتیسواں اجلاس عام منعقد ہوا، اس اجلاس میں جمعیۃ علماء ہند نے ایک تجویز منظور کی۔ جس میں ترکی اور شام میں ہلاکت خیز زلزلے اور اس میں ہزاروں انسانی جانوں کے ضیاع اور لاکھوں لوگوں کے زخمی اور متاثر ہونے پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ جمعیۃ علماء ہند اپنے محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے زلزلہ سے متاثرین کی مدد اور بازآبادکاری کے لیے بطور تعاون سردست ایک کروڑ روپے کی امداد پیش کرنے کا اعلان کرتی ہے۔

ترکی سفیر سے نئی دہلی میں ملاقات

ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے ہمراہ جمعیۃ علماء ہند کے ایک وفد نے ترکی سفیر برائے نئی دہلی جناب فرات سونل سے ملاقات کی اور اس حادثۂ فاجعہ پر گہری تعزیت پیش کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے یک جہتی کے طور پر مبلغ پچیس لاکھ روپے بذریعہ چیک پیش کیا۔ سفیر محترم نے مصیبت کے وقت اظہار ہمدردی پر کلمات تشکر وامتنان پیش کیے۔

استنبول کا سفر

۲۷ر فروری کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم کے مشورے سے ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند احقر محمد حکیم الدین قاسمی ترکی کے لیے روانہ ہوا اور مقامی ذمہ داروں سے ملاقات شروع کی۔اس موقع پر جمعیۃ علماء یوکے کی ٹیم بھی وہاں پہنچ گئی، یہ امر بھی زیر غور آیا کہ بھارت سے جمعیۃ علماء ہند کا بھی ایک وفد ترکی کے لیے جلد روانہ ہو تا کہ ریلیف کے کاموں کو آگے بڑھایا جاسکے۔

تاریخی شہر انطاکیہ میں ایک ہزار سلیپ ویل گدے تقسیم

یکم مارچ ۲۰۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے تاریخی شہر انطاکیہ سے راحت رسانی کے کام کا آغاز کیا،اس موقع پر جمعیۃ کی طرف سے مختلف خیموں میں ایک ہزار سلیپ ویل گدے تقسیم کیے گئے۔ مشاہدے میں محسوس ہوا کہ پورا انطاکیہ شہر ویران پڑا ہوا ہے،کوئی بھی مکان رہائش کے قابل نہیں ہے۔سخت ٹھنڈ میں مکمل آبادی دسیوں ہزار خیموں میں منتقل ہونے پر مجبور ہے، لیکن بہت سارے لوگوں کے پاس سر چھپانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی،ان میں یتیم ہو چکے معصوم بچے بھی شامل تھے۔جمعیۃ کے وفد میں مفتی محمد انوار قاسمی بستوی دیوبند، سید شہباز اور محمد عبداللہ بھی شامل تھے۔

وزیر انصاف حکومت ترکی سے ملاقات

دریں اثنا جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے کہرمان مرعش میں ترکی کے وزیر انصاف بیکیر بوزداگ سے ملاقات کی اور بھارت کے مسلمانوں کی طرف سے اس دردناک سانحہ پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔وفد نے بتایا کہ جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب اس دکھ کی گھڑی میں ترکی کے ساتھ کھڑے ہیں اور جمعیۃ ممکنہ حد تک یہاں ریلیف کا کام انجام دے رہی ہے۔وزیر انصاف نے جمعیۃ کی طرف سے راحت رسانی کے کاموں کا استقبال کیا اور اپنی

طرف سے مقامی تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

شہر کہرمان مرعش میں کھانے پینے کی اشیاء تقسیم

۳/مارچ ۲۰۲۳ء کو ترکی کے تباہ حال شہر کہرمان مرعش میں جمعیۃ علماء ہند اور الخیر فاؤنڈیشن کے اشتراک سے کھانے پینے کی اشیاء پر مشتمل فوڈ کٹس تقسیم کی گئیں۔ وفد نے کئی تباہ حال شہروں کا بھی دورہ کیا اور ضرورت مندوں تک پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم کا ترکی دورہ

۷/مارچ ۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب ترکی کے زلزلہ زدہ علاقے انطاکیہ اور کہرمان مرعش پہنچے، جہاں انھوں نے کیمپوں میں پناہ گزیں متاثرہ خاندانوں کی دل جوئی کی اور ضرورت مندوں کے درمیان اپنے ہاتھوں سے فوڈ کٹس تقسیم کیں، یہ عمل الخیر فاؤنڈیشن کے اشتراک سے انجام دیا گیا۔ ان متاثرین سے ملاقات کے دوران چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو دیکھ کر مولانا مدنی آبدیدہ ہوگئے، انھوں نے ان بچوں سے بات چیت کی اور انطاکیہ میں ایک بچہ نے مولانا مدنی کے سامنے قرآن مجید کی ایک سورہ بھی سنائی۔ واضح ہو کہ تاریخی شہر انطاکیہ جسے سلطان رکن الدین بیبرس نے ۱۲۶۸ء میں فتح کر کے سلطنت عثمانیہ کا حصہ بنا دیا تھا، بالکلیہ طور سے ویران ہو گیا تھا۔

ایک ہزار رمضان کٹس تقسیم

۶/اپریل ۲۰۲۳ء کو رمضان المبارک کے موقع پر قیامت خیز زلزلہ سے متاثرہ ایک ہزار خاندانوں کے درمیان جمعیۃ علماء ہند نے 'رمضان کٹس' تقسیم کیں، کٹس میں کھانے پینے، اور تیل صابن اور روزمرہ استعمال سے متعلق سبھی اشیاء شامل تھیں۔ احقر محمد حکیم الدین قاسمی بھی وہاں موجود تھا۔ اس درمیان جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے ایک ہزار لوگوں کے لیے افطار اور پکے ہوئے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا جو خیموں میں پناہ لیے ہوئے تھے۔ واضح ہو

کہ مرعش دنیا کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے، صحابیٔ رسول حضرت امیر معاویہؓ نے اس کی تعمیر نو کی تھی اور یہ شہر سلجوق سلطنت اور بعد میں سلطنت عثمانیہ کا حصہ رہا، یہاں ترکی کی چوتھی سب سے بڑی مسجد عبدالحمید ہے، لیکن یہ شہر تباہی کی علامت بن چکا ہے۔ وفد میں مولانا سعید ڈائریکٹر جمعیۃ علماء ہند برطانیہ، شہباز بھائی، عبداللہ بھائی اور ایوب بھائی بھی شامل تھے۔

ملک گیر تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

جمعیۃ علماء ہند نے مثالی اضلاع کو مزید فعال اور مستحکم کرنے کے لیے یہ طے کیا ہے کہ مثالی اضلاع سے ایسے افراد کی فہرست حاصل کی جائے جو طبقہ علماء سے تعلق رکھتے ہوں یا وہ طبقہ غیر علماء سے تعلق رکھتے ہوں مگر جمعیۃ علماء ہند کی فکر اور کاز سے متفق ہوں۔ چنانچہ اس سلسلے میں صوبائی صدور اور نظمائے اعلیٰ کو سرکلر کے ذریعہ مطلع کیا گیا کہ وہ ایسے افراد کی فہرست جلد از جلد مرکزی دفتر کو ارسال کریں۔ الحمدللہ سبھی صوبوں کے ذمہ داروں نے مکمل فہرست ارسال کی۔ ۱۸؍ مئی کو ایک دوسرے سرکلر کے ذریعہ پانچوں زون کے لیے تربیتی پروگرام اور اس کی گائیڈ لائن مرتب کر کے ارسال کر دیا گیا۔ پہلی ورکشاپ نئی دہلی میں 17–18 جون 2024 کو منعقد ہوئی اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے (الحمدللہ)۔ پہلے مرحلے کے ان پروگراموں میں معروف موٹیویشنل ٹرینر جناب مولانا ساجد فلاحی صاحب نے بہترین نظام وضع کیا اور شرکاء کو قابل قدر ٹریننگ دی۔

مقصد:

ایک موقع پر صدر محترم جمعیۃ علماء ہند نے اس کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ورکشاپ کے سبھی شرکاء میں محنت، جہد مسلسل اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ پھر ان میں سے اعلیٰ جذبہ اور قابلیت رکھنے والے افراد کا انتخاب کرنا ہے تاکہ منتخب افراد کی مزید لانگ ٹرم ٹریننگ کرائی جائے، ان کو امن فیلوشپ کے طرز پر تربیت دی جائے، ان کے اندر بنیادی علوم اور ماڈرن آلات سے آگاہی ہو، نیز جمعیۃ علماء ہند کے نظریات و افکار پر بھی

روشنی ڈالی جائے، ان کا اسٹڈی ٹور بھی کرایا جائے تاکہ وہ اپنے اضلاع میں جمعیۃ علماء ہند کی سرگرمیوں کے قائد بن سکیں۔

ورکشاپ کی چند اہم باتیں

۱۔ ورکشاپ کا ہر سیشن قرآن پاک کی تلاوت سے شروع کیا گیا۔

۲۔ تلاوت قرآن کے بعد ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے تعارفی تقریر پیش کی۔

۳۔ ٹرینر جناب ساجد بیلیم فلاحی صاحب کی رہنمائی میں شرکاء کو ذیلی گروپوں میں منقسم کیا گیا۔

۴۔ ذیلی گروپوں کا نام عشرہ مبشرہ صحابہ کرامؓ کے نام پر رکھا گیا، جس سے گروپ کی سرگرمی میں ایک معنی خیز جوش اور جذبہ پایا جاتا۔

۵۔ گروپ کی سرگرمیوں کو یقینی بنانے کے لیے ہر گروپ کے لیے ایک مانیٹر مقرر کیا گیا۔ اس کا مقصد سرگرمیوں کو مربوط کرنا اور گروپ کے اندر مؤثر مواصلت کو یقینی بنانا ہے۔

۶۔ ٹرینر صاحب ایک مکمل تقریری اور عملی مشق کا پروگرام پیش کرتے۔

۷۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب اپنی تمام مشغولیت کے باوجود تمام تربیتی پروگراموں میں شروع سے اخیر تک شریک رہے اور آپ نے سبھی پروگراموں میں کلیدی تقریر کی، جس سے شرکاء کو قیمتی بصیرت ملی۔

۸۔ جمعیۃ کے تعمیری پروگراموں کا تفصیلی پرزینٹیشن کیا جاتا، جس سے شرکاء میں تنظیم کے اہداف اور اقدامات کی جامع فہم پیدا ہوئی۔

۹۔ امتحان کے بعد سرفہرست تین شرکاء کو شیلڈز مفید کتابیں بطور ہدیہ پیش کی جاتیں۔ اسی طرح پہلے تین نمایاں ذیلی گروپس کو شیلڈز اور کتابیں بطور ہدیہ دی گئیں۔

۱۰۔ غیر معمولی پرفارمنس کرنے والے افراد کو تربیت کے اگلے درجے کے لیے منتخب کیا گیا۔

۱۱۔ ایوارڈ شیلڈز کو جمعیۃ کے معزز بزرگوں کے نام سے منسوب کیا گیا۔

پہلا مرحلہ-زونل پروگرام

17 تا جون تا17اگست-2023

اہم موضوع: قیادت کی بنیادی باتیں

نمبر شمار	زون	مقام	تاریخ	شرکاء کی تعداد
1	زون-5: ہریانہ، پنجاب، دہلی، ویسٹ یوپی، اترا کھنڈ	مدنی ہال، آئی ٹی او، نئی دہلی	17/ 18 جون 2023	131
2	زون-2: مہاراشٹر، ایم پی، گجرات، راجستھان	برکت اللہ اسکول، بھوپال	12/ 13 جولائی 2023	122
3	زون-1: اے پی، تلنگانہ، کرناٹک، گوا، تاملناڈو	عالمگیر مسجد، حیدر آباد	15/ 16 جولائی 2023	153
4	زون-4: بہار، جھارکھنڈ، مشرقی یوپی، سنٹرل یوپی	رومی دروازہ لکھنؤ	22/ 23 جولائی 2023	128
5	زون-3: منی پور، تری پورہ، ناگالینڈ، میگھالیہ، بنگال، آسام	مدینۃ الحجاج، کلکتہ	6/ 7اگست 2023	130

105 ماڈل اضلاع سے کل شرکاء664

دوسرا مرحلہ-ورکشاپ اسٹیٹ لیول پر ایک نظر

16/ اکتوبر تا13/ دسمبر 2023 (ٹرینر: ساجد فلاحی)

اہم موضوع: 21ویں صدی کا 4سی

نمبر	صوبہ	مقام	تاریخ	تعداد شرکاء	منتخب افراد
1	ویسٹ یوپی، اترا کھنڈ	محمود ہال دیوبند	16-17-18اکتوبر2023	152	20
2	میوات/ دہلی	مدنی ہال آئی ٹی او	17-18-19اکتوبر2023	110	9
3	مشرقی یوپی	مدنی ہال آئی ٹی او	1-2-نومبر2023	67	برائے امن فیلو28-8
4	سینٹرل یوپی	مدنی ہال آئی ٹی او	4-5-نومبر2023	73	32

5	ہریانہ، پنجاب	مدنی ہال آئی ٹی او	7-8-نومبر-2023	91	22
6	جھارکھنڈ، ایم پی	مدنی ہال آئی ٹی او	26-27-نومبر-2023	110	26
7	بہار، راجستھان	مدنی ہال آئی ٹی او	29/30-نومبر-2023	157	40
8	آسام، منی پور تریپورہ، ناگالینڈ	دارالعلوم بالاپارہ آسام	03-04-دسمبر-2023	157	40
9	گجرات	جامعہ فیض سبحانی سورت	12-13-دسمبر-2023	100	23
10	آندھراپردیش وتلنگانہ	مسجد عالمگیر، عیدگاہ بیگم پیٹ، حیدرآباد	8-17-جنوری-2024	173	30

ورکشاپ-10 کل شرکاء-1191 منتخب-270-8=262

مختصر روداد چالیس روزہ ورکشاپ

صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں چالیس روزہ پرسنالٹی ڈیولپمنٹ ورکشاپ کا انعقاد بتاریخ ۲۵؍جنوری ۲۰۲۴ء بمقام زیتون انٹر نیشنل اکیڈمی مسوری ضلع ہاپوڑ انگلش ہاؤس اکیڈمی کے اشتراک سے عمل میں آیا۔

جس میں ملک بھر کے زونل لیول وصوبائی لیول پر مختلف تربیتی پروگراموں میں جائزے کے بعد اگلی ٹریننگ کے لئے 222؍منتخب افراد میں سے اس ورکشاپ میں ابتدائی مرحلے میں 190؍افراد نے شرکت کی۔ الحمدللہ 172 افراد آخری دن تک شریک ہوئے، باقی 18 افراد ذاتی اعذار کی بنیاد پر درمیان میں ہی وطن واپس چلے گئے۔ اس ورکشاپ میں عصری تعلیم کے ساتھ شخصیت سازی اور جسمانی وروحانی تربیت کا خاص خیال رکھا گیا۔

ورکشاپ کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے معروف ٹرینر جناب ڈاکٹر منور زماں صاحب اور ان کے معاون ٹرینروں نے پوری جانفشانی کے ساتھ اس ورکشاپ کو کامیابی سے ہمکنار کرایا۔ یکم فروری ۲۰۲۴ء کو جناب ڈاکٹر منور زماں صاحب کی آمد ہوئی اور 2 فروری سے باقاعدہ مسند تدریس سنبھالا، جناب ڈاکٹر صاحب کا طریقۂ تدریس نہایت سہل اور آسان ہے، سبھی شرکاء موصوف کی تدریس سے بہت متاثر ہوئے۔

2 فروری 2024 بروز جمعہ جانشین فدائے ملتؒ حضرت صدر محترم مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے بھی انتہائی بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ حضرت صدر محترم کی آمد کئی بار ہوئی۔ ایک موقع پر حضرت صدر محترم کے ہاتھوں پر شرکاء کی ایک بڑی تعداد بیعت ہوئی۔ اسی طرح حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم ناظم عمومی دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند کا بھی تقوی وطہارت، اصلاح قلب پر جامع اور مفصل بیان ہوا، نیز مولانا محمد سلمان بجنوری نقشبندی صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء ہند واستاذ دارالعلوم دیوبند نے بھی تشریف لاکر ناصحانہ کلام فرمایا، نیز شرکاء سے بیعت لیا۔

چالیس روزہ ورکشاپ کے نظام العمل کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا:

موضوع	یومیہ گھنٹے	مکمل
لسانی مہارت اور موٹیویشن وعملی مشق	9	360
تزکیۂ نفس	5.1	60
درس قرآن	15M	10
جسمانی ورزش	1	40
جمعیۃ کی خدمات وآئیڈیالوجی	یومیہ 2:30 شروع میں سات دن	17

دن کے نو گھنٹے خاص طور پر لسانی مہارت کے لئے مختص کئے گئے اور ابتدائی سات دنوں میں شام کے ڈھائی گھنٹے جمعیۃ علماء ہند کی خدمات پر پرزنٹیشن کے لئے مختص ہوئے جیسے جمعیۃ یوتھ کلب، شعبۂ اصلاح معاشرہ، جمعیۃ اوپن اسکول، جیم، سوشل میڈیا و ویب سائٹ، جمعیۃ ماڈل ویلیج، ملت فنڈ، لیگل خدمات، اندراج ووٹر لسٹ، ان تمام شعبوں کو ان کے ذمہ داروں نے پروجیکٹر کے ذریعہ مرتب انداز میں پیش کیا۔

اسی طرح قبل فجر تزکیۂ نفس کے لئے وقت متعین کیا گیا جس میں تمام ہی شرکاء ورکشاپ اہتمام کے ساتھ ذکر کی مجلس میں شامل ہوتے تھے اور اس مجلس کی نگرانی ابتدائی چند دنوں تک حافظ علی حسن صاحب بجنوری دامت برکاتہم خلیفہ ومجاز حضرت فدائے ملت

نوراللہ مرقدہٗ نے فرمائی اور آخری ایام کی نگرانی مفتی جاوید اقبال صاحب کشن گنج خلیفہ حضرت فدائے ملت نوراللہ مرقدہٗ کے حوالے رہی۔اس روحانی مقصد کیلئے وقتاً فوقتاً اکابرین بھی تشریف لاتے رہے جن میں حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند وحضرت مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند وحضرت مولانا محمد سلمان صاحب نقشبندی بجنوری نائب صدر جمعیۃ علماء ہند اور حضرت مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم ناظم عمومی دینی تعلیمی بورڈ شامل ہیں۔ساتھ ہی وقتاً فوقتاً حضرت ناظم عمومی صاحب جمعیۃ علماء ہند بھی اکابر کی خدمات واصلاحی خطابات سے شرکاء ورکشاپ کو مستفیض فرماتے رہے۔

بعد نماز فجر قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ناشتہ وضروریات سے فارغ ہوکر پندرہ منٹ قرآن کریم کی تفسیر ہوتی،جس میں حضرت شیخ الہندؒ کا شہرۂ آفاق ترجمہ ومختصر فوائد عثمانی بیان کیا جاتا۔

صبح ۴؍مارچ ۲۰۲۴ء بروز پیر یہ ورکشاپ حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء ہند کی صدارت میں بہ حسن وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ممتاز نمبرات سے کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو درج ذیل انعام دیا گیا:

6ممتاز شرکاء	عمرہ ادائیگی
12ممتاز شرکاء	اسمارٹ فون
12ممتاز شرکاء	نقد انعام (پانچ ہزار اور تین ہزار)
تمام شرکاء	20ہزار روپے اسکالرشپ

اگلا قدم

ورکشاپ کے اختتامی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 60؍افراد اگلے مرحلے کے لئے منتخب ہوئے۔جن میں سے 9؍افراد انگلش ٹرینر بننے کے لئے انگلش ہاؤس اکیڈمی حیدرآباد کے ذریعہ جاری ورکشاپ (یکم مئی تا30؍مئی) میں شریک ہیں،باقی

46/افراد نے 3،4/مئی کو دفتر جمعیۃ علماء ہند میں آ کر انٹرویو دیا ہے اور 15افراد نے آن لائن انٹرویو دیا۔

مثالی اضلاع کا جائزہ

حضرت صدرِ محترم جمعیۃ علماء ہند کی ہدایت پر مثالی اضلاع کے جائزے کے لیے ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند اور مولانا ذاکر حسین صاحب قاسمی نے 28اپریل سے 15 مئی تک کئی ریاستوں کا دورہ کیا۔اس درمیان 12/ مذاکراتی اجتماعات میں شرکت ہوئی۔ ان پروگراموں میں مثالی اضلاع کے صدور ونظماء اور صوبائی ذمہ داران بھی شریک ہوئے۔ اجتماعات میں مشترکہ طور پر اضلاع کے جائزے کے ساتھ تصحیح نیت،تزکیہ نفس،منتخب اضلاع کے لئے متعین تعمیری پروگرام (تعمیری جدو جہد) کی تشریحات وغیرہ اور تعمیری پروگراموں کے نفاذ عمل کی ضرورت واہمیت پر کارکنان کو ترغیب دلانے کی کوشش کی گئی۔

ان مذاکراتی اجتماعات کی حصولیابی:

۱: مثالی اضلاع کے ذمہ داران وکارکنان میں تعمیری جدو جہد کے حوالے سے بیداری میں مزید اِضافہ ہوا۔

۲: تعلیمی جدو جہد،سماجی خدمات،دینی خدمات،اقتصادی خدمات کے عزائم میں پختگی محسوس ہوئی۔

مذاکراتی اجتماعات کی تفصیل

نمبر	تاریخ	مقام	اضلاع	شرکاء	وقت
۱	28/4/2024	مقام مدرسہ تحفیظ القرآن نصیر پور مظفر نگر،مغربی یوپی	8	60	10 بجے صبح
۲	29/4/2024	جامع مسجد تاوڑو، ہریانہ،میوات	4	40	9 بجے صبح
۳	29/4/2024	مدینہ مسجد مصطفی آباد دہلی، دہلی	2	35	بعد مغرب
۴	2/5/2024	مدرسہ نصرت الاسلام پنویا بھرت پور، راجستھان	1	20	10 بجے صبح
۵	2/5/2024	مدرسہ جامعۃ الکتاب جاجور الور	1	95	30:02

۶	5/5/2024	مدرسہ امدادالعلوم گھڑی حمیدہ، یمنا نگر، ہریانہ	4	45	10 بجے صبح
۷	7/5/2024	دفتر جمعیۃ علماء بنارس، مشرقی یوپی	1	80	بعد نماز عشاء
۸	8/5/2024	مدرسہ جامعہ قاسم العلوم ترپولیہ پٹنہ، بہار	7	30	10 بجے صبح
۹	9/5/2024	بینکٹ ہال گورکھپور	11/	65	10 بجے صبح
۱۰	11/5/2024	برکت اللہ پبلک اسکول بھوپال، ایم پی	8	60	10 بجے صبح
۱۱	13/5/2024	مسلم مسافر خانہ، راجستھان	5	40	10 بجے صبح
۱۲	2024/5/14	دفتر جمعیۃ علماء گجرات	7	50	10 بجے صبح

نوٹ: زون نمبر 3/ کے مثالی اضلاع کے ذمہ داران کی آن لائن میٹنگ 15/5/2024 کو بوقت شام 4 بجے منعقد ہوئی۔

زون نمبر 1/جنوبی ہند کے مثالی اضلاع کی آن لائن میٹنگ 18 مئی کو بوقت 9 بجے شب منعقد ہوئی۔ وسط یوپی زون کی میٹنگ 20/مئی کو بوقت 9:15 بجے شب آن لائن منعقد ہوئی، اس میٹنگ میں جھارکھنڈ کے ذمہ داران بھی شریک ہوئے۔

ہلدوانی فرقہ وارانہ تشدد

ہلدوانی میں ۸ فروری ۲۰۲۴ء کو مریم مسجد اور عبد الرزاق زکریا مدرسہ کو منہدم کرنے کے ساتھ پولیس کی جارحیت کے نتیجے میں متعدد افراد ہلاک اور دیگر کئی زخمی ہوئے۔ شام ۷/بجے سے رات ۹/بجے تک تقریباً دو گھنٹے افراتفری اور آتش زنی کا سلسلہ جاری رہا جس کے بعد کرفیو کا حکم دیا گیا اور بعد میں دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم دے دیا گیا۔ تاہم کرفیو کے باوجود پولیس کی جانب سے مظالم کا سلسلہ جاری رہا۔ ۸/اور ۹/فروری کی درمیانی شب گاڑیوں کی توڑ پھوڑ، گھروں میں گھس کر خواتین، بچوں اور نوجوانوں پر تشدد کیا گیا۔

۱۱/فروری ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند اور جماعت اسلامی ہند کا ایک مشترکہ وفد ہلدوانی پہنچا اور وہاں ایس ڈی ایم پریتوش ورما، سٹی مجسٹریٹ رچا سنگھ، مقامی پولیس اسٹیشن

انچارج نیرج بھاکونی سے ملاقات کی اور ہلدوانی کے بن بھول پورہ میں مدرسہ پر انہدامی کارروائی کے بعد پولیس انتظامیہ کی جانب دارانہ اور انتقامی کارروائی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔دریں اثنا جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم نے وزیر داخلہ حکومت ہند کو مکتوب لکھ کر صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا، مولانا مدنی نے مذہبی مقامات کے انہدام میں جلد بازی پر بھی سوال اٹھایا اور مستقل حل نکالنے کی طرف توجہ دلائی۔

وفد میں جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری احقر محمد حکیم الدین قاسمی، نائب امیر جماعت اسلامی ہند جناب ملک معتصم خاں صاحب، نائب امیر جماعت اسلامی ہند جناب شفیع مدنی صاحب، مولانا غیور احمد صاحب قاسمی سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند، مولانا شفیق احمد القاسمی مالیگانوی صاحب سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند، لئیق احمد خاں صاحب معاون سکریٹری جماعت اسلامی ہند، سید ساجد صاحب جماعت اسلامی ہند شامل تھے۔ وفد نے جائزہ کے بعد کہا کہ ہلدوانی کی موجودہ صورت حال انتظامیہ کی جلد بازی کا نتیجہ ہے۔انتظامیہ نے بلڈوزر کی کارروائی انجام دینے میں عجلت کا مظاہرہ کیا، جب کہ معاملہ ہائی کورٹ میں زیر التوا ہے۔وفد نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ پروٹوکول کی رعایت کیے بغیر شوٹ ایٹ سائٹ کا آرڈر کس بنیاد پر دیا گیا جس کی وجہ سے اتنی جانیں تلف ہوئیں۔ یہ بھی افسوسناک ہے کہ پولیس آنسو گیس استعمال کرنے کے بجائے پتھر بازی میں ملوث تھی جیسا کہ مختلف ویڈیو فوٹیج میں مشاہدہ کیا گیا۔ بہر حال جو بھی صورت حال ہلدوانی میں پیدا کی گئی، وہ کسی بھی مہذب سماج میں ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔

وفد نے واضح طور پر کہا کہ جو بھی افراد تشدد میں مبتلا تھے ان پر کارروائی ہونی چاہیے لیکن سرچ آپریشن کے ذریعہ بے قصوروں کو بڑی تعداد میں گرفتار کرنا، مسلم اقلیت کے محلوں میں خواتین اور بچوں کو دھمکانا اور انتقامی جذبے سے لوگوں کو بند کرنا نہایت غلط قدم ہوگا۔ اس لیے پولیس افسران کو متنبہ کیا جائے کہ لوگوں کو پریشان نہ کریں، بلکہ ضلع انتظامیہ امن وامان اور اعتماد کی بحالی کے لیے موثر قدم اٹھائے۔ نیز جن کی جانیں تلف ہوئی ہیں، ان کے اہل خانہ کو ایک کروڑ روپے معاوضہ اور گھر کے ایک رکن کو نوکری دی جائے۔ وفد نے یہ بھی

مطالبہ کیا کہ مذہبی مقامات کے انہدام سے پہلے متاثرہ فریق کو ہر طرح سے تشفی حاصل کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے، نیز اعتماد میں لیے بغیر کسی بھی کارروائی سے اجتناب کیا جانا ضروری ہے، ہندوستان جیسے مذہبی اکثریت والے ملک میں لوگوں کے لیے مذہبی معاملہ انتہائی جذبات سے وابستہ ہوتا ہے، اس کے لیے اس کو نظر انداز کرنا اور ہٹلر شاہی کی راہ اختیار کرتے ہوئے انہدام کو انتقام میں بدلنا ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ جو کچھ بھی ہلدوانی میں ہوا ہے، اسے روکا جا سکتا تھا اگر یہ طریقہ اختیار کیا جاتا۔ وفد نے محسوس کیا کہ اتراکھنڈ میں یہ روایت بن گئی ہے کہ مسلم اقلیتوں سے منسوب عبادت گاہوں کو منہدم کر دیا جاتا ہے اور پھر کچھ افراد ویڈیو بنا کر انہدام پر جشن مناتے ہیں، جس سے ایک طبقے کی شدید دل آزاری ہوتی ہے۔ ایسی صورت حال ملک کے مفاد میں نہیں ہے بلکہ اس سے ملک کی فضا مسموم ہوتی ہے۔ وفد نے ایس ڈی ایم سے مطالبہ کیا کہ وہ ذاتی طور سے ہمارے مطالبات پر غور کریں اور صورت حال کی بہتری کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائیں۔ وفد نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی عدالتی انکوائری ہائی کورٹ کے حاضر سروس یا ریٹائرڈ جج سے کرائی جائے۔

اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری نے کہا کہ ہم شروع سے پولیس انتظامیہ سے رابطے میں ہیں اور لگاتار امن وامان کی بحالی کے لیے کوشاں رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء ہلدوانی کے سرپرست مفتی عبدالباسط صاحب متاثرہ علاقے میں لوگوں کے درمیان کام کر رہے ہیں۔

اتراکھنڈ ڈی جی پی سے ملاقات

12 فروری 24 کو جمعیۃ علماء ہند اور جماعت اسلامی ہند کے مشترکہ وفد نے اتراکھنڈ کے ڈی جی پی جناب ابھینو کمار سے اتراکھنڈ پولیس ہیڈ کوارٹر دہرادون پہنچ کر ملاقات کی اور ہلدوانی میں ہوئے واقعہ کے تناظر میں ایک میمورنڈم سونپا۔ میمورنڈم میں بن بھول پورہ میں شوٹ ایٹ-سائٹ آرڈر اور پولیس کے ذریعہ پتھر بازی میں شمولیت کی سخت مذمت کی گئی اور متعدد شہریوں کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ میمورنڈم میں کہا گیا کہ جس نے بھی تشدد، خون خرابہ اور آگ زنی میں شرکت کی، اس کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے، لیکن

اس درمیان پولیس کے ذریعہ غیر قانونی راستہ اختیار کرنا اور بھی قابل مذمت ہے، بالخصوص ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس جیسے غیر مہلک متبادل کا انتخاب کرنے کے بجائے، شوٹ ایٹ-سائٹ آرڈر شرمناک ہے۔ہم آپ کے ذریعہ سرکار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عدالتی انکوائری کرائے۔ ہمیں پختہ یقین ہے کہ ان اقدامات کو اپنانے سے تناؤ کو کم کرنے، امن کو فروغ دینے اور حساس معاملے میں انصاف کو یقینی بنانے میں نمایاں مدد ملے گی۔

میمورنڈم کے بغور مطالعہ کے بعد ڈی جی پی نے یقین دلایا کہ ہم نے ہدایت جاری کردی ہے کہ کسی بے قصور کو گرفتار نہیں کیا جائے، ضلع انتظامیہ کی طرف سے کوئی شکایت ہو تو آپ حضرات ڈائریکٹ مجھ سے رابطہ کریں اور بتائیں ہم وہاں معاملے کو دیکھیں گے، تقریباً ایک گھنٹے تک جاری اس ملاقات میں ڈی جی پی نے شفافیت کو یقینی بنانے پر زور دیا۔مشترکہ وفد میں جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری کے علاوہ جناب ملک معتصم خان نائب امیر جماعت اسلامی ہند، جناب شفیع مدنی نائب امیر جماعت اسلامی ہند، مولانا محمد عارف قاسمی صدر جمعیۃ علماء صوبہ اتراکھنڈ، مولانا قاری محمد ذاکر قاسمی سکریٹری جمعیۃ علماء یوپی، جناب لئیق احمد خان اسسٹنٹ سکریٹری جماعت اسلامی ہند، مولانا غیور احمد قاسمی آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند، مولانا شفیق احمد القاسمی مالیگانوی آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند، مولانا نسیم احمد قاسمی، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع ہریدوار اتراکھنڈ شامل تھے۔

ہلدوانی میں بے قصور گرفتار شدگان کی قانونی امداد

۹/ مارچ کو جمعیۃ علماء ہند کا ایک وفد جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند کے ہمراہ فساد متاثرہ علاقہ کا جائزہ لینے کے لئے ہلدوانی پہنچا۔وفد نے محلہ اندرانگر، ملک کا باغیچہ اور لائن نمبر 17 میں گھر گھر جاکر لوگوں کی خبرگیری کی اور ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ واضح ہو کہ ہلدوانی کے بن بھول پورہ میں پہلے بلڈوزر پھر تشدد اور بے جا گرفتاریوں سے مقامی لوگ کافی متاثر ہیں، سو سے زائد افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے، جن میں خواتین بھی شامل ہیں، متاثرہ علاقہ میں زیادہ تر لوگ غریب اور مزدور پیشہ ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے ایڈیشنل ایس پی پرکاش چندر، ایس ڈی ایم پریتوش

ورما اور تھانہ بن بھول پورہ آزادنگر کے ایس ایچ او نیگر بھا گونی سے ملاقات کی اور بے جا گرفتاریوں پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ رمضان المبارک کی آمد ہے، اس لیے لوگوں کو تفتیش کے نام پر ہراساں نہ کیا جائے، وفد نے فساد میں جلی اور لٹی ہوئی دکانوں، مکانوں اور گاڑیوں کے نقصان پر معاوضہ کا مطالبہ کیا، نیز جن لوگوں کے مکانات بلڈوزر ایکشن میں توڑے گئے ہیں، ان کی باز آبادکاری کی جائے۔

مزید برآں جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے جمعیۃ علماء اتراکھنڈ کے سکریٹری عبدالقادر فارمر کی ہمراہی میں مقامی جمعیۃ کے ذمہ داروں کے ساتھ ایک میٹنگ کی اور متاثرہ لوگوں کی قانونی امداد و دیگر ضرورتوں کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ قانونی امداد پر اقدام کرنے کے لیے ہلدوانی کے معروف وکیلوں سے تبادلۂ خیال کیا گیا بالخصوص بے قصور اور غریب افراد کی ضمانت پر توجہ مرکوز کرنے پر زور دیا گیا۔ وکیلوں نے صدر جمعیۃ علماء ہند کے نام اپنی تحریر میں جمعیۃ کے زیر نگرانی بے قصوروں کی قانونی مدد پر اتفاق کیا۔ جمعیۃ علماء ہند کے وفد میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ مولانا شعیب ناظم دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند، مولانا عالم گماٹ میوات، مولانا عبدالہادی او رمقامی جمعیۃ علماء سے عبدالقادر فارمر، قاری عبدالمعید صدر شہر جمعیۃ علماء ہلدوانی، مفتی عبدالباسط امام وخطیب مرکز مسجد بن جاران سمیت کئی اہم ذمہ دار شامل تھے۔ اس وقت ۱۰۷ افراد گرفتار ہیں، جن میں چھ خواتین بھی ہیں۔ ان سب پر یواے پی اے لگا ہوا ہے۔

تحفظ مدارس کانفرنس اور لائحہ عمل

۱۶، اپریل ۲۰۲۴ کو دینی مدرسوں کے خلاف سرکاری اداروں کے معاندانہ رویے اور اقدامات کے تناظر میں جمعیۃ علماء ہند کے مرکزی دفتر نئی دہلی میں 'تحفظ مدارس کانفرنس' منعقد ہوئی، جس کی صدارت حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے کی۔ کانفرنس میں دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند، مظاہر علوم سہارن پور، اشرف المدارس ہردوئی سمیت سبھی اہم اداروں کے مہتمم و ذمہ دار حضرات شریک

ہوئے۔اپنے صدارتی خطاب میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے فرمایا کہ دینی مدارس کا کرداراوران کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔آج برصغیر میں جومساجد آباداور دینی تشخصات زندہ ہیں ان کے پیچھے مدارس کی محنت کارفرما ہے۔درحقیقت ہمارے اکابر کی دوررس قیادت نے مدارس کا جو مستحکم نظام قائم کیا تھا،اس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ایسی عظیم نعمت کے تحفظ کی ہر ممکن جدو جہداور حفاظتی تدابیر اختیار کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ آج مختلف سطحوں پر جس طرح کا رویہ اختیار کیا جارہا ہے اس کے ازالے کے لیے ہمیں طویل مدتی پالیسی بنانی ہوگی اور ٹھوس و مستحکم اقدامات کرنے ہوں گے۔مولانا مدنی نے کہا کہ ہمارے اداروں کو بند کرنے یا ان کی نوعیت کو تبدیل کرنے پر پوری طاقت صرف کی جارہی ہے،لیکن ہم ایسا کوئی نظام قبول نہیں کریں گے،تاہم عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ایسا نظام قائم کیا جائے گا جس کے تحت ہماری دینی تعلیم متاثر نہ ہواور عصری تعلیم کے تقاضے بھی پورے ہوں۔مولانا مدنی نے کہا کہ ہمارے اکابر نے اہل مدارس کو سرکاری امداد نہ لینے سے متعلق جومشورہ دیا تھا،اس کی حقیقت واضح ہوگئی ہے،اس لیے ہمیں سرکاری امداد سے بہرصورت اجتناب کرنا ہے۔مولانا مدنی نے آئی سی ایس ای کی طرح ایک آزاد تعلیمی بورڈ قائم کرنے کی بھی وکالت کی اور کہا کہ اگر ایسا نظام بن جائے تو تعلیمی میدان میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔

دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا محمد سفیان قاسمی صاحب نے ذمہ داران مدارس کومشورہ دیا کہ حساب وکتاب کو ہر حال میں درست رکھیں نیز قلیل مدتی پلان کے تحت مدارس کے ساتھ پرائمری اسکول کے قیام پر توجہ دینی چاہیے۔انھوں نے جمعیۃ علماء ہند کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ نے ہر موقع پر ملت کی رہ نمائی کی ہے،اس لیے دارالعلوم دیوبند کے اشتراک سے اگر مدارس کے لیے کوئی لائحۂ عمل بنایا جائے تو یہ ایک بہترین قدم ہوگا۔

دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد راشد اعظمی صاحب نے کہا

کہ مدارس ومکاتب اسلام کے چراغ ہیں، ان کی وجہ سے ہم سب ایمان والے ہیں، انھوں نے کہا کہ آزاد مدارس کو کبھی بھی سرکاری امداد نہیں لینی چاہیے، اس سے بہت بڑا نقصان ہو گا۔ تاہم بورڈ کے مدرسوں کی بقا بھی اہم ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے رکن شوری مولانا رحمت اللہ میر کشمیری نے کہا کہ ہمیں اپنے اکابر بالخصوص مولانا قاسم نانوتویؒ اور حضرت شیخ الہندؒ کے کردار کو سامنے رکھنا چاہیے، حضرت شیخ الہندؒ نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی، اس سے ہمیں نصیحت ملتی ہے کہ ہمارے اکابر جدید تعلیم کو فروغ دیتے تھے۔

نائب امیر الہند حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب نے کہا کہ اگر مدارس کا سلسلہ جاری رہے گا تو دین کا سلسلہ جاری رہے گا ورنہ دین کے فروغ میں بہت بڑی رکاوٹ کھڑی ہو جائے گی، انھوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند حکومت کی طرف سے کی جارہی منفی کارروائیوں کا پوری قوت سے مقابلہ کر رہی ہے۔ تاہم دینی مدارس کے وفاق اور رابطۂ مدارس کے اشتراک سے ایک ٹھوس لائحۂ پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ مولانا سید مفتی محمد صالح صاحب امین عام مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور نے مدارس سے متعلق کارروائیوں پر نگاہ رکھنے کے لیے ایک مستقل ذیلی کمیٹی بنانے کی تجویز پیش کی، ان کے علاوہ جناب مولانا نیاز احمد فاروقی صاحب، مولانا افضال الرحمٰن صاحب شیخ الحدیث مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی، مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب مہتمم مدرسہ ریاض العلوم گرینی جونپور، مولانا عبدالرب اعظمی صاحب صدر جمعیۃ علماء یوپی، مولانا اسجد قاسمی ندوی صاحب مرادآباد، مولانا امین الحق اسامہ صاحب کانپور، مولانا عبدالقدیم صاحب، مولانا حمزہ صاحب نائب مہتمم جامع مسجد امروہہ، مفتی جمیل الرحمٰن صاحب پرتاپ گڑھ سمیت کئی اہم شخصیات نے اپنی تجاویز پیش کیں۔ اجلاس میں نظامت کی ذمہ داری ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے ادا کی۔ ان تمام مشوروں کی روشنی میں نونکاتی تجویز منظور کی گئی جو حسب ذیل ہے:

۱۔ تحفظ مدارس کا یہ اجلاس سرکاری اداروں اور ایجنسیوں کے معاندانہ رویے اور اصلاح کے بجائے فساد کی کوششوں کی سخت مذمت کرتا ہے اور اسے ملک کی تعمیر وترقی اور نیک نامی کے لیے نقصان دہ تصور کرتا ہے۔ بالخصوص آسام کے وزیر اعلیٰ اور این سی پی سی آر

کے چیئر مین نے جس طرح مدارس اور ان سے وابستہ شخصیات کے خلاف معاندانہ او رمنفی رویہ اختیار کیا ہے اور پے درپے اپنے بیانات کے ذریعہ ملک کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے، وہ کسی بھی طرح قابل قبول نہیں ہے۔ کسی ادارے کی انفرادی انتظامی خامیوں کے نام پر سبھی دینی مدارس کو بدنام کرنے کی روش سے ان کو باز آنا چاہیے۔

۲۔ آزاد (پرائیویٹ) مدارس آرٹی ای ایکٹ کی شق (5) کے تحت مستثنیٰ ہیں،لیکن جس طرح اس ملک میں آزاد دینی مدارس کو نشانہ بنایا جارہا ہے، ان کی تعلیمی حیثیت واہمیت پر تنقید کی جارہی ہے، اس کے مدنظر لانگ ٹرم میں اس کے اثرات مرتب ہونے کا غالب گمان ہے۔ اس کے مدنظر درج ذیل امور پر سنجیدگی کے ساتھ غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔

۳۔ 6 تا 14 سال کے بچوں کے لیے بنیادی عصری تعلیم کی فراہمی کی حتی الوسع کوشش کرنی ہو گی تاکہ وہ دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم سے بھی فیضیاب ہوسکیں۔ اس کے لیے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ ہماری دینی تعلیم متاثر نہ ہو اور عصری تعلیم کے تقاضے بھی پورے ہوسکیں۔

۴۔ این سی پی سی آر نے 18 سال تک کے بچوں کے تعلیمی اداروں کے ہاسٹلز کے لیے ریگولیٹری (رہنما) خطوط تیار کیے ہیں۔ اہل مدارس ان پر عمل پیرا ہونے کی حتی الوسع کوشش کریں۔

۵۔ ملکیت کے کاغذات اور تعمیری نقشے کی منظوری بالخصوص ملکیت کا مکمل ثبوت، رجسٹری، نوٹری، وقف نامہ، رجسٹری ذاتی ملکیت یا ادارہ کی ملکیت، رجسٹری مع داخل خارج، بلڈنگ کا منظور کردہ نقشہ، پینے کا پانی، بجلی کی سپلائی، فائر فائٹنگ کے لیے محکمہ فائر بریگیڈ سے اجازت وغیرہ کی اپڈیٹ کاپیاں اپنے ساتھ رکھی جائیں۔

۶۔ ٹرسٹ یا سوسائٹی کے تحت ادارہ کے نظام کو چلایا جائے۔

۷۔ حساب میں شفافیت کے لیے آڈٹ، بیلنس شیٹ اور بینک اکاؤنٹ نہایت ضروری ہے، نیز مشورہ دیا گیا کہ مدارس کے آزاد کردار کی بقاء کے لیے سرکاری امداد سے ہر سطح

پر اجتناب کیا جائے۔

۸۔ آئی سی ایس ای بورڈ کے طرز پر ایک آزاد بورڈ کے قیام کے طریقۂ عمل کا جائزہ لینے کے لیے پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں (۱) پروفیسر فرقان قمر (۲) مولانا کلیم اللہ قاسمی (۳) پروفیسر نعمان شاہ جہاں پوری کو بطور رکن شامل کیا گیا ہے۔ یہ تینوں حضرات باہمی مشورے سے مزید دو نام شامل کرنے کے مجاز ہوں گے اور ایک مہینہ میں اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔

۹۔ دینی مدارس کے سلسلے میں ایک مستقل کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند بطور کنوینر اور مولانا قاری شوکت علی صاحب، پروفیسر نعمان شاہ جہاں پوری صاحب، مولانا کلیم اللہ قاسمی صاحب، حافظ قاسم باغپت صاحب، قاری نواب صاحب غازی آباد شامل ہوں گے۔ یہ کمیٹی ایک ہفتہ کے اندر میٹنگ کرے گی اور حسب مشورہ بطور رکن مزید دو تین ناموں کا اضافہ کرنے کی مجاز ہوگی۔

تحفظ مدارس کانفرنس برائے صوبہ دہلی

24 اپریل 2024 کو مدنی ہال دفتر جمعیۃ علماء ہند میں صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب کی صدارت میں تحفظ مدارس کانفرنس ہوئی، جس میں دہلی کے مدارس کے ذمہ داروں نے شرکت کی۔ قاری محمد فاروق صاحب امام مسجد عبدالنبی کی تلاوت سے پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ کانفرنس میں شریک مولانا قاسم محمد رحیمی صاحب نے دہلی کے مدارس کو درپیش مسائل بتاتے ہوئے کہا کہ کچھ سرکاری افسران میرے مدرسے میں آئے اور طلبہ کی تفصیلات طلب کیں، چنانچہ انھیں طلبہ کے آدھار کارڈ دے دیے گئے۔ بعد ازاں وہ دوبارہ آئے اور کہا کہ آپ طلبہ کو مدارس میں نہیں پڑھا سکتے، یہ سب بچے اسکول میں پڑھیں گے، چنانچہ جس وقت اہل کار آئے تھے، مدرسہ میں چھٹی چل رہی تھی، اس لیے یہ معاملہ یہیں رک گیا۔ بعد میں ان اہل کاروں نے وقف بورڈ کی طرف سے ایک فارم دے کر اسے پر کرنے کے لیے کہا۔ مفتی ذکاوت صاحب نے مدرسہ امینیہ دہلی کے حالات

بتاتے ہوئے کہا کہ وقف بورڈ کی طرف سے کچھ کاغذات طلب کیے گئے تھے، جو مہیا کرادیے گئے۔ مولانا عابد قاسمی صاحب صدر جمعیۃ علماء صوبہ دہلی نے کہا کہ کچھ روز پہلے میرے مدرسے میں کچھ ذمہ دار آئے اور انھوں نے سوال کیا کہ یہاں کوئی ہندو بچہ تو زیر تعلیم نہیں ہے، جس پر انھوں نے جواب دیا کہ نہ یہاں کوئی ہندو بچہ ہے اور نہ کسی اور مدرسے میں کوئی ہندو بچہ پڑھتا ہے۔ مولانا طلحہ صاحب مہرولی نے کہا کہ میرے مدرسے میں چوں کہ سی بی ایس سی کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، اس لیے جانکاری کے بعد ہماری ستائش کر کے واپس چلے گئے۔ مولانا داؤد امینی صاحب نے کہا کہ میرے مدرسے میں آکر سرکاری اہل کاروں نے بتایا کہ چودہ سال تک کے بچوں کو اسکول میں بھی بھیجنا لازمی ہے۔ اس پر مولانا نیاز احمد فاروقی صاحب نے کہا کہ ہمارے یہاں دو طرح کے مدارس ہیں: ایک وقف بورڈ کے تحت اور ایک آزاد مدارس۔ وقف بورڈ جو کہ گورنمنٹ نہیں ہے، اس لیے وقف بورڈ کی جائیداد پر قائم یا اس کی امداد یا اس کی بلڈنگ میں قائم مدرسے سرکاری امداد یافتہ کہلائیں گے یا نہیں، اس کو سمجھنا ضروری ہے۔ جہاں تک آزاد مدارس کی بات ہے، تو وہ موجودہ سرکاری اسکولوں کے قوانین سے مستثنیٰ ہیں۔ موجودہ تعلیمی پالیسی کے مطابق اسکول کے اردو ٹیچر گھر گھر جا کر یہ معلوم کرتے ہیں کہ کوئی بچہ اسکول جانے سے رہ تو نہیں گیا ہے۔ یہ اس کی قانونی ذمہ داری ہے۔ اگر ہمارے یہاں تفتیشی اہل کار آتے ہیں، تو ہم یہ جواب دے سکتے ہیں کہ یہ اسکول نہیں؛ بلکہ مدرسہ ہے، جو اسکول کے قانون سے مستثنیٰ ہے۔ اسی طرح دوسرا جواب یہ دے سکتے ہیں کہ جس طرح اسکول میں پڑھنا بچوں کا بنیادی حق ہے، اسی طرح مدرسے میں پڑھنا بھی بچوں کا بنیادی و آئینی حق ہے، جسے کسی نام سے چھینا نہیں جاسکتا اور مدارس کو بچانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بچوں کو سرکار کی طرف سے چلائے جارہے فاصلاتی نظام تعلیم سے جوڑ دیا جائے۔ کانفرنس میں پوری بحث و گفتگو کے بعد مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے فرمایا کہ ہمیں تین باتیں کہنی ہیں (1) ہم لوگوں کے کام کا مقصد ہماری نظر میں رہنا چاہیے۔ مقصد سے ہٹنے سے نقصان ہوگا۔ مقصد ہے زمانے کے تقاضوں کو پورا کرنے والے صلاحیت مند افراد کو تیار کرنا۔ اس حوالے سے ہمارا

نصاب تعلیم بہت زیادہ عمدہ ہونے کے باوجود زمانے کے تقاضے کو پورا کرنے والے صلاحیت مندافراد تیار کرنے کے لیے نصاب میں کچھ اضافہ کرنے کے لیے اہل مدارس کو غور کرنا چاہیے۔(2) مدارس کے حساب و کتاب میں شفافیت اور تنظیمی امور میں شرعی اور سرکاری اصولوں کی پابندی ہونی چاہیے؛ کیوں کہ اس کے بغیر ہم قانونی شکنجے سے بچ نہیں سکتے۔3۔سرکاری اسکولوں کے قوانین سے مدارس کے مستثنیٰ ہونے کے باوجود ہماری تعلیم کو مان لیا گیا ہے؛لیکن موجودہ حکومت میں یہ مانیتا کسی وقت بھی ختم ہوسکتی ہے اوراستثناء بھی کسی وقت ختم ہوسکتا ہے، اس لیے ہمیں مطمئن ہونے کے بجائے فکرمند رہنا چاہیے اور آپس میں مل بیٹھ کر صلاح ومشورہ کرتے رہنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صدر محترم کی اس جامع گفتگو کے بعد دہلی مدارس کے تحفظ کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا گیا،جس میں این سی پی سی آر کے کسی ریٹائرڈ افسر کو بھی شامل کرنے کا فیصلہ ہوا۔اخیر میں صدر محترم نے اعلان کیا کہ تحفظ مدارس کے حوالے سے جمعیۃ علماء ہند مدارس کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے اور ہر ممکن تعاون کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب اور مولانا رمضان صاحب صدر جمعیت علماء الور کے انتقال پر تعزیت پیش کرتے ہوئے مفتی ذکاوت صاحب کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔میٹنگ میں دو درجن کے قریب دہلی کے مدارس کے ذمہ دارن موجود تھے۔

تحفظ مدارس سے متعلق مستقل کمیٹی کی میٹنگ

۱۲، مئی ۲۰۲۴ء کو دینی مدارس سے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مستقل کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔کمیٹی کے کنوینر ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے بتایا کہ موجودہ وقت میں دینی مدارس کو تین عنوان سے ہراساں و پریشاں کیا جارہا ہے(۱) حقوق اطفال کے عنوان سے، چنانچہ شوال المکرم میں بڑی تعداد میں مدارس کے بچے بذریعہ ٹرین یا بس سفر کرتے ہیں ان کو بھی پریشان کیا جاتا ہے(۲) حساب وکتاب کے عنوان سے (۳) مدرسے کی زمین کے عنوان سے۔ہمیں ان تینوں مسائل سے متعلق تشفی بخش قانونی رہ نمائی کرنی ہوگی تا کہ دینی مدارس

اپنے کاغذات درست کرلیں۔ اس موقع پر مولانا نیاز احمد فاروقی صاحب نے ایک بہت اہم بات کہی کہ اس کے علاوہ ایک چوتھا عنوان بھی ہے کہ (۴) یعنی تعمیرات کی حیثیت۔ موجودہ وقت میں اس کو بنیاد بنا کر اہل مدارس کو بہت پریشان کیا جا رہا ہے، ہمیں اس کا بھی حل نکالنا چاہیے۔

حقوق اطفال کے عنوان پر گفتگو کے دوران یہ مشورہ دیا گیا کہ مدرسے میں تعلیم حاصل کرنے والے جو مختلف علاقوں میں سفر کرتے ہیں ان کے پاس ان کا اور ان کے والدین کا آدھار کارڈ وغیرہ موجود ہو، نیز مقامی پردھان/مکھیا سے ایک تحریر حاصل کرلیں، والدین کی طرف سے ایفی ڈیوٹ کا ہونا بھی بہت ضروری ہے، نیز جس مدرسے میں جا رہے ہیں، اس کے لیٹر پیڈ پر ان بچوں کے نام لکھے ہوں کہ وہ متعلقہ مدرسے میں تعلیم کے لیے سفر کر رہے ہیں۔ نیز دینی مدارس کو یہ مشورہ بھی دیا جائے کہ وہ اپنے مدرسوں میں طلبہ کی رہائش کا ایک حد تک معقول انتظام کریں بالخصوص صاف پانی، صاف شفاف کمرہ اور باتھ روم وغیرہ کا معقول انتظام ہو۔ ایک روم میں گنجائش کے اعتبار سے ہی طلبہ رکھے جائیں۔

(۲) حساب کتاب کے عنوان سے یہ مشورہ دیا گیا کہ بینک اکاؤنٹ اور خرچ کا آڈٹ کیا جانا، بیلنس شیٹ وغیرہ نہایت ضروری امور ہیں۔ (۳) جہاں تک زمینوں کا مسئلہ ہے تو اس سلسلے میں اگلے دن ایڈوکیٹ طیب خاں اور مولانا نیاز احمد فاروقی سے مشورہ کر کے رہ نمائی حاصل کی جائے جس میں خاص طور پر یہ موضوع زیر غور ہو کہ اگر قدیم مدت سے کسی گرام سبھا کی زمین پر مدرسہ قائم ہے تو اس کا کیا حل ہے؟ چنانچہ اس سلسلے میں یہ مشورہ دیا گیا کہ زمین سے متعلق ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیا جائے کہ اس کی موجودہ حیثیت کیا ہے۔ اگر نقشے میں اس جگہ پر مدرسہ دیکھا یا جا رہا ہے تو یہ اطمینان کی بات ہے اور اگر نہیں ہے تو خاموش رہنا زیادہ بہتر ہے، خود سے کوئی پٹیشن داخل کرنے سے گریز کیا جائے۔ نیز مدرسے کے قیام اور طویل عرصے سے اس جگہ کے مدرسہ کے طور پر استعمال سے متعلق کاغذات وغیرہ کے ریکارڈ بالخصوص بجلی پانی کنکشن، ٹیلیفون کنیکشن کے ریکارڈ محفوظ رکھے جائیں، یہ کاغذات ایڈورس پزیسن adverse possession کی صورت میں بہت کارگر ہوں گے،

لیکن یہ تب ہی کارگر ہوں گے جب کہ وہ زمین تالاب، قبرستان، چراہ گاہ اور جنگل کی نہ ہو۔

جہاں تک اگر زمین کسی فرد کے نام ہو تو وقف بائی یوزر کر کے قانونی حیثیت دلا دیں اور اگر مالک موجود ہے تو زمین مدرسہ کے نام گفٹ کرالیا جائے اور اگر مالک نہیں ہے تو وقف بائی یوزر کے طور پر دیکھا جائے۔

(۴) چوتھا عنوان تعمیرات ہے، اگر تعمیرات کا نقشہ منظور ہوا ہے تو بہرصورت اس پر کوئی خطرہ نہیں ہے، ہمیں اس عنوان پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس میٹنگ میں کنوینر کے علاوہ بطور رکن مولانا قاری شوکت علی صاحب، پروفیسر نعمان شاہ جہاں پوری صاحب، مولانا کلیم اللہ قاسمی صاحب، حافظ قاسم صاحب

باغپت، قاری نواب صاحب غازی آباد شامل ہوئے۔ بطور مدعو خصوصی ایڈوکیٹ محمد طیب خاں، مولانا نیاز احمد فاروقی صاحب، مفتی محمد ذکاوت حسین قاسمی صاحب، مولانا نجیب اللہ قاسمی صاحب، مفتی ذاکر حسین قاسمی صاحب اور مولانا عظیم اللہ صدیقی صاحب شامل ہوئے۔

تحفظ اوقاف سے متعلق جدوجہد

ہندوستان میں بھی مسلمانوں کی آمد کے بعد اوقاف کے قیام کا سلسلہ شروع ہوا اور جہاں جہاں مسلمان آباد ہوئے، وہاں مختلف دینی و خیراتی مقاصد کے لئے مسلمانوں نے اپنی جائیدادیں وقف کیں۔ ان اوقاف سے امت مسلمہ کے پسماندہ افراد اور جماعتوں کی مدد کی جاتی تھی۔ ان کی تعلیم و ترقی کی سبیل نکالی جاتی تھی، لیکن جیسے ہی اس ملک میں انگریزوں کی حکومت قائم ہوئی۔ اوقاف کی صورتحال ابتر ہونے لگی- انگریزی حکومت نے بہت سے اوقاف ضبط کر لیے اور بے شمار اوقاف کو اپنی ملکیت میں لے کر ان کی مالی حیثیت کو ختم کر دیا۔ انگریزی حکومت کی اس کارروائی کو دیکھ کر بہت سے لوگوں نے اوقافی جائیدادوں کو ہڑپ لیا اور کرایہ دار کے بجائے ان کے مالک بن بیٹھے۔ جب اوقافی جائیدادوں کی بڑے پیمانے پر اس طرح غاصبانہ تباہی و بربادی ہوئی تو بعض لوگوں نے

انگریزی حکومت سے تحفظ اوقاف کے لئے قانون وقف پاس کرنے کا مطالبہ کیا، چنانچہ سنہ ۱۹۲۳ء میں مسلم وقف ایکٹ نافذ ہوا اور ملک کی آزادی کے بعد سنہ ۱۹۵۴ء میں نیا وقف ایکٹ منظور ہوا۔ کافی ترمیمات کے بعد سنہ ۱۹۹۵ء میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے سنیٹرل وقف ایکٹ ۱۹۹۵ء منظور کیا اور اس طرح آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد اوقاف کے تعلق سے کئی قوانین پاس ہوئے لیکن ان قوانین سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ سامنے نہیں آسکا۔

بلکہ جن وقف بورڈوں کے ذریعہ یہ امید کی جارہی تھی کہ وقف جائیدادوں کو تحفظ ملے گا، ان وقف بورڈوں نے پہلے اوقافی جائیدادوں کے مقاصد کو ختم کیا اور پھر بڑی تعداد میں جائیدادوں کو اونے پونے داموں میں بیچ کر ملت اسلامیہ ہند کی ترقی کے دشمن بن گئے۔ خود مسلمان بھی کثرت سے وقف جائیدادوں کے استحصال میں شامل ہیں۔ لگاتار واقف کے منشاء اور وقف کے اغراض ومقاصد کو بے دردی کے ساتھ نظر انداز کیا جارہا ہے، بڑے بڑے کاروباریوں، فیکٹریوں کے مالکان اور مفاد پرست لوگوں نے وقف کی املاک پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ وقف اراضی جو مسلم بادشاہوں، حکمرانوں، نوجوانوں اور اہل ثروت نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود، ان کی تعلیمی، سماجی اور اقتصادی زندگی کو سدھارنے کے لیے وقف کی تھیں، ان میں سے بہت سارے مقامات پر حکومت نے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرائیں، کئی ایکڑ زمینوں کی حصار بندی کردی۔ ایک رپورٹ کے مطابق ملک میں دس ہزار وقفی جائیدادوں پر سرکاری اداروں، متولیوں اور ذاتی اداروں کا قبضہ ہے۔ سچر کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق اوقاف کی جائیدادوں کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق پانچ لاکھ ہے۔ کرناٹک میں دو لاکھ کروڑ روپے کے سب سے بڑے گھوٹالے کا واقعہ پیش آیا۔ اس صوبہ میں ۵۴ ہزار ایکڑ وقف کی رجسٹرڈ زمینیں ہیں جن میں سے ۲۷ ہزار ایکڑ زمینیں فروخت کی جاچکی ہیں۔ وقف بورڈ کے ملازمین نے بعض سیاست دانوں اور زمین مافیا کے ساتھ مل کر یہ لوٹ مچائی۔ مدھیہ پردیش میں ۵۵ ہزار کروڑ کی وقف املاک میں سے ۷۰ فیصد زمینوں پر ناجائز قبضے ہو چکے ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ آندھرا پردیش میں

اکتیس ہزار ایکڑس کی وقف اراضی میں سے بیس فیصد پر ناجائز قبضہ ہو چکا ہے۔

اوقاف کی جائیدادیں ملت اسلامیہ کا اثاثہ ہیں، یہ اللہ کے نام پر دی گئی وہ جائیدادیں ہیں، جو اللہ کی ملکیت ہیں اور عام مسلمانوں کے مفاد میں استعمال کرنے کے لیے ہیں، ایک بار اگر کسی جائیداد کو وقف کر دیا گیا تو وہ قیامت تک وقف ہی رہے گی، اس کو کسی بھی صورت میں منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ وقف کی جائیدادوں پر قبضہ کرنا یا ان کو ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے، جیسا کہ مذکورہ آیات قرآنی واحادیث سے ظاہر ہوا۔

آج ہندوستان میں مسلمان مطلقہ عورتوں کا مسئلہ بڑا نازک ہے، معاشرہ میں کنواری لڑکیوں کا نکاح دشوار سمجھا جاتا ہے، مطلقہ عورتوں کا نکاح تو دشوار تر ہو جاتا ہے، پھر ان کی کفالت کیسے کی جائے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آج ملت اپنی معاشی کسمپرسی کے سبب ان ضرورت مندوں کے لیے کوئی منظم نظام نہیں بنا پا رہی ہے۔

اس کی وجہ سے بہت سے یتیم اور بے سہارا مسلمان لڑکے اور لڑکیاں نیز کسی سہارے سے محروم خواتین عیسائی مشینریز اور فرقہ پرست تنظیموں کا لقمۂ تر بنتی جا رہی ہیں، ایسے بچوں کو ملک کے مختلف چرچوں اور آشرموں میں لے جا کر رکھا جاتا ہے، کشمیر سے ایسے بچے ہزاروں کی تعداد میں اٹھا لئے گئے اور انہیں مرتد بنا دیا گیا۔ مسلمانوں کے پاس بہت ہی وقف کی اراضی موجود ہیں، ضرورت ہے کہ ایسے بے سہارا لوگوں کے لئے آسرا گھر تعمیر کیا جائے اور ان کی کفالت کا انتظام کیا جائے، یہ صرف کچھ غریبوں کی مدد نہیں ہوگی؛ بلکہ یہ بہت سے مسلمانوں کے ایمان کی بھی حفاظت ہوگی۔ اس کے علاوہ لڑکیوں کے لیے علیٰحدہ تعلیم کے اسکول و کالج قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت یہ دو مسئلے ایسے ہیں جو مسلمانوں کو شریعت پر باقی رکھنے اور ان کے ایمان کی حفاظت کے لئے ضروری ہیں، وقف کے موجودہ قانون میں اگرچہ اوقافی جائیداد کی فروخت کو منع کیا گیا ہے، لیکن اس کو ڈیولپ کرانے کی گنجائش فراہم کی گئی ہے، اسی طرح لیز کی ۳۰ سال طویل مدت کی سہولت پیدا کی گئی ہے، جو گزشتہ قوانین میں حاصل نہیں تھی، ان نکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وقف کے ذریعہ

مسلمانوں کی ان ضروریات کو پورا کیا جاسکتا ہے، جونہایت اہمیت کی حامل ہیں، لیکن ابھی ان کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

دراصل اسلام کے اندر احسان وصلہ رحمی کرنے کے حوالے سے وقف کا بڑا مقام ہے۔ یہ ایک ایسی صورت ہے جو جہاں کفالت ونگہداشت کے سارے گوشے سمیٹے ہوئے ہے وہیں اس کے ذریعہ معاشرہ کی بہت ہی ناگزیر ضرورتوں، مانگوں اور حادثاتی امور کا بروقت مداوا ہوسکتا ہے۔ اسے بروئے کار لانے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مال کے ذریعے معاشرے کی ضرورتیں پوری ہوجاتی ہیں اوراس کی وجہ سے زندگی کتنی پرسکون ہوجاتی ہے اور سارا معاشرہ اخوت و بھائی چارہ اور لطف ومہربانی کی لڑی میں کس طرح منسلک ہوجاتا ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار سچائی ہے کہ جب سے وقف کی اہمیت امیر وکبیر لوگوں کے ذہنوں سے محو ہوئی تو معاشرہ بری طرح زبوں حالی کا شکار ہوگیا اور آج حال یہ ہے کہ کوئی وقف کا نام تک لینے والا نہیں، اس کے سارے نشانات ذہن وفکر سے مٹتے چلے جارہے ہیں۔ یہ سبق ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ زکوٰۃ اور اوقاف اسلام کے دواہم اقتصادی ادارے ہیں جن سے مسلمانوں کی معاشی بدحالی پر قابو پایا جاسکتا ہے لیکن افسوس کہ سب سے زیادہ انہی اداروں کے بارے میں غفلت برتی جاتی ہے اور مسلمانوں کے اہل خیر وصاحب ثروت حضرات نے اپنی جائیدادوں میں سے کچھ حصہ وقف کرنا بند کردیا ہے، حالانکہ مرنے کے بعد ثواب پانے کے لیے اور اپنی نیکی کا وسیلہ چھوڑنے کے لیے یہ ایک واحد عبادت ہے۔

وقف کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کی ذمہ داری

اگر ملت کے اس قیمتی سرمایہ کو واگزار کرالیا جائے اور صحیح مصرف میں ان کا استعمال ہوجائے تو نہ صرف مسلمانوں کی صورت حال بدل جائے گی بلکہ ملت دوسری اقوام کو بہت کچھ دینے کے لائق ہوگی۔ وقف املاک کی ترقی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ معاشرہ کے باشعور اور ملت کا درد رکھنے والے افراد آگے آئیں اور وقف املاک کے تحفظ اور ان کی ترقی میں حکومت اور وقف بورڈوں کی مدد کریں، ایسے افراد اور جماعتوں کی حوصلہ افزائی نہ کریں

جو وقف کی جائیدادوں پر ناجائز طریقے سے قابض ہیں بلکہ ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کریں اور ان کو قانونی طور پر مجبور کریں کہ وہ وقف کی املاک پر سے اپنا ناجائز اور غاصبانہ قبضہ ختم کریں۔ ایسے متولیوں اور افراد جنھوں نے وقف کی املاک کو فروخت کر دیا ہے، یا ان کو وقف کے مقاصد میں خرچ کرنے کے بجائے ذاتی مفاد میں خرچ کر رہے ہیں ان سے وقف کی املاک کو خالی کروائیں۔

حضرات گرامی قدر!

آج حالات مزید بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں، لیکن کبھی آپ نے سوچا ہے کہ ان سب کا ذمہ دار کون ہے؟ یقیناً ہم اور آپ ہی ہیں۔ ہم اپنی ذاتی زمین کا ایک انچ بھی کسی کو دینے کے روادار نہیں ہوتے لیکن کبھی اپنے اوقاف کو بچانے کے بارے میں نہیں سوچتے۔ کبھی یہ نہیں سوچتے کہ ہمارے بزرگ اپنی تمام جائیدادوں کو اس لیے تو نہیں وقف کر گئے تھے کہ وہ غیروں کے ناجائز تصرف اور خورد برد کا شکار ہوں؟ جی نہیں، انھوں نے یہ اوقاف اس لیے چھوڑے تھے کہ آئندہ نسلوں کا مستقبل بہتر ہو اور انھیں ملت کی بہبود کی خاطر استعمال کیا جائے۔

تحفظ اوقاف اور جمعیۃ علماء ہند

جمعیۃ علماء ہند نے ہندوستان میں اوقاف کے تحفظ میں اہم تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند ہی وہ جماعت ہے، جس کی جدوجہد سے وقف ایکٹ 1954 اور 1995 منصۂ شہود پر آیا، جس کی وجہ سے بالخصوص پنجاب وغیرہ میں وقف کی جائیدادیں محفوظ ہوئیں۔ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ منعقدہ 6/جنوری 2024 نے وقف جائیدادوں کے تحفظ کے لیے منظم جدوجہد پر زور دیتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ دفتر جمعیۃ علماء ہند کے 'شعبۂ اوقاف' کی نشاۃ ثانیہ کی جائے، اس کے لیے مرکزی وقف کمیٹی کا کنوینر حاجی محمد ہارون صاحب صدر جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش کو مقرر کیا گیا۔

اس کے بعد اوقاف سے متعلق چار علاقائی مشاورتی نشستوں کا انعقاد ممبئی،

حیدرآباد، سورت اور بھوپال میں پے در پے عمل میں آیا، جن میں اوقاف سے متعلق مسائل اور چیلنجوں کے حل پر غور کرنے کے ساتھ اوقاف کے میدان میں کام کرنے والے ذمہ دار افراد کی شناخت اور ان کو جوڑنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔

ایکشن پلان پر تبادلۂ خیال کے لیے دہلی میں 27/اپریل 2024 کو ایک گول میز کانفرنس منعقد ہوئی، اس میٹنگ میں صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا محمود سید اسعد مدنی صاحب کی سرپرستی میں ایک خودمختار پندرہ رکنی وقف کمیٹی تشکیل دی گئی، جس کے کنوینر سابق چیف کمشنر انکم ٹیکس جناب اکرم الجبار خان صاحب اور معاون کنوینز اویس سلطان خان صاحب ہیں۔ اس کمیٹی نے حال ہی میں ہوئی اپنی پہلی میٹنگ میں اوقاف کے کام کے لیے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں آئے مشوروں کی روشنی میں ترجیحات اور مراحل کے مسئلے پر غور وفکر کیا۔ جس کی بنیاد پر مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند نے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد سر دست ایک شش ماہی ایکشن پلان (21 مئی تا 9 نومبر 2024) تیار کیا ہے۔

جن میں اوقاف پر تحقیق، مواد کی تیاری، معیاری اشاعت، عوامی بیداری اور فکری آگاہی کے پروگراموں کی ڈیزائننگ، ریاستی سطح کی ٹیموں کی تشکیل شامل ہیں۔ اس کے علاوہ تمام 105 مثالی اضلاع میں پروگرامز/تربیت، بیداری پروگراموں/میٹنگز کا انعقاد اور ریاستی سطح کی اوقاف کانفرنسوں کے انعقاد پر بھی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔

پہلا مرحلہ:

21 مئی – 20 جولائی 2024: ہندوستان میں اوقاف سے متعلق تحقیق، مواد کی ترتیب اور اشاعت، تربیتی پروگراموں کی ڈیزائننگ؛ ریاستی سطح کی اوقاف ٹیموں کی تشکیل کے لیے ریاستی اکائیوں کے ساتھ رابطہ سازی۔

دوسرا مرحلہ

15 جون 2024 تک: ریاستی اکائیوں پر ذمہ داری عائد کی جاتی ہے کہ وہ ریاستی سطح پر تین رکنی اوقاف ٹیم تشکیل دیں اور ان کا نام مع پتہ وفون نمبر دفتر جمعیۃ علماء ہند کو ارسال

کریں (تین افراد میں ایک جمعیۃ علماء کا نمائندہ، دوسرا وکیل اور تیسرا عالم ہو، زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ عالم دوسرے مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتے ہوں)۔

تیسرا مرحلہ

:21 اگست – 30 ستمبر 2024: ریاستی اکائیاں متعلقہ ریاستی دارالحکومتوں میں ریاستی سطح کی اوقاف کانفرنس منعقد کریں۔

چوتھا مرحلہ:

یکم اکتوبر تا 9 نومبر 2024: ریاستی سطح کی اوقاف ٹیمیں اپنی اپنی ریاست کے مثالی اضلاع میں بیداری میٹنگیں اور پروگرامز منعقد کریں۔

ملک بھر میں یوم تحفظ اوقاف کا اہتمام

۲۹/مارچ ۲۰۲۴ کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم کی اپیل پر ملک بھر میں مساجد کے ائمہ، خطباء اور ذمہ داروں نے رمضان المبارک کے تیسرے جمعہ کو 'یوم تحفظ اوقاف' کے طور پر منایا۔ اس موقع پر مساجد میں ائمۂ کرام نے خطبہ میں وقف کی دینی وسماجی ورفاہی اہمیت، اس میں خورد برد کرنے والوں کے لیے وعید اور وقف کی حفاظت وضرورت کو اجاگر کیا۔ مسجد عبدالنبی دفتر جمعیۃ علماء ہند میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے اس موضوع پر اہم خطاب کیا۔

دوسری طرف گجرات، کرناٹک، آندھرا پردیش، تلنگانہ، آسام، کیرالہ، گوا، یمنا نگر ہریانہ، مغربی بنگال، بہار، اتر دیش، تامل ناڈو، دہلی، جھارکھنڈ سمیت متعدد ریاستوں میں پچیس ہزار سے زائد مساجد میں ائمہ کرام نے عہد لیا کہ ہم بحیثیت مسلمان اور ہندوستان کے شہری، ملک بھر میں وقف املاک کے تحفظ کے لیے ہر ممکن جدوجہد کریں گے، کسی بھی طرح کے تجاوزات، غیر قانونی قبضہ یا وقف املاک کی غیر مجاز منتقلی کے خلاف حکومت ہند اور وقف ایکٹ کے تحت کارروائی کرنے میں جمعیۃ علماء ہند اور دیگر وقف پروٹیکشن اداروں کا تعاون کریں گے اور ان کے ساتھ ہر محاذ پر کھڑے ہوں گے۔ وقف املاک کی اہمیت

سے آگاہ کرنے اوران کی دیکھ بھال اورتحفظ میں شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے عوامی بیداری مہم چلائیں گے، نیز ایسی مہم چلانے والوں کا تعاون کریں گے۔ہم وقف کی جائیدادوں میں خورد برد کرنے والوں کا سماجی بائیکاٹ کریں گے اورکوشش کریں گے کہ وقف کوواقف کے منشاء کے مطابق ہی استعمال کیا جائے۔ہم سب صاحب ثروت اور مالدار حضرات اللہ کی رضا کے لیے اپنی جائیداد کا ایک حصہ وقف کریں گے اوراپنی اولاد کوبھی اس کی نصیحت کریں گے۔

اس موقع پر اس صورت حال کی طرف بھی توجہ دلائی گئی کہ ہماری بے توجہی اور غفلت کا ہی نتیجہ ہے کہ بڑی تعداد میں وقف جائیدادوں کواونے پونے داموں میں بیچ دیا گیا۔خود مسلمان بھی کثرت سے وقف جائیدادوں کے استحصال میں شامل ہیں۔لگاتار واقف کے منشاء اوروقف کے اغراض ومقاصد کو بے دردی کے ساتھ نظر انداز کیا جارہا ہے، بڑے بڑے کاروباریوں، فیکٹریوں کے مالکان اور مفاد پرست لوگوں نے وقف کی املاک پر غاصبانہ قبضہ کررکھا ہے۔ بہت ساری وقف اراضی پر حکومت نے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرائیں، کئی ایکڑ زمینوں کی حصار بندی کردی۔

ایک رپورٹ کے مطابق ملک میں دس ہزار وقفی جائیدادوں پر سرکاری اداروں، متولیوں اورذاتی اداروں کا قبضہ ہے۔سچر کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق اوقاف کی جائیدادوں کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق پانچ لاکھ ہے،لیکن صورت حال یہ ہے کہ محض کرناٹک میں دولاکھ کروڑ روپے کے سب سے بڑے گھوٹالے کا واقعہ پیش آیا۔ مدھیہ پردیش میں ۵۵ ہزار کروڑ کی وقف املاک میں سے ۷۰ فیصد زمینوں پر ناجائز قبضے ہوچکے ہیں اورکوئی پرسان حال نہیں ہے۔آندھرا پردیش میں اکتیس ہزار ایکڑس کی وقف اراضی پر ناجائز قبضہ ہوچکا ہے، یہی صورت حال اکثر صوبوں کی ہے۔

ایسی صورت میں جہاں یہ سرکار کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانونی اقدامات کے ذریعہ وقف کوتحفظ فراہم کرے، وہیں ملک کے مسلم عوام کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ بیدار ہوجائیں اوروقف تحفظ تحریک کا حصہ بنیں۔

منی پور فساد

صوبہ منی پور میں ۳؍مئی ۲۰۲۳ء سے ہندو اور کوکی یہودی کے بیچ کسی ناموافق بات پر قتل و قتال اور سخت فسادات شروع ہو گئے، جس کا برا اثر سبھی کمیونیٹر بالخصوص مسلمانوں پر پڑا، کئی مسلمانوں کے گھر مکان اور مساجد وغیرہ جل کر خاکستر ہو گئے، کئی افراد قتل کر دیے گئے، کچھ افراد شدید زخمی ہوئے، بطور خاص ایک سترہ سالہ نوجوان جو کواکتا بستی کا رہنے والا تھا، بم بلاسٹ کی زد میں شدید زخمی ہو گیا۔ اس کا علاج دہلی کے علاوہ کہیں ممکن نہ تھا۔ چنانچہ جمعیۃ علماء ہند کے خدام کی محنت سے اس بچے کو دہلی لایا گیا، دہلی ایمس میں اس کے علاج کا انتظام کیا گیا، کئی دنوں تک دفتر جمعیۃ علماء ہند میں مقیم رہا۔ الحمد للہ اس کو شفا ملی ہے۔

منی پور میں انسانیت سوز واقعہ کی مذمت

۲۰؍جولائی ۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے منی پور میں دو خواتین کے ساتھ رونما ہوئے انسانیت سوز واقعہ اور اس سلسلے میں سرکار اور انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت پر دکھ، غم و غصے اور شدید مذمت کا اظہار کیا ہے اور کہا کہ اس سلسلے میں ذمہ داری طے ہونی چاہیے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اس واقعے نے ہمارے دلوں کو غم سے بھر دیا ہے اور پورے ملک کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ جنسی تشدد کا یہ واقعہ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی، ہماری مشترکہ اقدار کی توہین اور معاشرے کے بنیادی ڈھانچے پر حملہ ہے۔ ایک معاشرے کے طور پر، ہمیں ایسے مظالم کے خلاف متحد ہونا چاہیے۔ ہم حکومت ہند اور ریاستی سرکار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس واقعے کی تیز اور صاف شفاف تحقیقات کریں اور اس گھناؤنے جرم کے ذمہ داروں کو بلا تاخیر انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ لواحقین اور ان کے اہل خانہ فوری طور سے مکمل تعاون، ہمدردی اور منصفانہ عدالتی عمل سے کم کے مستحق نہیں ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد کا منی پور دورہ

۱۴؍اگست ۲۳ء کو یہ احقر محمد حکیم الدین قاسمی منی پور پہنچا۔ منی پور میں میتیز اور کوکی

برادریوں کے درمیان جاری جنگ وجدال کی وجہ سے ریاست کی صورت حال کافی خراب ہوگئی ہے۔اس طویل جنگ نے دوسری کمیونٹی کی زندگی کو بھی کافی درہم برہم کردیا ہے۔ایسی ہی صورت حال ضلع بشنوپور میں واقع مسلم اکثریتی گاؤں کواکتا کی ہے،اس گاؤں کے وارڈ نمبر 8 میں واقع ایک مسجد اور متعدد مکانات بم کی زد میں آکر متاثر ہیں، یہاں کے رہنے والے افراد کیمپوں میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔

احقر نے مسلم اکثریتی علاقہ کواکتا اور ہندو میتی برادری کے موڑانگ میں واقع کیمپوں کا دورہ کیا، کواکتا میں زخمیوں سے ملاقات کی اور بم وبندوقوں کی زد میں آئے مکانات اور مسجد کا جائزہ لیا، کواکتا کے وارڈ آٹھ میں مسلمانوں کے 35 گھر اور ایک مسجد متاثر ہوئی ہے اور چار گھر بری طرح جل چکے ہیں۔ایسے 12 مسلم افراد کی فہرست تیار کی گئی، جوگن فائر یا بم سے زخمی ہیں، ان میں ایک 16 سالہ لڑکا ارباز بھی شامل ہے، جوشدید زخمی ہے اور اسے دہلی کے ایمس میں ریفر کیا گیا۔سردست کواکتا گاؤں کے موڑانگ ریلیف کیمپ میں پناہ لئے لوگوں کے درمیان پانچ لاکھ روپے کے راشن تقسیم کیے گئے۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ مولانا سعید احمد صدر جمعیۃ علماء منی پور، مولانا مفتی سراج احمد قاسمی نائب صدر جمعیۃ علماء منی پور، مولانا عبدالحق نائب صدر، مفتی شفیع اللہ قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء منی پور، عبدالحکیم اے ڈی ایم، مولانا عبدالحکیم، حافظ بشیر، مولانا روح الامین، مولانا عبدالسلام صدر جمعیۃ علماء بشنوپور، مولانا صفی الدین سکریٹری جمعیۃ علماء بشنورپور ضلع شامل تھے۔

چار مسلمانوں کی ہلاکت پر وزیر داخلہ کو مکتوب

۲ رجنوری ۲۰۲۴ءکو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے ریاست منی پور میں تشدد کا دائرہ بڑھنے پر سخت تشویش کا اظہار کیا۔انھوں نے یہ بات منی پور کے لیلونگ ضلع تھوبال میں چار مسلمانوں کی افسوس ناک شہادت کے تناظر میں کہی۔ عسکریت پسندوں نے سوموار کی شام لیلونگ چنگاؤ میں دھاوا بولا اور وہاں موجود لوگوں پر گولی چلادی۔فائرنگ کے نتیجے میں کم از کم ۱۴ر افراد گولی لگنے سے زخمی ہوگئے۔ان میں

سے چار کی موت ہوگئی، مرنے والوں میں محمد دولت (30)، ایم سراج الدین (50)، محمد آزاد خان (40) اور محمد حسین (22) شامل ہیں۔ واضح ہو کہ اس علاقے میں میتی پنگال قوم آباد ہیں، یہاں کے مسلمان جو ابھی تک میتی اور کوکی گروپوں کے درمیان نسلی تصادم میں شامل نہیں ہوئے ہیں، اب ان کو بھی نشانہ بنایا جارہا ہے جو ریاستی سرکار کی غیر ذمہ داری کا نتیجہ ہے۔

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا مدنی نے اس سلسلے میں وزیر داخلہ حکومت ہند امت شاہ اور ریاست کے وزیر اعلیٰ شری این برن سنگھ کو خط لکھ کر کہا ہے اس گھناؤنے جرم کے مرتکب افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ فرقہ وارانہ تانے بانے کو درست کرنا اور تمام شہریوں کی جان ومال کی حفاظت ریاست کی اولین ذمہ داری ہے۔ مولانا مدنی نے پورے واقعہ کے پس منظر اور بھتہ خوری کے واقعات کے لیے اعلیٰ سطحی عدالتی تحقیقات، مرنے والوں کے اہل خانہ کو معقول معاوضہ اور زخمیوں کے لیے جامع طبی امداد کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ مولانا مدنی نے ریاستی جمعیۃ علماء کے ذمہ داروں کو ہدایت دی ہے کہ امن وامان کے قیام میں اپنا ہر ممکن کردار ادا کریں۔

صوبائی مشوروں کی کارگزاری

پہلا مشورہ

جمعیۃ علماء ہند کی ریاستی اور علاقائی یونٹوں کے صدور ونظمائے اعلیٰ کا دوروزہ مذاکراتی اجلاس بتاریخ ۱۰۔۱۱ر ستمبر ۲۰۲۲ء بمقام فارچون، ریزارٹ اینڈ گارڈن بھوپال مدھیہ پردیش منعقد ہوا۔اس میں حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں:

(۱) جمعیۃ کے دس نکاتی تعمیری پروگرام کو ضلع، تحصیل، تعلقہ، مقامی اور محلے کی سطح تک نافذ کرنے، تنظیمی استحکام اور جماعتی دائرۂ اثر کو بڑھانے کے لیے پورے ملک کو پانچ زون میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان کو پابند کیا گیا ہے کہ اگلے دو ماہ میں زون کے نگراں و کنوینر حضرات اپنے عزائم پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں گے اور اس کی ایک جائزہ رپورٹ مرکز کو ارسال کریں گے۔

جو پانچ زون بنائے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

زون (۱) کرناٹک، تامل ناڈو، کیرالہ، آندھرا پردیش وتلنگانہ، انڈمان ونکوبار، گوا

نگراں: مولانا بدرالدین اجمل قاسمی صاحب صدر جمعیۃ علماء آسام

کنوینر: مفتی شمس الدین بجلی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء کرناٹک

زون (۲) مہاراشٹرا، گجرات، مدھیہ پردیش، راجستھان

نگراں: مولانا حافظ ندیم صدیقی صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹرا

کنوینر: پروفیسر نثار احمد انصاری ناظم اعلی جمعیۃ علماء گجرات

زون (۳) مغربی بنگال، آسام، منی پور، تری پورہ، میگھالیہ، اڈیشہ

نگراں: مفتی افتخار احمد قاسمی صاحب صدر جمعیۃ علماء کرناٹک

کنوینر: مولانا عبدالقادر صاحب سکریٹری جمعیۃ علماء آسام معاون

کنوینر: مفتی عبدالسلام صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء مغربی بنگال

زون نمبر(۴) بہار، جھارکھنڈ، مشرقی زون یوپی، وسط زون یوپی،
نگراں: مولانا صدیق اللہ چودھری صاحب صدر جمعیۃ علماء مغربی بنگال
کنوینر: مولانا کلیم اللہ خاں قاسمی صاحب سکریٹری جمعیۃ علماء یوپی
زون(۵) مغربی زون یوپی، دہلی، ہریانہ، پنجاب وہماچل پردیش، اتراکھنڈ
نگراں: حاجی محمد ہارون صاحب صدر جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش
کنوینر: مولانا محمد عاقل صاحب صدر جمعیۃ علماء مغربی زون یوپی۔

(۲) جن جگہوں پر اب تک جمعیۃ کی یونٹیں نہیں بنی ہیں، وہاں ضلع، بلاک اور مقامی سطح تک جمعیۃ کی یونٹیں قائم کی جائیں۔

(۳) جمعیۃ کے تعمیری و دیگر پروگراموں میں خواتین کی سرگرم شرکت سے متعلق ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ارکان مولانا بدرالدین اجمل صاحب قاسمی، مولانا صدیق اللہ صاحب چودھری، مولانا کلیم اللہ صاحب قاسمی، مولانا افتخار احمد صاحب قاسمی ہیں اور ناظم جمعیۃ علماء ہند بطور کنوینر شامل ہیں۔

(۴) سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انسانیت دوست پیغام کو عام کرنے کے مقصد سے اسلامک کوئز شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

(۵) تنظیمی استحکام کے مقصد سے یہ طے پایا کہ صوبائی سطح پر آرگنائزرس مقرر کیے جائیں۔

۲۔دوسرا صوبائی مشورہ

تجاویز، فیصلے دوروزہ مذاکراتی اجتماع بتاریخ ۱۱،۱۰ جون ۲۰۲۳ء
بمقام: آبادر یزارٹ کمارکوم، کیرالہ

دینی تعلیمی بورڈ سے متعلق

۱۔ ایک سال میں دس ہزار مکاتب قائم کئے جانے کا ہدف طے پایا۔

ووٹر بیداری مہم سے متعلق

۲۔ دوسری ریاستوں میں بھی بیجاپور ماڈل اختیار کیا جائے۔

۳۔ سردست مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، راجستھان، آندھرا پردیش و تلنگانہ میں اس

ماڈل پر کام شروع کیا جائے، وہاں کی یونٹوں کے ذمہ دار مولانا شبیر احمد ندوی صاحب اور حافظ عاصم عبداللہ صاحب کے مشورے سے اپنے اپنے علاقوں میں کام شروع کریں۔

۴۔ اس سلسلے میں حافظ عاصم عبداللہ صاحب کو ذمہ داری دی گئی کہ صوبائی صدور نظمائے اعلی کا ایک واٹس یپ گروپ بنائیں اور اس پر بیجا پور ماڈل شیئر کیا جائے۔

جمعیہ کی یونٹوں کے لیے سالانہ کیلنڈر

۱۔ مقامی یونٹ کی میٹنگ ہر ہفتہ ہوگی

۲۔ تحصیل، پنچایت اور قصبہ یونٹ کی میٹنگ ہر پندرہ یوم پر ہوگی

۳۔ ضلع یونٹ کی ہر ماہ مجلس عاملہ ہوگی اور ہر دو ماہ پر مجلس منتظمہ ہوگی

۴۔ صوبائی منتظمہ کی میٹنگ سال میں دوبار اور مجلس عاملہ کی میٹنگ ہر تین ماہ میں ہوگی۔

۵۔ علاقائی زون کی مجلس منتظمہ کی میٹنگ ہر تین ماہ پر ہوگی اور عاملہ ہر دو ماہ پر ہوگی۔

صوبائی سطح پر سکریٹریٹ

٦۔ ہر صوبہ اور ضلع میں تنظیمی سکریٹریٹ قائم ہوگی، جس میں ملت فنڈ سے مقرر کردہ شخص سے کام لیا جا سکتا ہے۔

۳۔تیسرا صوبائی مشورہ

ریاستی وعلاقائی یونٹوں کے صدور ونظمائے اعلیٰ کا دوروزہ مذاکراتی اجتماع بتاریخ 14 / 15 / دسمبر 2023 بمقام مدنی ہال دفتر جمعیۃ علماء ہند

۱۔ مقامی کمیٹیوں کی توسیع کے تناظر میں دستوری حیثیت طے کرنے کے لئے درج ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی: مفتی افتخار احمد قاسمی صاحب، مولانا کلیم اللہ قاسمی صاحب، مولانا عبدالقادر صاحب اور مولانا نیاز احمد فاروقی صاحب کنو یز ہوں گے۔

۲۔ سالانہ کیلنڈر کے پس منظر میں ضلع کی مجلس منتظمہ (پہلے ہر دو ماہ پر تھی) اب ہر تین ماہ پر ہوگی۔ تمام صوبوں میں ناظم تنظیم مقرر کیے جائیں، ان کا دہلی میں ایک اجلاس منعقد ہوگا۔ تمام صوبوں میں دورہ کرنے کے لئے مرکز میں بھی ایک ناظم تنظیم مقرر کیا جائے۔

۳۔ صوبوں کے ذمہ داروں نے اپنے صوبوں میں منظم مکتب کے قیام سے متعلق حسب ذیل ہیں عزائم پیش کیے، جن کی تکمیل چھ ماہ میں ہوگی: بہار 300 آندھرا و تلنگانہ 400 مغربی بنگال 600 راجستھان 100 آسام 1000 دہلی 100 کیرلہ 100 مدھیہ پردیش 200 منی پور 40 تری پورہ 25 اتراکھنڈ 50 انڈمان نکوبار 23 منظم ہے 27 اور کریں گے ہریانہ پنجاب وہماچل 100 مہاراشٹر 300 کرناٹک 1000 قیام مکاتب کا ہدف ہے۔

عاصم عبداللہ صاحب: تصدیق دینے سے قبل دینی مدارس کو متوجہ کیا جائے کہ آپ کے مدرسہ کے قریب کیا نظام ہے ان کو منظم مکتب کی دعوت دی جائے اور جو طلبہ فارغ ہوئے ہیں ان کا اجتماع کر کے منظم مکتب کا نظام سمجھا کر مکتب کے قیام کی ترغیب دی جائے۔

۴۔ نیشنل وقف کانفرنس کے انعقاد سے قبل وقف کے سلسلے میں جو مرکزی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، وہ اپنی میٹنگ کر کے تجاویز پیش کریں۔ اس مرکزی کمیٹی میں مرحوم شکیل احمد سید صاحب کی جگہ پروفیسر نثار احمد انصاری صاحب کو شامل کر لیا جائے۔ ملک میں جو لوگ وقف پر کام کر رہے ہیں، ان سے بھی مدد لی جائے۔

۵۔ ملت فنڈ کے سلسلے میں کئی تجاویز پیش ہوئیں، بالخصوص فنڈ جمع کرنے کی نئی شکلیں اور ضلعی جمعیۃ میں اس کے انتظام وغیرہ کو لے کر ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کو وسیع تر تناظر میں سمجھا جائے اور دیگر اداروں کے نظام کا مطالعہ کیا جائے، چنانچہ اس سلسلے میں درج ذیل ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، یہ کمیٹی ایک ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی:

جناب پروفیسر نثار احمد انصاری صاحب، مولانا عبدالواحد کھتری صاحب، مولانا اسلام الحق اسجد قاسمی صاحب، مفتی ظفر احمد قاسمی صاحب اور مولانا کلیم اللہ خاں قاسمی صاحب کنوینر ہوں گے۔

٦۔ صدر محترم جمعیۃ علماء ہند: جمعیۃ یوتھ کلب، ماڈل ویلج اور دینی تعلیمی بورڈ کو ایک دوسرے سے مربوط کر دیا جائے تاکہ زیادہ مؤثر ہو سکے۔ اس سلسلے میں آپ حضرات

اپنی رائے پیش کریں کہ خادم ملت کا جو تصور ہمارے اکابر نے پیش کیا تھا، اس کے لیے کثیر جہت صلاحیت کے آدمی کی ضرورت ہے، ہمیں بھی ایسے لوگوں کو تیار کرنا ہے اور اس نظام کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ ہمیں ملت کو معاشی نظام سے جوڑنے کی ضرورت ہے، اس کے لیے ماضی میں حضرت فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ نے کو آپریٹو سوسائٹی بنائی تھی، دیوبند میں اوئیل مل بنانے کا بھی منصوبہ تھا، ہمیں دوبارہ اس کے جائزے کی ضرورت ہے۔ لیکن اپنے ضروری کاموں کو پس پشت ڈالے بغیر۔

۷۔ ہر مثالی ضلع سے گزارش ہے کہ وہ اپنے ضلع میں کم از کم ایک دو مثالی گاؤں تیار کریں، اس سلسلے میں مرکز انتظامی تعاون دینے کو تیار ہے۔

۴۔چوتھا مشورہ

کارروائی دوروزہ صوبائی مشورہ جمعیۃ علماء ہند بمقام جامعہ ضیاء العلوم پونچھ (جموں و کشمیر) بتاریخ ۲۷، ۲۸ مئی ۲۰۲۴ء

جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام چوتھا دوروزہ صوبائی مشورہ بمقام جامعہ ضیاء العلوم پونچھ (جموں وکشمیر) مختلف نشستوں میں منعقد ہوا، جس کی صدارت الگ الگ نشستوں میں مولانا عبد الرب صاحب اعظمی صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش، مولانا صدیق اللہ چودھری صاحب صدر جمعیۃ علماء مغربی بنگال، مفتی جاوید اقبال صاحب کشن گنجی صدر جمعیۃ علماء بہار اور قاری محمد امین صاحب صدر جمعیۃ علماء راجستھان نے بالترتیب کی۔ اس مجلس کی الگ الگ نشستوں میں صدر محترم جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے الگ الگ موقعوں پر کافی اہم خیالات اور مشوروں کا اظہار کیا۔ صدر جمعیۃ علماء ہند نے بالخصوص حساب و کتاب میں شفافیت اور نفس کی اصلاح کے لیے ذکر و اذکار کی طرف متوجہ کیا۔ انھوں نے مقامی یونٹوں کو مضبوط کرنے پر زور دیا تاکہ ہم فٹ پرنٹ چھوڑ سکیں اور اپنی سرگرمیوں کو زمینی سطح پر نافذ کرسکیں، نیز افراد سازی اور تربیت پر بھی زور دیا۔

اس صوبائی مشورہ کے میزبان مولانا غلام قادر صاحب امینی بانی و مہتمم جامعہ ضیاء العلوم پونچھ نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا، جب کہ مولانا سعید احمد حبیب صاحب چیئرمین

جامعہ اسکول نے اخیر میں کلمات تشکر پیش کیے۔صوبائی ذمہ داروں اور کنو ینز حضرات نے مثالی اضلاع کی کارگزاریاں پیش کیں جن پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔آخری نشست میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے اپنی گفتگو میں اکابر کی سوانح وخدمات کی کتابوں کے مطالعے کی ترغیب دی۔انھوں نے جامعہ کی طرف سے شاندار میزبانی کا شکریہ ادا کیا اور سبھی معاونین کے لیے بھی کلمات تشکر پیش کیے۔اجلاس میں سبھی شرکاء نے اہم مشورے پیش کیے۔ان کی روشنی میں فیصلے اور تجاویز منظور ہوئیں جو حسب ذیل ہیں۔

تجاویز وفیصلے

1. مثالی اضلاع میں جو بھی نئی یونٹیں تشکیل دی گئی ہیں، کم ازکم ان کے صدر اور ناظم کے نام، پتے اور فون نمبر پندرہ روز میں مرکزی دفتر کو ارسال کردیں۔
2. تنظیمی استحکام اور جمعیۃ علماء کے تعمیری پروگراموں کو نافذ کرنے کے لیے درج ذیل صوبوں میں الگ الگ آرگنائزرس مقرر کیے جائیں گے جن کی تنخواہ سردست مرکزی دفتر سے ادا کی جائے گی۔

آسام، راجستھان، گجرات، مشرقی یوپی زون، وسط یوپی زون، مغربی یوپی زون، بہار، جھارکھنڈ، اتراکھنڈ، بنگال، کرناٹک، تلنگانہ، آندھرا پردیش، مدھیہ پردیش۔ اور ہریانہ، میوات، دہلی کے لیے ایک مشترک آرگنائزر ہوگا۔ضلع نینی تال کو انتظامی اعتبار سے وسط یوپی کے ساتھ جوڑا جائے۔دہرادون اور ہریدوار کو مغربی یوپی کے ساتھ جوڑا جائے۔ پانی پت سے لے کر ہریانہ، پنجاب اور ہماچل پردیش تک کے نظام کو فعال کرنے کے لیے ایک آرگنائزر مقرر کیا جائے۔

نوٹ: صوبوں کی سفارش پر آرگنائزرس رکھے جائیں گے اور صوبوں کی تائید پر مرکز ہر ماہ ان کی کارگزاری رپورٹ منظور کرے گا۔ ہر صوبہ کی ذمہ داری ہوگی کہ مہینہ کی دس تاریخ تک پورے مہینے کا لائحۂ عمل پیش کرے۔مہینے کے ختم ہونے سے تین دن پہلے رواں مہینے کی رپورٹ پیش کرنی ہوگی۔آرگنائزر کی سال میں چار مرتبہ ٹریننگ ہوگی۔

3. پندرہ دن کے اندر ضلع کی یونٹیں اپنے اکاؤنٹس اوپن کرالیں۔

4. ووٹر لسٹ میں ناموں کے اندراج کی لگاتار کوشش کی جائے، اس کے لیے مقامی یونٹوں کو ہدایات جاری کی جائیں۔

5. مقامی یونٹوں کی دستوری حیثیت طے کرنے سے متعلق ایک تجویز تیار کر کے مرکزی منتظمہ کے اجلاس میں پیش کیا جائے۔اس کی ذمہ داری مولانا کلیم اللہ صاحب قاسمی کو دی گئی۔

6. الجمعیۃ بک ڈپو سے متعلق یہ طے ہوا کہ صوبائی دینی تعلیمی بورڈ اور ضلعی دینی تعلیمی بورڈ سے متعلق کتابوں کی خرید وفروخت کا جو سابقہ نظام ہے، اسے بدستور باقی رکھا جائے۔

7. اوقاف کے سلسلے میں شش ماہی ایکشن پلان کچھ ردوبدل کے ساتھ منظور ہوا۔

8. مقامی سطح پر اب کوئی نئی یونٹ نہیں قائم کی جائے گی،ضرورت پڑنے پر ریاستی جمعیۃ کے مشورے سے ایڈ ھاک کمیٹی بنائی جاسکتی ہے۔جدید ممبر سازی کے بعد ہی نئی یونٹ کا قیام ممکن ہوگا۔

9. مثالی اضلاع میں مکاتب کے قیام کے سلسلے میں تین مہینوں کا خاکہ پیش ہوا، جسے منظور کیا گیا،صوبوں کے شریک ذمہ داروں نے اپنی ریاست کی طرف سے مجموعی طور پر 3515 مکاتب اور 80 نگراں سے متعلق عزائم پیش کیے۔

10. جولائی ماہ میں دفتر جمعیۃ علماء ہند میں مکتب کے معاونین کی دس روزہ ٹریننگ ہوگی۔ صوبائی ذمہ دار اس سے قبل ہی معاونین کی فہرست دفتر مرکزی دینی تعلیمی بورڈ کو ارسال فرمادیں۔

11. جمعیۃ علماء ہند کے نظریات و افکار پر خاکہ اور تربیتی پروگرام اور جمعیۃ علماء ہند کی خدمات پر ایک مختصر ڈاکیومینٹری تیار کی جائے۔

12. اڈیشہ کو جمعیۃ علماء مغربی بنگال گود لے گی اور منی پور و تری پورہ کو جمعیۃ علماء آسام گود لے گی۔

13. اگلی میٹنگ نومبر کے اخیر ہفتے میں انجار میں ہوگی (ان شاء اللہ)

جمعیۃ علماء ہند کے
چونتیسویں اجلاس عام کا اہم پیغام

نئی دہلی ۱۲ رفروری: جمعیۃ علماء ہند کے 34 ویں اجلاس عام کے اختتام کے بعد قوم کے نام جاری ایک پیغام میں کہا گیا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند مذہبی منافرت اور فرقہ واریت کو پورے ملک کے لیے نقصان عظیم تصور کرتی ہے جو ہماری دیرینہ وراثت سے میل نہیں کھاتی۔ یہ پیغام آج دہلی کے رام لیلا میدان میں لاکھوں کے مجمع کے سامنے جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے پڑھ کر سنایا، جہاں سبھی مذاہب کے رہ نما موجود تھے۔ اس سے قبل دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب نے باضابطہ عہد نامہ پیش کیا، جس کی لفظ بہ لفظ دوہرا کر پورے مجمع نے کھڑے ہو کر تائید کی۔ اس اجلاس کی صدارت صدر محترم جمعیۃ علماء ہند نے کی، رام لیلا میدان کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جہاں دو لاکھ لوگ موجود تھے۔ لوگوں نے عہد لیا کہ وہ مذہبی رہ نماؤں اور مقدس کتابوں کا کبھی اپمان نہیں کریں گے، ہنسا اور نفرت سے سماج کو آزاد کریں گے اور دیش کی رکشا، سرکشا، مان سمان اور اکھنڈتا کے لیے پریاس کریں گے۔

قوم کے نام جاری پیغام میں مزید کہا گیا کہ مختلف مذاہب کے درمیان دوستانہ اور برادرانہ رشتے ہمارے معاشرے کی قابل فخر اور پائیدار خصوصیات ہیں۔ ان رشتوں میں دراڑ پیدا کرنا قومی جرم ہے۔ تمام انصاف پسند جماعتوں اور ملک دوست اَفراد کو چاہیے کہ متحد ہو کر شدت پسند اور تقسیم کرنے والی طاقتوں کا سیاسی اور سماجی سطح پر مقابلہ کریں اور ملک میں بھائی چارہ، باہمی رواداری اور اِنصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہر ممکن جدوجہد کریں۔

پیغام میں بالخصوص نوجوانوں کو متنبہ کیا گیا کہ وہ ہمارے وطن کے داخلی اور خارجی

دشمنوں کے براہ راست نشانے پر ہیں، انھیں مایوس کرنے، بھڑکانے اور گمراہ کرنے کا ہر حربہ استعمال کیا جارہا ہے، انھیں نہ تو مایوس ہونا چاہیے اور نہ ہی صبر وہوش کا دامن چھوڑنا چاہیے۔ جو نام نہاد تنظیمیں اسلام کے نام پر جہاد کے حوالے سے انتہا پسندی اور تشدد کا پرچار کرتی ہیں وہ نہ ملک کے مفاد کے اعتبار سے اور نہ ہی مذہب اسلام کی رو سے ہمارے تعاون اور حمایت کی حق دار ہیں۔

اس کے برخلاف وطن کے لیے جاں نثاری، وفاداری اور حب الوطنی ہمارا ملکی ودینی فریضہ ہے، ہمارا دین اور ہمارا ملک سب سے پہلے ہے، یہی ہمارا نعرہ ہے بھارت تنوعات اور تکثیری معاشرے کا حامل خوبصورت ملک ہے، اس کی خصوصیات میں سے بڑی خصوصیت تمام افکار واعمال اور مراسم کے حامل لوگوں کو اپنی مرضی کی زندگی گزارنے اور نظریے پر چلنے کی آزادی ہے، اسے بچانے کے لیے گاندھی جی وغیرہ نے ان تھک کوششیں کی ہیں۔اس کے مدمقابل کبھی اسلام، کبھی ہندوتو اور کبھی عیسائیت کے نام پر جس جارحانہ فرقہ واریت کو فروغ دیا جارہا ہے، وہ ہرگز اس ملک کی مٹی اور خوشبو سے میل نہیں کھاتی۔ ہم یہاں یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ آر ایس ایس اور بی جے پی سے ہماری کوئی مذہبی یا نسلی عداوت ہرگز نہیں ہے بلکہ ہمارا اختلاف نظریے پر مبنی ہے۔ ہماری نظر میں بھارت کے سبھی مذاہب کے ماننے والے چاہے وہ ہندو ہوں، یا مسلمان یا پھر سکھ، بودھ، جین، عیسائی سبھی برابر کے شہری ہیں، ہم انسان کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور نہ نسلی برتری کو تسلیم کرتے ہیں۔ آر ایس ایس کے سرسنگھ چالک کے حالیہ ایسے بیانات کا جن سے باہمی میل جول اور قومی یک جہتی کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، ہم استقبال کرتے ہیں۔

عدالتوں کے موجودہ کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا گیا کہ کچھ عرصے سے یہ تاثر عام ہورہا ہے کہ عدالتیں ریاست کے دباؤ میں کام کررہی ہیں، یہ صورت حال ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ عدالت آزاد نہیں تو ملک بھی آزاد نہیں۔

پیغام میں بالخصوص ملک میں جاری پسماندہ مسلم کی بحث پر کہا گیا کہ اسلام کی واضح تعلیمات مساوات اور نسلی عدم تفریق پر مبنی ہیں، لیکن اس کے باوجود مسلمانوں میں پسماندہ

برادریوں کا وجود زمینی حقیقت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پسماندہ برادریوں کے ساتھ امتیازی سلوک مذہبی، اخلاقی اور انسانی نقطۂ نظر سے قابل مذمت ہے۔ اجلاس عام کے موقع پر ہم یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ جو زیادتیاں ذات پات کے نام پر ہوئی ہیں، ان پر ہمیں شرمندگی ہے اور ان کو دور کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم مسلمانوں میں معاشی، سماجی، تعلیمی ہر زاویے سے مساوات قائم کرنے کی ہر ممکن جد و جہد کریں گے۔ پسماندہ برادریوں کو ترقی دینے کے لیے سرکار نے ابھی حال میں جو بیان دیا ہے، اس کے لیے ہم ان کو مبارک باد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ان کی فلاح و بہبود کے لیے جلد عملی اقدامات کیے جائیں گے۔

معاشی ابتری، مہنگائی اور بیروزگاری ہمارے ملک کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ غریبی اور بے روزگای کی موجودہ شرح کو دیکھتے ہوئے ہماری ترقی کے تمام دعوے جھوٹے اور کھوکھلے ہیں۔ عورتوں کے حقوق کو لے کر پیغام دیا گیا کہ ہم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کے لیے اسلامی شریعت کے مقرر کردہ کوڈ کو عملی طور پر نافذ کریں۔ میراث کی تقسیم میں عورتوں کو محروم رکھنا، طلاق دینے اور نان ونفقہ کے سلسلے میں اسلامی احکام کی خلاف ورزی اور عام طور پر معاشرے میں ان کے ساتھ ناانصافی کے خلاف خود مسلمانوں کو پورے ملک میں تحریک چلانے اور ضروری اصلاحات کرنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ ہمارے پرسنل لاء میں مداخلت کی گنجائش نہ رہے۔

اس پیغام سے قبل ہندو، سکھ، عیسائی اور بدھ مذاہب کے قومی رہ نماؤں نے خطاب کیا۔ سوامی چدانند سرسوتی مہاراج، صدر پر مارتھ نکیتن رشی کیش نے مسائل کو مشترکہ طور سے حل کرنے کی دعوت دی۔ انھوں نے کہا کہ دو باتیں ہیں، ایک یہ ہے کہ ہم پیار سے جئیں اور دوسرا ہے کہ ہم لڑ کر جئیں، لیکن ہمارا تجربہ ہے کہ لڑ کر ہم نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ لڑنے کی وجہ سے ملک دو حصوں میں بٹ گیا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ ماضی کو بھلا دیں اور پیار و محبت سے رہیں۔ انھوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ان تنظیموں میں سے ہے کہ جب ملک کی تقسیم کی بات آئی، تو اس نے شدت سے مخالفت کی۔ آج کے دور میں ہمیں یکتا کی حفاظت کرنی ہے اور

اس دیش کی تقدیر اور تصویر بدلنی ہے۔ انھوں نے پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کی اور مولانا مدنی کے بیانوں کی جم کر تعریف کی۔

قبل ازیں امیر الہند مولانا سید ارشد مدنی صاحب نے کہا کہ 1400 سال سے ملک کے ہر گاؤں میں ہندو اور مسلمان ایک ساتھ رہ رہے ہیں۔ ان کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں ہوا اور نہ ہی کسی کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا گیا۔ انھوں نے کہا کہ اللہ نے آخری نبی کو سرزمین عرب پر بھیجا، اسی طرح سرزمین ہند پر پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کا نزول ہوا۔ آدم وہ پہلے آدمی تھے جو آسمان سے آئے۔ انھوں نے کہا کہ میں فرقہ واریت کے خلاف رہا ہوں اور یہ بھی مانتا ہوں کہ جو فرقہ پرست ہے وہ ملک دشمن ہے۔ ایسے میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ گھر، دکان، بازار، کھیت جہاں کہیں بھی ہوں محبت کا پیغام پھیلائیں۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک کو نفرت کے دور سے نکالے۔

دار العلوم دیو بند کے مہتمم مفتی ابو القاسم نعمانی دامت برکاتہم نے عوام سے اپیل کی کہ اجلاس کی تمام تجاویز کو پورے ملک میں پھیلائیں اور انھیں عملی جامہ پہنائیں۔ انھوں نے کہا کہ جتنے کام کیے جا رہے ہیں یہ سب تدابیر ہیں، تدابیر میں جان ڈالنے کے لیے ہمیں اللہ کو راضی کرنا ہے اور معاشرے کے اندر پھیلی ہوئی برائی کو مٹانے کی کوشش کرنا ہے۔

مولانا محمد سلمان بجنوری نائب صدر جمعیۃ علماء ہند و استاذ دار العلوم دیو بند نے کہا کہ اعلامیہ کے مطابق ہم سب کو کام کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ مختلف مذاہب والوں کو ڈائیلاگ میں حصہ لے کر اپنے مسائل کو حل کرنا چاہیے۔ انھوں نے بتایا کہ ڈائیلاگ ایک بڑی طاقت ہے، اسے نظر انداز کر کے آگے نہیں بڑھا جا سکتا۔ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب صدر جمعیت مرکزی اہل حدیث ہند نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمارا ملک آج جس نازک دور سے گزر رہا ہے، اس میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ملت کے دانشوران سر جوڑ کر اکٹھے ہوں اور ملک و ملت اور انسانیت کو درپیش مسائل سے متعلق خون جگر جلا کر اپنے اسلاف کے کارناموں کو سامنے رکھ کر حقیقی اقدام کریں۔

دار العلوم وقف دیو بند کے مہتمم مولانا سفیان قاسمی صاحب نے کہا کہ ملک کی جو

صورت حال ہے وہ بے حد تشویش ناک ہے، اس وقت جس بیدار مغزی کے ساتھ جمعیۃ علماء ہند نے قوم کی رہ نمائی کا کام کیا ہے، وہ قابل تعریف ہے، انھوں نے کہا کہ اپنی مرکزیت کو اپنے قول وفعل سے مضبوط کریں، کیوں کہ مرکزیت سے الگ رہ کر ہماری آواز بے معنی رہے گی اور نہ ہم کسی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ انھوں نے اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے جمعیۃ کی تجاویز کی تائید کی۔ انھوں نے کہا کہ حالات کوئی نئے نہیں بلکہ ہر دور میں آئے ہیں، لیکن اصحاب عزیمت نے ہر دور میں سہارا دیا۔ نائب امیر الہند مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری استاذ دارالعلوم دیوبند نے تلقین کی کہ مسلمانوں کو موجودہ حالات و مصائب سے گھبرانے کے بجائے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا چاہیے۔

جناب فرید نظامی صاحب درگاہ حضرت نظام الدین محبوب اولیاء نے آج کے اجلاس کے ایجنڈا کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے اوقاف کا تحفظ بہت ضروری ہے۔ آج ہمارے پاس چھ لاکھ سے زائد پراپرٹی ہیں، مگر حقیقت میں ان میں سے زیادہ اپنے مقصد میں استعمال نہیں ہو رہی ہیں۔ امیر الحسن نے اس ملک کو راہ دکھائیں گے، انھوں نے جمعیۃ کی طرف سے پیش کردہ لائحۂ عمل کی تائید کی۔ انھوں نے کہا کہ اس ملک میں مسلمانوں کی ایک شاندار تاریخ رہی ہے، اس لیے ہماری بہت بڑی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اچھا سے اچھا کردار پیش کریں۔

مولانا افتخار قاسمی صدر جمعیۃ علماء کرناٹک نے کہا کہ ہم لوگوں کو برادران وطن کے ساتھ مل کر نفرت کی بیج بونے والی طاقتوں کو ختم کریں۔ مفتی شمس الدین بجلی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء کرناٹک نے یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی مخالفت پر مبنی تجویز کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسلم پرسنل لاء بورڈ میں مداخلت ہے جو مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق قانون الٰہی میں ناقابل تغیر ہونے کی وجہ سے جہاں شریعت میں اس کی گنجائش نہیں ہے وہیں یہ جمہوری دستور وآئین کی روح اور مسلم حقوق کے لیے دی گئی ضمانتوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے اس لیے حکومت کو تنبیہ کی جاتی ہے۔

اچاریہ لوکیش منی دھرم گرو جین مندر نے اپنے تاثراتی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا

کہ بھارت سبھی مذاہب کا مجموعہ ہے، اس لیے یہاں اتفاق واتحاد کی بات ہوتی ہے اور ہم اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔

سردار پرم جیت سنگھ صدر گرودوارہ پر بندھک کمیٹی نے کہا کہ تقسیم ہند نے صرف نفرت ہی میں اضافہ کیا ہے، آج اس کو مٹانے کے لیے سب کو جدو جہد کرنی ہے۔ بھارتیہ سرو دھرم سنسد کے صدر گوسوجامی سوشیل جی مہاراج نے کہا کہ یہاں سب دھرموں کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ ہم سب ایک ہیں۔ اگر مسلمانوں پر آنچ آتی ہے تو ہم پر بھی آنچ آتی ہے اور ہم کو بھی دکھ ہوتا ہے- ملک کو کسی قیمت پر ٹوٹنے نہیں دیا جائے گا۔ مفتی مکرم جامع مسجد فتح پوری نے کہا کہ ہم مذہبی لوگ ہیں، ہم پر کسی سے جھگڑا نہیں ہے، بلکہ ہم تو ہر جھگڑے کے مخالف ہیں۔ مولانا انوار الرحمٰن رکن شوریٰ دار العلوم دیو بند نے تائیدی خطاب پیش کیا۔ جمعیۃ نے اپنی ایک تجویز میں اپیل کی کہ ملک کے صاحب ثروت افراد لڑکیوں کے لئے تعلیمی ادارے قائم کرنے پر خصوصی توجہ دیں۔ اس تجویز کو حاجی محمد ہارون صدر جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش نے پیش کیا۔ اس کی تائید مفتی شبیر احمد مفتی مدرسہ شاہی مراد آباد نے کی۔ ملک میں سدبھاؤنا کی تحریک چلانے پر مبنی تجویز کو پیش کرتے ہوئے مولانا محمد جاوید صدیقی قاسمی نے کہا کہ ملک میں نفرت وعداوت کو ختم کرنے کے لیے بین مذاہب اختلافی مسائل کو آپسی بات چیت سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری نے جمعیت یوتھ کلب، اور سبھی لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دیگر اہم حضرات جنھوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ان میں ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں صاحب سابق چیئرمین دہلی مائناریٹی کمیٹی، مولانا عبد الخالق صاحب مدراسی نائب مہتمم دار العلوم دیو بند۔ مفتی محمود بارڈولی صاحب ڈابھیل گجرات، جناب عبد الواحد انگارہ شاہ درگاہ اجمیر شریف، جناب اکال تخت ہرپریت سنگھ سری امرتسر، انل جوزف تھامس کوٹو، آرک بشپ دہلی، مولانا محمد ابراہیم صاحب صدر جمعیۃ علماء کیرالہ، مولانا کلیم اللہ قاسمی ناظم جمعیۃ یوپی، پی اے انعامدار، مولانا محمد مدنی وغیرہ شامل ہیں۔

میوات میں دو مسلم نوجوانوں کا وحشیانہ قتل

نئی دہلی ۱۸/فروری ۲۰۲۳ء: جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے میوات میں دو مسلم نوجوان جنید اور ناصر کے وحشیانہ قتل اور گاڑی میں اسے جلا دینے کے واقعات پر گہری تشویش اور سخت غم وغصہ کا اظہار کیا ہے اور اسے انسانیت سوز اور دہشت گردی سے تعبیر کرتے ہوئے مرکز اور ہریانہ کی سرکار سے مطالبہ کیا ہے کہ ملزموں کے خلاف یو اے پی اے کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اقلیتی طبقہ کا کوئی شخص اگر دو لفظ بول دیتا ہے تو اس پر دہشت گردی کے مقدمات عائد کیے جاتے ہیں۔ یہاں دو لوگوں کو مار کر جلا دیا گیا، مگر ملزمین پر معمولی دفعات عائد کی گئی ہیں، جو عدل و انصاف کے تئیں سرکار کے دوہرے کردار کو ظاہر کرتا ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ اس طرح کے ظالمانہ، وحشیانہ اور مکروہ عمل کو کسی بھی مہذب سماج بالخصوص بھارت جیسے عظیم جمہوری ملک میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ دستور اور آئین کے تئیں پابند منتخب سرکاروں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کو فوری طور سے روکے اور اس سلسلے میں ایک جامع تعزیراتی اقدامات کو لازمی بنائے، جیسا کہ خود سپریم کورٹ نے تمام حکومتوں کو ہدایت دی ہے۔ یہ انتہائی قابل مذمت ہے کہ اسی ہریانہ اور راجستھان کی سرزمین پر ماضی میں اکبر خان، جنید خاں، رکبر خاں، عمر، افرازل وغیرہ کی ماب لنچنگ میں پولس انتظامیہ اور راجستھان و ہریانہ سرکاروں کے رویے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان گئو رکشکوں اور دہشت گردوں کو محض پشت پناہی حاصل نہیں ہے بلکہ ان کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی بھی کی جارہی ہے اور یہ عناصر سرکاری سرپرستی میں کھلے عام لوگوں کو قتل کرتے ہیں، ان پر گولیاں برساتے ہیں، ویڈیو بنا کر ٹوئیٹر پر ڈالتے ہیں، پھر وہ پولس انتظامیہ کے ساتھ اپنا فوٹو کھینچ کر اپنی طاقت اور رعب کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ہریانہ کی سرکار اور پولس انتظامیہ ان کا بال بھی بیکا نہیں کرتیں بلکہ انتہائی بے شرمی اور خاموشی کا مظاہرہ کر کے ملک کے تکثیری، جمہوری اور سیکولر کردار کو داغ دار کر رہی ہیں۔

مولانا مدنی نے ایسے حالات میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ واقعہ میں مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور ان کے خلاف سخت سے سخت مقدمات قائم کیے جائیں، اس معاملے میں قصوروار پولس افسران کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جائے، اور پورے معاملے کی جوڈیشیل انکوائری کرائی جائے۔ نیز مرنے والوں کے اہل خانہ کی بازآبادکاری کے لیے معقول معاوضہ دیا جائے اور گھر کے کسی ایک فرد کو سرکاری نوکری دی جائے۔

اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری احقر محمد حکیم الدین قاسمی کی ہمراہی میں ایک وفد نے موضع گھاٹ میکا ضلع بھرت پور کا دورہ کیا جہاں متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کرکے ہر ممکن انصاف کی یقین دہانی کرائی۔ ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے گاؤں کے مجمع عام سے خطاب کیا اور ان کو صبر واستقامت کی دعوت دی۔ جمعیۃ علماء ضلع میوات نے یتیم بچوں وبچیوں کی تعلیم وتربیت کی مکمل ذمہ داری کا وعدہ کیا، ناظم عمومی نے بتایا کہ جنید کے چھ معصوم بچے ہیں، ساتھ ہی اس کے بھائی کے پریوار میں سات بچے ہیں، بھائی کی ذہنی حالت اتنی اچھی نہیں ہے، ان سب کی کفالت جنید کے ذمے ہے، اس حادثہ کے بعد اتنا بڑا پریوار بے سہارا ہوگیا ہے، اب ان کی مستقل پرورش کا معاملہ ہے، اس لیے بہی خواہ حضرات کو ان کی مدد کے لیے آگے آنا چاہیے۔ وفد میں ناظم عمومی کے ہمراہ مولانا غیور احمد قاسمی، مفتی ذاکر حسین قاسمی، مولانا محمد یحیٰ کریمی، مفتی محمد سلیم ساکرس، قاری محمد اسلم بڈیڈ، مفتی رضوان، مولانا عبیداللہ، ماسٹر قاسم، متھرا سے مولانا جمال الدین، ماسٹر محمد عابد، حافظ محمد یامین، ماسٹر محمد شبیر وغیرہ شامل تھے۔

ملیانہ میرٹھ میں مسلمانوں کے قتل عام معاملے میں عدالت کا فیصلہ مایوس کن

۳/ مارچ ۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے اتر پردیش کے میرٹھ ضلع میں واقع ملیانہ میں ۲۳/ مئی ۱۹۸۷ء کو ہوئے قتل عام معاملے میں عدالت کے فیصلے کو مایوس کن بتایا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ مقامی عدالت

کے ذریعہ ۳۵ر سالوں کے بعد بھی انصاف نہ دینا اور ملزمین کو بری کرنا نہ صرف ’جسٹس لیٹ‘ ہے بلکہ ’جسٹس ڈینائیڈ‘ کی بھی بدترین مثال ہے۔ واضح ہو کہ میرٹھ میں ہاشم پورہ۔ ملیانہ سانحہ بھارت کی تاریخ کا سب سے شرمناک واقعہ ہے جب ۲۲رمئی ۱۹۸۷ء کو ہاشم پورہ میں پولیس اور پی اے سی نے مسلمانوں کو گھر سے باہر کیا، گھر گھر تلاشی لی اور پھر مسلمانوں کو گولی مار کر ان کی لاشیں گنگ نہر اور ہنڈن ندی میں پھینک دیں۔

اس کے اگلے دن ملیانہ قتل عام ہوا، جہاں مبینہ طور سے پی اے سی کی 44ویں بٹالین کے کمانڈنٹ آر ڈی ترپاٹھی کی کمان میں 72 مسلمانوں کو مار دیا گیا تھا۔ اس قتل کے معاملے میں ایف آئی آر درج کی گئی، لیکن اس میں پی اے سی کارکنوں کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ ریاستی ایجنسیوں کی طرف سے کی گئی تحقیقات اور استغاثہ کی طرف سے ناقص چارج شیٹ تیار کرنے کی وجہ سے انصاف کی امید پوری نہ ہوئی۔

مولانا مدنی نے کہا کہ یہ ریاستی استغاثہ کی ناکامی اور سبھی سرکاروں کے ذریعہ مجرموں کی پشت پناہی کا مظہر ہے۔ ایسی مثالیں ملک کی تحقیقاتی ایجنسیوں کی خامیوں اور عدالتی نظام کی سست روی کو ظاہر کرتی ہیں، جب انصاف مانگنے والوں کی کئی پشتیں انصاف کے انتظار میں ختم ہو جاتی ہیں اور قاتل آزادی کے ساتھ اپنی پوری زندگی مکمل کرتا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اس سے ہمیشہ فسادیوں اور قاتلوں کو حوصلہ ملتا ہے اور ان کی شیطانی چالوں کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ مولانا مدنی نے اس معاملے میں امید ظاہر کی کہ موجودہ حکومت اس معاملے میں انصاف کے اپنے آئینی عہد کی تکمیل کرتے ہوئے عدالتوں کا رخ کرے گی اور اس معاملے کی دوبارہ تحقیقات کرکے اصل مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے گی۔

شب برأت کے موقع پر خصوصی اپیل

۶ر مارچ ۲۳ء کو شب برأت کے موقع پر ایک خصوصی اپیل جاری کی گئی، جو حسب ذیل ہے:

(۱) مسلمان شب برأت میں نوافل، تلاوت، ذکر واذکار کا اہتمام کرتے ہیں، لیکن یہ

واضح رہے کہ نفلی عبادتوں میں تنہائی اور خلوت مطلوب ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ انسان اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ لہذا نوافل وغیرہ تنہائی میں اپنے گھر یا مسجد میں ادا کر کے اس موقع کو غنیمت جانیں۔

(۲) یہ موقع شور و شغب، سڑک پر ہنگامہ آرائی، موٹر سائیکل پر گھومنے کا نہیں ہے، نیز اس رات میں پٹاخے پھوڑنا، آتش بازی کرنا سب خرافات ہیں۔ شیطان ان فضولیات میں انسان کو مشغول کر کے اللہ کی مغفرت اور عبادت سے محروم کر دینا چاہتا ہے اور یہی شیطان کا اصل مقصد ہے۔

(۳) اس بار برادران وطن کا تہوار ہولی بھی ایک ساتھ ہو رہا ہے، شر پسند عناصر اس کو منافرت پھیلانے اور سماجی کشیدگی پیدا کرنے کے لیے بھی استعمال کر سکتے ہیں، اس لیے پولس انتظامیہ کو امن وامان اور بھائی چارہ برقرار رکھنے کے لیے خصوصی انتظامات اور چوکسی برتنی چاہیے

(۴) عوام بالخصوص نوجوانوں کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ بھی ٹریفک قوانین کا احترام کریں اور امن برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

کرناٹک میں مسلم ریزرویشن ختم کیے جانے پر جمعیۃ علماء ہند کا ردعمل

۲۵/مارچ ۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے عین الیکشن سے قبل کرناٹک کی بی جے پی حکومت کی طرف سے کرناٹک میں مسلمانوں کی پسماندہ برادریوں کے لیے ۲۷/سالوں سے جاری ریزرویشن ختم کئے جانے کی سخت مذمت کی ہے اور اسے ملک کی جامع ترقیاتی پالیسی کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ یہ سرکار کی دورخی پالیسی کی غماز ہے کہ ایک طرف ملک کے وزیر اعظم پسماندہ مسلمانوں کی خیر خواہی کی باتیں کر رہے ہیں اور دوسری طرف ان کی سرکار کرناٹک میں مسلمانوں سے ریزرویشن چھین کر دوسرے طبقوں میں بانٹ رہی ہے۔

مولانا مدنی نے استدلال کیا کہ مختلف سرکاری اعداد وشمار اور کمیشنوں کی رپورٹ

سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ بھارت کے مسلمان معاشی اور تعلیمی طور پر انتہائی پسماندہ اور ترقی کے سب سے نچلے پائیدان پر ہیں، اس لیے معاشی پسماندگی کی بنیاد پر مسلمانوں سے زیادہ کوئی طبقہ ریزرویشن کا حق دار نہیں ہے۔ لیکن مذہب کو بنیاد بنا کر بی جے پی مسلمانوں کو ملک کے فوائد سے محروم کرتی رہی ہے، جب کہ کرناٹک میں خاص طور سے مذہب بنیاد نہیں ہے اور نہ ہی سبھی مسلمان اس سے استفادہ کرر ہے ہیں بلکہ ۱۲ر پسماندہ مسلم برادریاں ہی اس زمرے میں آتی ہیں۔

ان حقیقتوں کے باوجود کرناٹک سرکار کے ذریعہ مسلمانوں سے ریزرویشن ختم کر کے وہاں کی وکالیگا اور لنگایت برادریوں کے ریزرویشن میں اضافہ کیا جانا الیکشنی موقع پرستی اور منہ بھرائی کی بدترین مثال ہے جس کا ایک مقصد دو طبقوں کے درمیان اختلاف اور دوری پیدا کرنا بھی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند ملک کی جامع ترقی اور سبھی طبقات کے ساتھ انصاف کی علم بردار جماعت ہے، وہ اس طرح کی ناانصافی کو ہرگز پسند نہیں کرسکتی، لہٰذا اس سلسلے میں عدالتی چارہ جوئی کے لیے جلد اقدامات کیے جائیں گے۔

رام نومی کے موقع پر فساد

۳را پریل ۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے رام نومی جلوس کے موقع پر ملک کے مختلف حصوں میں فساد ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور اس سلسلے میں مرکزی سرکار اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ بلاتفریق مذہب وملت فسادی عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے اور ماضی کے تجربات کی روشنی میں لاء اینڈ آرڈر کے نظام کو مزید چوکس اور فعال بنایا جائے، نیز متاثرہ لوگوں کو معقول معاوضہ دیا جائے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ۱۹۷۹ء میں رام نومی جلوس کی آڑ میں شرپسندی کی وجہ سے جمشید پور میں بھیانک فساد ہوا تھا، اس کے بعد ہر سال ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال بھی وسیع پیمانے پر اس طرح کی شرپسندی ہوئی تھی، لیکن سرکاروں نے ان سے کوئی نصیحت حاصل نہ کی اور اصل قصورواروں کو پکڑنے کے

بجائے یک طرفہ گرفتاریوں اور کارروائیوں کی قدیم روایات کو برقرار رکھا۔

مولانا مدنی نے کہا کہ اس سال جو کچھ ساسارام، بہار شریف، نالندہ بہار، ہاوڑہ مغربی بنگال، بڑودہ گجرات، جلگاؤں، اورنگ آباد مہاراشٹر اوغیرہ میں رونما ہوا ہے، وہ اس ملک کے پرامن شہریوں کے لیے سوہان روح ہے۔ کسی بھی مذہب کے تہوار کا مقصد خوشی منانا اور خوشی بانٹنا ہوتا ہے، لیکن یہاں اس کے برعکس ہو رہا ہے۔ اس لیے سرکاروں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ تہوار کے موقع پر ہونے والے ان واقعات اور ان کے اسباب کا ایماندارانہ جائزہ لیں تا کہ مستقبل میں نہ صرف انھیں دوبارہ رونما ہونے سے روکا جائے بلکہ اقدامی کارروائیوں کے ذریعہ اس کی بنیادوں کو ختم کر دیا جائے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند ہمیشہ یہ کہتی رہی ہے کہ فسادات کے لیے مقامی پولس انتظامیہ کو جواب دہ ٹھہرایا جائے۔ اس کے لیے باضابطہ انسداد فساد قانون کا ڈرافٹ بھی تیار ہوا تھا، لیکن سرکاروں کی سرد مہری کی وجہ سے یہ قانون پارلیمنٹ میں پیش نہ ہو سکا، جس کا نتیجہ آج ہم سب بھگت رہے ہیں۔

##ساندل گاؤں کے زخمی نمازیوں سے ملاقات

۱۱/اپریل ۲۰۲۳ کو صدر محترم جمعیۃ علماء ہند کی ہدایت پر جمعیۃ علماء ہند کا ایک وفد جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء متحدہ پنجاب مولانا یحییٰ کریمی کی قیادت میں سونی پت کے ساندل کلاں میں نمازیوں پر ہوئے حملے کی تحقیقات اور متاثرین کی دادرسی کے لیے پہنچا۔ واضح ہو کہ ساندل کلاں گاؤں میں مقامی شرپسندوں نے عین تراویح کی نماز کے دوران جب کہ لوگ سجدے میں تھے لاٹھی ڈنڈے اور دھاردار اسلحہ سے حملہ کر دیا جس کی وجہ سے دس سے بارہ نمازی بری طرح زخمی ہو گئے، زخمی ہونے والوں میں عورتیں، بچے اور بوڑھے بھی شامل ہیں۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے، لیکن اس کے باوجود اکثریتی طبقہ کے اس گاؤں میں جہاں محض 15 گھر مسلمانوں کے ہیں، وہاں کے مسلمان خوف زدہ اور ڈرے ہوئے ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے سب سے پہلے سونی پت کے سول ہسپتال میں زیر علاج

اللہ مہر سے ملاقات کی جن کی عمر 84 سال ہے۔انھوں نے بتایا کہ بغیر کسی جھگڑے اور تناؤ کے ان شر پسندوں نے ان پر اور ان کے دیگر ساتھی نمازیوں پر حملہ کر دیا،ہمیں اس کا بالکل احساس نہیں تھا،حملہ آور ہمارے پڑوسی ہیں، ہمارے سامنے بڑے ہوئے، ہمارے بچوں کی طرح تھے، جب ملک تقسیم ہوا، بڑی تعداد میں لوگ ہجرت کر گئے،لیکن میں نے اس دھرتی کو چنا، میں آج 84 سال کا ہو گیا ہوں، ان میں سے بہت سارے لوگوں کے دادا پردادا کی عمر کا ہوں، میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میرے ساتھ اپنے وطن میں ایسا ہوگا، آج میرا ہاتھ توڑ دیا گیا لیکن اس سے زیادہ میرا دل زخمی ہے۔

جمعیۃ کے وفد نے ان کا حوصلہ بڑھایا اور امید ظاہر کی کہ ظالموں کو سخت سزا ملے گی۔

اس کے بعد جمعیۃ کے وفد نے پی جی آئی خان پور کلاں کا دورہ کیا جس میں شدید زخمی زیر علاج ہیں، وہاں پر وفد کی ملاقات اشتیاق علی، صابر علی، زلیخا زوجہ اشتیاق، نرگس، زرینہ زوجہ صابر علی، علی تاب سے ہوئی۔ یہ سب شر پسندوں کے حملے میں شدید طور سے زخمی ہیں۔ اشتیاق علی 63 سال کے ہیں اور یومیہ مزدور ہیں، انھوں نے بتایا کہ نہ صرف یہ کہ مسجد اور نمازیوں پر حملہ کیا گیا بلکہ قرآن مجید کو پھاڑ دیا اس کے بعد ہمارے گھروں پر بھی ان لوگوں نے حملہ کیا، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو مارا۔

آج ہم بہت بے بس ہیں، گرچہ ملزموں کو جیل کے اندر بند کر دیا گیا ہے لیکن اس گاؤں میں ہمارا مستقبل اب کیا ہے، جہاں ہم چھوٹی سی مسجد میں پانچ وقت کی نماز ادا کرتے تھے اور ہم میں سے بہت سارے لوگ بہت غریب ہیں۔اس موقع پر ایک زخمی خاتون نے بتایا کہ میں اپنے بھائی کو بچانے کے لیے اس کے بدن پر گر گئی، تو شر پسندوں نے میرے اوپر بھی لاٹھی برسائی، جس سے میری ہڈی ٹوٹ گئی، اس نے بتایا کہ ان کا حملہ اتنا وحشیانہ تھا کہ محسوس ہوا کہ وہ ہمیں مٹا دینا چاہتے ہیں۔

وہاں زیر علاج علی تاب پہلے سے ہی کافی دنوں سے بیمار چلا آ رہا تھا، شر پسندوں نے اس کے پاؤں پر اس طرح حملہ کیا ہے کہ اب طویل عرصے تک اس کا اٹھنا، چلنا پھرنا مشکل ہے، تاب کو پہلے سے ٹی وی جیسی مہلک بیماری ہے اور اس کا علاج بھی چل رہا تھا،

قائد وفد نے اس کی مالی مدد بھی کی۔ وفد نے لوگوں کو ایمان پر قائم رہنے اور صبر کی تلقین کی۔

اس موقع پر مولانا یحییٰ کریمی نے یقین دلایا کہ اس واقعے کی مکمل رپورٹ صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب کی خدمت میں پیش کی جائے گی اور ضرورت پڑنے پر وزیر اعلیٰ کو خط لکھ کر متوجہ کیا جائے گا۔ انھوں نے انتظامیہ سے امن و امان بحال رکھنے اور متاثرہ خاندانوں کو معاوضہ دلانے کا مطالبہ کیا، نیز یہ مطالبہ بھی کیا کہ حملہ آوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور مصالحت اور نرمی کی غیر ضروری تجویز نہ رکھی جائے۔ جمعیۃ کے وفد میں قائد مولانا یحییٰ کریمی کے علاوہ مولانا عظیم اللہ صدیقی قاسمی دفتر جمعیۃ علماء ہند، حاجی اکرام صدر جمعیۃ علماء پانی پت، مولانا ناظر کریمی، مولانا ساجد قاسمی اور مقامی عالم دین مولانا قاری زاہد حسین شامل ہیں۔

دفعہ 341 کے سلسلے میں سپریم کورٹ میں عرضی

نئی دہلی، 12 اپریل: دلت سے مسلمان ہونے والوں کو دفعہ 341 کے تحت ملنے والے فوائد سے محروم کیے جانے کے 73 سال بعد سپریم کورٹ میں ایک بار پھر انصاف دلانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب کی طرف سے ایک عرضی سپریم کورٹ میں داخل کی گئی جس پر سماعت ہوئی۔ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے سینئر وکیل سی یو سنگھ اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ ایم آر شمشاد پیش ہوئے۔

اس سلسلے میں جمعیۃ علماء ہند نے اپنی عرضی میں جسٹس رنگناتھ مشرا کمیشن کا حوالہ دیا تھا، جس میں مسلمانوں اور دلت عیسائیوں کو درج فہرست ذاتوں (ایس سی) کی فہرست میں شامل کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ حالاں کہ حکومت ہند نے رنگاناتھ مشرا کمیشن کی مخالفت کی۔ سرکار نے اپنے حلفیہ بیان میں کہا کہ رنگناتھ مشرا کمیشن کی رپورٹ میں خامی ہے، اس لیے حکومت نے اسے تسلیم نہیں کیا ہے۔ جہاں تک ریزرویشن دینے کا مسئلہ ہے تو اس سلسلے میں سرکار نے کے جی بالا کرشنن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو دو سال میں رپورٹ پیش کرے گی، سپریم کورٹ کو اس رپورٹ کا انتظار کرنا چاہیے۔

اس پر سپریم کورٹ نے بدھ کو ایک زبانی تبصرے میں کہا کہ رنگناتھ مشرا کمیشن کی رپورٹ، جسے سرکار تسلیم نہیں کر رہی ہے، اس سے متعلق ایک آئینی سوال ہے جس کا فیصلہ ہونا ہے کہ کیا اس رپورٹ میں دیے گئے اعداد و شمار پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟

عدالت نے کہا کہ اس معاملے میں قانونی سوال یہ بھی ہے کہ کیا کہ سپریم کورٹ مداخلت کر کے کسی اور طبقہ کو اس دفعہ میں شامل کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟ پورے معاملے کو تفصیل سے سننے کا ذہن بناتے ہوئے عدالت نے کیس کی اگلی سماعت 11 جولائی کو کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بدھ کے روز، جسٹس ایس کے کول کی سربراہی میں تین ججوں کی بنچ نے دلت عیسائیوں اور دلت مسلمانوں کے لیے ایس سی زمرے کے لیے ریزرویشن سے متعلق طویل عرصے سے زیر التوا درخواستوں کی سماعت کے دوران یہ مسئلہ اٹھایا۔ بنچ کے ارکان میں جسٹس اے امان اللہ اور جسٹس اروند کمار بھی شامل ہیں۔

ایک درخواست گزار کے وکیل پرشانت بھوشن نے 2011 میں پاس کیے گئے حکم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس میں آئینی سوالات کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ جس میں یہ سوال بھی شامل تھا کہ کیا ہندو، سکھ اور بدھ مت کے علاوہ کسی اور مذہب کی پیروی کرنے والوں کو درج فہرست ذات کے لیے آئین کے پیرا 3 میں دیے گئے شیڈول کاسٹ آرڈر 1950 کے فوائد سے محروم کیا جا سکتا ہے، نیز کیا یہ آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔ اس لیے حکومت کے ذریعہ ٹال مٹول کے مقصد سے قائم کردہ نئے کمیشن کا ہمیں انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ سینئر وکیل سی یو سنگھ نے دلیل دی کہ محض حکومت کا یہ کہنا کہ اس نے ایک اور کمیشن تشکیل دیا ہے بے معنی بات ہے۔ ایسی باتوں سے حکومت کا منفی رویہ ظاہر ہوتا ہے اور حکومت آئینی حقائق پر بات کرنے سے گریز کرنے کا ایک بہانہ تلاش کر رہی ہے۔

اس سلسلے میں آج نئی دہلی میں جمعیۃ علماء ہند کے قانونی معاملات کے نگراں نیاز احمد فاروقی ایڈوکیٹ سپریم کورٹ نے کہا کہ آئین کی بنیادوں کا تحفظ ہر شہری کا فرض بنتا ہے، اس لیے جمعیۃ علماء ہند نے مذکورہ معاملے میں عدالت کا رخ کیا ہے۔ یہ تفریق پر مبنی حکم نامہ ہے، اس لیے عدالت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس تفریق کو جلد ختم کر دے گی۔

پولس نگرانی میں عتیق احمد کا قتل

۱۶ اپریل ۲۰۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے اتر پردیش کے الٰہ آباد میں پولس کی حفاظت کے باوجود عتیق احمد اور ان کے بھائی کے وحشیانہ قتل کو لاء اینڈ آرڈر اور اسٹیٹ مشینری کی مکمل ناکامی بتایا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جو کچھ وہاں پیش آیا، وہ ملک اور انسانیت کے لیے شرمناک ہے۔ اگر اس ملک میں قانون کی پاسداری نہیں ہوگی، تو ہر طرف انارکی پھیل جائے گی اور شر پسندی اور خون خرابے کا راج قائم ہو جائے گا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اگر کوئی مجرم ہے تو اس کے جرم اور سزا کا فیصلہ عدالت کرے گی، قانون کو ہاتھ میں لینا چاہے وہ پولس کے ذریعہ ہو یا عوام کے ذریعہ جمہوریت اور آئین کی تحقیر اور خود میں ایک مجرمانہ عمل ہے۔

مولانا مدنی نے مطالبہ کیا کہ اس پورے معاملے کی سپریم کورٹ کی نگرانی میں تحقیق کی جائے اور جو لوگ اس میں ملوث ہیں ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ مولانا مدنی نے اس واقعہ کے مابعد لوگوں میں پیدا شدہ بے چینی اور عدم اعتماد کی فضا کے تناظر میں ملک کے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو متوجہ کیا کہ وہ اس کے تدارک کے لیے ہر ممکن ضروری اقدام کریں۔ مولانا مدنی نے لوگوں سے بھی اپیل کی کہ وہ امن و امان بنائے رکھیں اور کسی بھی حالت میں انارکی کا حصہ نہ بنیں۔

ہم جنسی کی شادی کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی

۱۸ اپریل ۲۰۲۳ء کو سپریم کورٹ میں چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ کی قیادت میں پانچ رکنی آئینی بنچ کے سامنے ہم جنس پرستوں کی شادی کا مسئلہ زیر بحث رہا۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم کی طرف سے سینئر وکیل جناب کپل سبل نے کہا کہ ایسی شادیوں کے برے اثرات مرتب ہوں گے۔ مسٹر سبل نے عدالت کو بتایا کہ یہ مسئلہ دیگر عائلی قوانین مثلاً وراثت، جانشینی، گود لینے

اور مختلف کمیونٹیز کی پرسنل لاز کو بھی متاثر کرے گا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اگر عدالت اس معاملے کو سننا چاہتی ہے تو تمام ریاستی حکومتوں کو اس معاملے میں فریق بنایا جائے اور ان کی بات بھی سنی جائے۔ آخر میں مسٹر سبل نے یہ بھی واضح کیا کہ عدالتوں کو اس معاملے میں نہیں پڑنا چاہیے، کیوں کہ پارلیمنٹ یا ریاستی اسمبلیاں قانون بنانے کی مجاز ہیں۔ اس مقدمے میں جمعیۃ کے وکیل کپل سبل کو ایڈوکیٹ ایم آر شمشاد اور ایڈوکیٹ نیاز احمد فاروقی اسسٹ کر رہے ہیں۔

مذکورہ گزارشات سننے کے بعد، دوسرے فریق نے یہ واضح کیا کہ اگر ایسا ہے تو پرسنل لاء کے مسائل پر تجاوز نہیں کیا جائے۔ کچھ غور وخوض کے بعد، عدالت نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ کسی بھی مذہبی فرقے کے پرسنل لا کے معاملے کو یہاں زیر بحث نہیں لائے گی اور اس مسئلے کا تجزیہ اسپیشل میرج ایکٹ 1955 کے پس منظر میں کیا جائے گا۔ اس معاملے پر عدالت نے مسٹر سبل سے گزارش کی کہ وہ تمام پٹیشنرز اور مرکزی حکومت کے دلائل پیش ہونے کے بعد آخری مرحلے میں عدالت کی مدد کریں۔ بعدہ عرضی گزار کے سینئر وکیل مکل روہتگی نے مذکورہ مسئلہ پر اپنی دلیلیں پیش کیں۔ اس درمیان عدالت اور مرکزی سرکار کے وکیل کے درمیان کافی گرما گرم بحث ہوئی۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کا استقبال

۱۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کو سپریم کورٹ نے اپنے اہم تاریخی فیصلے میں ہم جنس پرستوں کی شادی کو قانونی حیثیت دینے کی اپیل مسترد کردی۔ پانچ ججوں پر مشتمل بنچ نے اپریل اور مئی کے درمیان فریقین کے دلائل سننے کے بعد آج اس بارے میں فیصلہ سنایا ہے۔ اس معاملے میں جمعیۃ علماء ہند بھی ایک فریق تھی۔ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے معروف وکیل کپل سبل نے سماجی اور مذہبی نقطہ نظر سے ٹھوس دلائل پیش کیے تھے اور اول مرحلے میں عدالت کو قائل کیا تھا کہ ایسی شادی کی کسی بھی مذہب میں اجازت نہیں ہے، اس لیے پرسنل لاء کے تحت اس پر غور نہ کیا جائے، چنانچہ عدالت نے طے کیا تھا کہ اس شادی کے سلسلے میں بحث

صرف اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت ہوگی۔ سبل نے کہا تھا کہ ایسی شادیوں کے برے اثرات مرتب ہوں گے، یہ مسئلہ دیگر عائلی قوانین مثلاً وراثت، جانشینی، گود لینے اور مختلف کمیونٹیز کی پرسنل لاز کو بھی متاثر کرے گا۔ اس مقدمے میں جمعیۃ کے وکیل کپل سبل کو ایڈوکیٹ ایم آر شمشاد اور ایڈوکیٹ نیاز احمد فاروقی اسسٹ کررہے تھے۔

آج فیصلہ سناتے ہوئے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ اس معاملے کا فیصلہ کرنا عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے اور پارلیمنٹ کو شادی سے متعلق قوانین وضع کرنے چاہییں۔ سماعت کے دوران پانچ ججوں پر مشتمل آئینی بنچ نے تسلیم کیا کہ صرف ایک قانون میں تبدیلیاں لانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ طلاق، گود لینے، وراثت جیسے تقریباً 35 دیگر قوانین موجود ہیں، جن میں سے اکثر مذہبی ذاتی قوانین کے دائرے میں آتے ہیں۔ چیف جسٹس چندر چوڑ کا کہنا تھا کہ اس بات پر ایک حد تک اتفاق اور عدم اتفاق ہے کہ ہم، ہم جنس شادیوں کے حوالے سے کہاں تک جاسکتے ہیں۔ جسٹس چندر چوڑ کے ساتھ دو دیگر ججوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ عدالت ہم جنس پرستوں کی شادیوں کو قانونی جواز فراہم نہیں کرسکتی اور نہ عدالت اسپیشل میرج ایکٹ (SMA) کی دفعات میں ردو بدل کرسکتی ہے۔ یہ ایک سیکولر قانون ہے جو بین ذات اور بین المذاہب شادیوں کی سہولت کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ عدالت کا خیال ہے کہ مقننہ یا پارلیمنٹ کو ہم جنس شادی کی اجازت دینے اور نہ دینے کا فیصلہ کرنا چاہیے۔ تاہم جسٹس چندر چوڑ نے کہا کہ ریاست کو ہم جنس جوڑوں کو کچھ قانونی تحفظات فراہم کرنے چاہئیں۔ اس کے لیے انھوں نے یہ دلیل دی کہ ہم جنس پرست جوڑوں کو دیے گئے 'فوائد اور خدمات' سے انکار کرنا ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

یاد رہے کہ سپریم کورٹ ہم جنس پرستوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں کی طرف سے دائر 18 سے زیادہ درخواستوں کے مشترکہ کیس کی سماعت کررہی تھی جس میں درخواست گزاروں کا کہنا تھا کہ شادی نہ کرنے کی وجہ سے وہ 'دوسرے درجے کے شہری' بن رہے ہیں۔ سپریم کورٹ کے پانچ ججوں پر مشتمل بنچ نے اپریل اور مئی میں کیس کی تفصیل سے

سماعت کی۔عوامی مفاد میں اس عدالتی کارروائی کو لائیو اسٹریم کے ذریعے براہ راست نشر کیا گیا۔پانچ ججوں میں چیف جسٹس کے علاوہ جسٹس سنجے کشن کول، رویندر بھٹ، ہیما کوہلی اور پی ایس نرسمہا شامل تھے۔

دہلی فساد میں چار افراد بری

۲۵/مئی ۲۳ء کو دہلی فساد کے الزام میں چار ملزمین کو کڑکڑ ڈوما کورٹ نے شمال مشرقی دہلی کے برج پوری روڈ اور بھاگرتی وہار میں ہوئے فساد، لوٹ مار اور غیر قانونی مجمع کرنے کے واقعات سے بری کر دیا۔جن چار افراد راشد راجہ، شاہ رخ، شعیب عرف چھوٹو اور شاہنواز کو بری کیا گیا، ان پر گوکل پوری تھانے میں 85 / 20 کے تحت ایف آئی آر درج تھی، 427,380,149,148,147 دفعات کے تحت مقدمات درج تھے۔اس سلسلے میں عدالت میں دو چشم دید گواہ پیش ہوئے، ایک گواہ منحرف ہو گیا، جب کہ دوسرے گواہ نے کسی اور مسئلے میں چشم دید ہونے کا اقرار کیا، جس کا مذکورہ معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔عدالت نے ثبوتوں کے فقدان کی بنیاد پر ان کو بری کر دیا۔ان ملزمین میں سے شاہنواز کو چھوڑ کر مذکورہ بالا تینوں کی طرف سے گزشتہ تین سالوں سے جمعیۃ علماء ہند عدالت میں پیروی کر رہی ہے۔

اڈیشہ ٹرین حادثہ

۳/جون ۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے اڈیشہ کے بالاسور میں ہوئے ٹرین حادثے پر گہرے دکھ اور قلق کا اظہار کیا اور سرکار کو متوجہ کیا کہ حادثے کے اسباب سے متعلق ایماندارانہ انکوائری کرائی جائے اور جو بھی خامیاں ہیں، ان کی اصلاح کی جائے، نیز جو لوگ زخمی ہیں ان کے لیے بہتر علاج و معالجہ کا بندوبست کیا جائے۔مولانا مدنی نے اس موقع پر مرنے والوں کے اہل خانہ سے یک جہتی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے اور جو لوگ زخمی ہوئے ہیں ان کی جلد صحت یابی کی دعاء کی۔

اس درمیان جمعیۃ علماء اڈیشہ کے ذمہ داران متاثرین کی ہر ممکن مدد کر رہے ہیں اور زخمیوں کو ہسپتال تک پہنچانے کے عمل میں تعاون کر رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اڈیشہ کا ایک وفد

کٹک کے سول ہسپتال میں خیمہ زن ہے، جہاں اس وقت دوسو کے قریب مریض زیر علاج ہیں اور زخمیوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ جائے وقوع سے لوگوں کو ہسپتال لے جانے کے لیے جمعیۃ کی طرف سے مزید ایمبولینس مہیا کرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جمعیۃ علماء اڈیشہ کے جنرل سکریٹری مولانا اکرم تقی نے بتایا کہ جمعیۃ کے وفد نے کٹک ہسپتال میں زخمیوں کی عیادت کی، یہ واقعہ بہت ہی افسوس ناک ہے، کئی لوگ تو ہسپتال میں ہیں، لیکن اپنے ساتھی رشتہ دار کی زندگی کے بارے میں ان کو کچھ پتہ نہیں۔ اس کے علاوہ جمعیۃ کا ایک وفد جائے وقوع پر بھی پہنچا۔ ہسپتال میں جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء اڈیشہ کے علاوہ مفتی فیض الباری ناظم جمعیۃ علماء ضلع کھوردہ، حافظ فخر الدین مہتمم مدرسہ فیض القرآن، مولانا سعد غزالی قاسمی، جناب شکیل وغیرہ موجود رہے۔

درگاہ اجمیر شریف کو بدنام کرنے والی فلم پر پابندی کا مطالبہ

۴؍جون ۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم نے اجمیر ۹۲ کے نام سے جاری ہونے والی فلم کو سماج میں پھوٹ ڈالنے سے تعبیر کیا۔ انھوں نے کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ ہندو مسلم اتحاد کی مثال اور لوگوں کے دلوں پر راج کرنے والے 'حقیقی سلطان' تھے۔ ایک ہزار سال سے آپ، اس ملک کی پہچان ہیں اور آپ کی شخصیت امن کے پیغامبر کے طور پر معروف ہے۔ ان کی شخصیت کی توہین یا تحقیر کرنے والے خود رسوا ہوئے۔ اس لیے میرا مرکزی سرکار سے مطالبہ ہے کہ ایسی فلم پر پابندی لگائی جائے اور جو لوگ سماج کو بانٹنے کی کوشش کررہے ہیں ان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ آزادئ اظہار رائے ایک بہت بڑی نعمت اور کسی بھی جمہوریت کی اصلی طاقت ہے، لیکن اس کی آڑ میں ملک کو توڑنے والے خیالات اور نظریات کو فروغ نہیں دیا جاسکتا اور نہ ہی یہ ہمارے ملک کے لیے مفید ہے۔ موجودہ وقت میں جس طرح سے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو نشانہ بنانے کے لیے فلموں، ڈاکیومینٹری وغیرہ کا سہارا لیا جارہا ہے، وہ اظہار رائے کی آزادی کے عین خلاف اور ایک مستحکم ریاست کے عزائم کو پامال کرنے والا ہے۔

اتر کاشی کے فرقہ وارانہ حالات پر وزیر داخلہ کو مکتوب

۱۳/جون ۲۳ءکو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے اتر کاشی اتراکھنڈ میں فرقہ پرست افراداور جماعتوں کی طرف سے مسلم کمیونٹی کے اخراج کی کھلے عام دھمکی اوراس پر عمل درآمد کرانے کی کوشش پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔مولانا مدنی نے اس سلسلے میں ۶/جون کو وزیر داخلہ حکومت ہندامت شاہ اورصوبہ اتراکھنڈ کے وزیر اعلی پشکر سنگھ دھامی کو خط لکھ کر متوجہ کیا کہ تفرقہ پھیلانے والی قوتوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور بھارت کے شہریوں کے جان ومال کے تحفظ کی آئینی ذمہ داری پوری کی جائے۔مولانا مدنی نے کہا کہ اتراکھنڈ امن وامان اورفرقہ وارانہ ہم آہنگی کے حوالے سے ایک مثالی ریاست رہی ہے، جو کچھ اتراکھنڈ کے اتر کاشی میں ہورہا ہے، اس سے ریاست کے اندرخوف اور دوفرقوں کے درمیان دشمنی کو ہوا دینے کی مہم کی گہرائی کا پتہ چلتا ہے، نیز ارباب اقتدار کی غیر ذمہ داری بھی ظاہر ہوتی ہے کہ انھوں نے وقت رہتے ہوئے ایسی اشتعال انگیزیوں پر کارروائی نہیں کی۔یہی وہ اتراکھنڈ کی سرزمین ہے جہاں دھرم سنسد منعقد کرکے مسلمانوں کے قتل عام کی دھمکی دی گئی تھی،جن لوگوں نے ایک سال قبل یہ پروگرام منعقد کیا تھا، وہ نہ صرف قانون کی گرفت سے باہر ہیں، بلکہ موجودہ واقعہ میں بھی نفرت انگیزی اور دھمکی دینے والوں میں شامل ہیں، جو کھلے عام پوسٹر لگا کر اور ویڈیو جاری کرکے ایک خاص کمیونٹی کو دھمکی دے رہے ہیں اورریاست کی پولس انتظامیہ محض خانہ پری سے کام لے رہی ہے۔خط میں حکومت کو متوجہ کیا گیا کہ 15 جون 2023 کومنعقد ہونے والی مہا پنچایت پر پابندی عائد کی جائے اور جولوگ وہاں موجود ہیں، ان کو تحفظ فراہم کیا جائے۔مولانا مدنی نے مکتوب میں کہا ہے کہ جس طرح کے حالات پیدا ہوئے ہیں، ان کی روک تھام کے لیے بلاتاخیر مؤثر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری احقر محمد حکیم الدین قاسمی نے متاثرہ علاقہ کے ایس پی سے فون پر بات چیت کی اور مطلوبہ تحفظ فراہم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مختلف مذاہب کے لوگوں کا اجتماع

نئی دہلی 15 جون 2023 : جمعیۃ علماء ہند کے صدر دفتر میں واقع مدنی ہال میں کل مذاہب پر مشتمل شخصیات خاص کر سناتن دھرم کے مذہبی رہ نماؤں کی ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ نفرت و بھید بھاؤ سے ملک میں منفی ماحول پنپتا ہے جس سے ملک کی ترقی وانسانی تحفظ کو بڑا نقصان ہوتا ہے۔ مولانا مدنی نے ملک میں فرقہ وارانہ ماحول کی بہتری کے لیے نفرت کے اسباب کو ختم کرنے اور سبھی طبقات کی مشترکہ جدوجہد پر زور دیا۔ انھوں نے سد بھاؤنا کے قیام کو راشٹر کا مسئلہ بتایا اور کہا کہ ہم مختلف تہذیبوں اور طرز حیات کی نمایندگی کرتے ہیں اور یہی ہمارے ملک کی شناخت اور انفرادیت ہے۔ ہمیں اپنی ان مختلف شناختوں کو قبول کر کے ہی آگے بڑھنا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آج جو ملک میں حالات پیدا ہو رہے ہیں، ان کو درست کرنے کے لیے ہمیں اپنی سماجی ذمہ داری پوری کرنی پڑے گی اور سماج کو مستحکم کرنے کے لیے راہ راست سے ہٹے ہوئے لوگوں کو سمجھانا پڑے گا۔

اس موقع پر سوامی چندر دیو جی مہاراج نے کہا کہ آپسی غلط فہمیاں اسی طرح ساتھ بیٹھنے سے دور ہوں گی۔ مذہبی رہنماؤں کے ساتھ بیٹھنے سے ملک میں امن وسلامتی کے قیام و استحکام میں ضرور مدد ملے گی۔ سوامی وشوا آنند جی مہاراج نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ جناب مولانا سید محمود مدنی صاحب کی قیادت میں ہم سب ساتھ ملکر ملک میں سد بھاؤنا کو مضبوط کریں گے۔

سوامی سریندر پوری جی مہاراج نے کہا یہ انسانیت کے خلاف ہے کہ ایک خدا کے بندے ایک دوسرے سے نفرت کریں، آچاریہ وجے جی مہاراج نے کہا کہ چند لوگوں کی وجہ سے جو ملک میں نفرت وتعصب کی باتیں کرتے ہیں ہندو مسلم کے بیچ دوریاں بڑھی ہیں۔ دیگر اظہار خیال کرنے والوں میں سشیل کھنا جی مہاراج دوارکا موڑ، بھودیو شرما جی شاہدرہ بارڈر دہلی، نوین شرما جی نجف گڑھ دہلی، امت کمار آئی اے راجندر پلیس سردار

ہروندر سنگھ جی، ایس رضوان منصوری جی نورتھ ایسٹ دہلی، کے کے شرما جی ایسٹ دہلی، تیج پال سنگھ جی باغپت، اقبال سنگھ جی بڑوت، نیلم جی جنک پوری، نیتو جھا جی گاندھی نگر، دہلی راجیش شرما سیوادار کرن سنگھ گروکول سینٹر ہریانہ بارڈر، نریش جی ستیہ پرکاش جی فرید آباد، مومن سبھاش گوجر منوبابا، روشنی ریہجا جی قابل ذکر ہیں۔

نشست میں سوامی چندر دیو جی مہاراج آشرم دہلی، سوامی وشوا آنند جی مہاراج گجرات مقیم دہلی، سوامی سریندر پوری جی مہاراج آشرم روہنی دہلی، آچاریہ ماسٹر وجے جی مہاراج مظفرنگر، سوامی ٹرشیم جی مہاراج انٹرنیشنل یو بی ایم مشن، باباسکھ دیو مہاراج غازی آباد، آچاریہ دیوندر جی مہاراج گڑگاؤں، سشیل کھنا جی مہاراج، سردار ہروندر سنگھ ایکٹیویسٹ گروگرنتھ صاحب، ڈاکٹر ایلزہ بیتھ چرچ روہنی دہلی، بھودیو شرما جی، کے کے شرما جی، ڈاکٹر رمیش کمار جی، امت کمار آئی اے ایس، اقبال سنگھ جی بڑوت، تیج پال سنگھ جی باغپت کے علاوہ بڑی تعداد میں مذہبی رہنماؤں وسماجی ذمہ داران نے شرکت کی۔ نشست کے اہتمام ونظامت کے فرائض جمعیۃ سدبھاؤنا منچ جمعیۃ علماء ہند کے کنوینر مولانا محمد جاوید صدیقی قاسمی نے انجام دیے۔

میرٹھ ڈی ایم سے ملاقات

۲۲/جون ۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے ایک وفد نے ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی ہمراہی میں میرٹھ کے ڈی ایم اور ایس ایس پی سے ملاقات کی اور میرٹھ کے سوتی گنج بازار کو دوبارہ کھولنے کا مسئلہ اٹھایا، ساتھ ہی وفد نے میرٹھ کے ایک گاؤں پلڑا تحصیل موانہ کی مسجد میں نماز نہ ہونے اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کے جانوروں کو لے کر ہورہی پریشانیوں پر بھی گفتگو کی۔

واضح ہو کہ میرٹھ کا سوتی گنج بازار اسکریپ کاروبار کے لیے پورے خطے میں کافی شہرت رکھتا ہے، لیکن پولس انتظامیہ نے بازار میں کچھ لوگوں کے ذریعہ غیر قانونی کاموں کا الزام لگاکر بازار کو مکمل طور پر بند کرنے کا حیرت انگیز فیصلہ صادر کردیا تھا، بازار میں ایک

ہزار سے زائد افراد اس کاروبار سے وابستہ ہیں، وہ مالی تنگ دستی کا شکار ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے ان متاثرہ لوگوں سے ملاقات کی اور ان کی درخواست پر ڈی ایم سے ملاقات کر کے اپنا موقف رکھا۔

چنانچہ جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی نے ڈی ایم سے مطالبہ کیا کہ جو لوگ قانونی طور سے یہاں دکان چلا رہے ہیں اور اپنے خاندان کی روزی روٹی کا انتظام کرتے ہیں، ان کے لیے یہ بازار دوبارہ کھول دیا جائے اور چند لوگوں کے غلط کام کی سزا سبھی لوگوں کو نہ دی جائے۔ جمعیۃ کی اس تجویز پر پولس کپتان نے بتایا کہ اس سلسلے میں ایک نیا سسٹم وضع کیا گیا ہے، اس کے مطابق مارکیٹ کے لوگ اپنا پروپوزل بنا کر لائیں، اس کی روشنی میں مارکیٹ کھولنے کا عمل شروع کیا جائے گا۔ پولس کپتان نے عیدالاضحیٰ سے متعلق جانوروں پر روک ٹوک پر بھی صاف کیا کہ ایسا کہیں نہیں ہوگا۔ لوگوں کو جانور خریدنے اور لے جانے کی اجازت ہوگی۔ اگر کہیں پولس کا عملہ کسی کو پریشان کرتا ہے تو پولس کپتان نے صدر جمعیۃ علماء میرٹھ کو اپنا موبائل نمبر دیا ہے کہ اس پر اطلاع کریں، ہم کارروائی کریں گے۔ دوسری طرف گاؤں پلڑا تحصیل موانہ کی مسجد سے متعلق شکایت پر پولس کپتان نے کہا کہ کسی مسجد میں نماز پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ہے، چنانچہ جمعیۃ کے وفد نے گاؤں کے ذمہ داروں سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہاں اب نماز شروع ہوگئی ہے۔ جمعیۃ کے وفد میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ مولانا امیر اعظم صدر جمعیۃ علماء میرٹھ، حافظ شبیر احمد، مولانا غیور احمد قاسمی سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند، اسد جیلانی، مفتی ارشد قاسمی، قاری سلیم غفرانی، صلاح الدین، مولانا عبدالہادی جمعیۃ یوتھ کلب شریک تھے۔

یوم دعاء کا اہتمام

۱۴ر جولائی ۲۳ء کو یونیفارم سول کوڈ کے تناظر میں پورے ملک میں یوم جمعہ کو 'یوم دعاء' کے طور پر منایا گیا۔ لوگوں نے نماز جمعہ کے بعد جمعیۃ علماء ہند کے ذریعہ تیار کردہ بارکوڈ کا استعمال کر کے لاکھوں کی تعداد میں لاء کمیشن آف انڈیا کو اپنی طرف سے جواب بھی

ارسال کیا۔ائمہ کرام نے اپنے وعظ میں مسلم پرسنل لاء کے تحت خواتین کومل رہے حقوق و مراعات اوران کی دینی وشرعی اہمیت پربھی روشنی ڈالی اورلوگوں کوتلقین کی کہ وہ اپنے مذہب پرصدق دل سے عمل پیرا ہوں۔واضح ہوکہ جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس مجلس عاملہ منعقدہ ۹ر جولائی ۲۰۲۳ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مسلم پرسنل لاء کے تحفظ کے لیے ۱۴رجولائی جمعہ کو'یوم دعاء' کے طور پر منایا جائے،اس سلسلے میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے ایک سرکلر جاری کرکے جمعیۃ علماء ہند کی اکائیوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں یوم دعاء پر ملک کی سالمیت کے لیے خصوصی دعاء کا اہتمام کریں اور لاء کمیشن کو اپنا جواب ارسال کریں۔احقر محمد حکیم الدین قاسمی نے ممبئی کے ساکی ناکہ خیرانی روڈ پر واقع رحمت مسجد میں اپنی گفتگو میں لوگوں سے خصوصی اپیل کی کہ وہ اپنا جواب ضرور داخل کریں۔دریں اثنا صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے حیدرآباد کی عالمگیر مسجد مادھا پور میں خصوصی خطاب کیا اورلوگوں کو دین پر پابندی سے عمل پیرا ہونے کی تلقین کی اور کہا کہ غلط رسوم ورواج سے بالکلیہ اجتناب کریں اورملت کی تعمیر پر اپنے وسائل صرف کریں۔صدر محترم جمعیۃ علماء ہند نے یوسی سی کے تناظر میں منعقد اجلاس مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند میں کہا تھا کہ مسلم پرسنل لاء قانون مسلمانوں کی شناخت اور ملک کے قانونی تنوع سے گہرا تعلق رکھتا ہے،جمعیۃ نے اس کے تحفظ کے لیے کئی اہم قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے،جس میں ہم خیال ممبران پارلیمنٹ کی میٹنگ اورسبھی طبقات کا مشترکہ اجتماع بھی شامل ہے۔

گیان واپی مسجد پر یوپی کے وزیراعلیٰ کے بیان کی مذمت

یکم اگست ۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم مولانا سید محمود اسعد مدنی نے اتر پردیش کے وزیراعلیٰ شری یوگی آدتیہ ناتھ کی طرف سے گیان واپی مسجد پر دیے گئے حالیہ بیان کو غیر معقول اور عدالتی عمل کو متاثر کرنے کی کوشش قرار دیا۔مولانا مدنی نے کہا کہ گیان واپی مسجد کا معاملہ فی الحال عدالتوں کے سامنے ہے،اس موقع پر وزیراعلیٰ جیسے اہم عہدے پر فائز شخص کے لیے ضروری ہے کہ نہ صرف خود عدالتی کارروائی کا احترام کریں بلکہ دوسروں کو

بھی اس کے احترام پر ابھاریں۔

مولانا مدنی نے کہا کہ انصاف کا اصول اس امر کا متقاضی ہے کہ وہ کسی بیرونی مداخلت یا دباؤ اور کسی فریق کی طرف داری سے پاک ہو۔اس اصول سے انحراف ہمارے عدالتی نظام کی سالمیت اور شفافیت کے لیے خطرہ ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ ایک مضبوط اور آزاد عدلیہ ایک جمہوری معاشرے کی بنیاد ہے اور قانون کی حکمرانی کو ہر حال میں برقرار رکھا جانا چاہیے۔قانونی عمل میں مداخلت کرنے یا ذیلی عدالتی معاملات پر اثر انداز ہونے کی کوئی بھی کوشش بہر حال غلط اور گمراہ کن ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ اس زیر سماعت معاملے پر عوامی تبصرہ کر کے وزیر اعلیٰ نے نہ صرف منصفانہ ٹرائل کو متاثر کرنے کی بے جا کوشش کی ہے بلکہ اس سے دو فرقوں میں بدامنی اور تناؤ بڑھنے اور انصاف پر عوام کے اعتماد ختم ہونے کا بھی خطرہ ہے۔اس لیے حساس قانونی معاملات پر تبصرہ کرتے وقت احتیاط اور تحمل کا مظاہرہ کرنا بہت ضروری ہے۔عوامی اہلکار پر عدالتی نظام میں اعتماد اور اعتماد کے ماحول کو فروغ دینے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔اس لیے ہم وزیر اعلیٰ اتر پردیش سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ قانون کی حکمرانی کے تئیں ذمہ داری کا مظاہرہ کریں اور کسی بھی سیاسی مفاد پر راشٹر اور اس کے شہریوں کی بھلائی کو ترجیح دیں۔

مظفر نگر اسکول سانحہ پر کارروائی کا مطالبہ

۲۶/اگست ۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے مظفر نگر کے کھبا پور گاؤں میں ہوئے 'اسکول سانحہ' پر سخت غم وغصہ کا اظہار کیا اور سرکار سے مطالبہ کیا کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے قصوروار ٹیچر کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔اس سلسلے میں مولانا مدنی نے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ، یونین منسٹر برائے ترقی خواتین واطفال، نیشنل کمیشن فار چائلڈ رائٹس (این سی پی سی آر) نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن اور نیشنل کمیشن فار مائنا ریٹیز کو خط لکھ کر فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔خط میں خاص طور سے کہا گیا کہ ''میری آپ سے گزارش ہے کہ مذکورہ واقعہ کا از خود نوٹس لیں اور مجرم کے خلاف چائلڈ رائٹس، ہیومن

رائٹس، ایجوکیشنل رائٹس اور دو قوموں کے درمیان منافرت کی روک تھام ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کریں۔ نیز آپ متعلقہ ضلع انتظامیہ کو جلد ہدایت دیں کہ وہ معمولی دفعات لگا کر اس سنگین معاملہ پر پردہ پوشی کی کوشش نہ کرے۔‘‘

مولانا مدنی نے کہا کہ ملک میں نفرت پھیلانے کا پاٹھ شالہ کسی بھی صورت میں منظور نہیں ہے۔ میرا دل اس بات سے بہت دکھی ہے کہ ہمارا ملک ہیٹ اسپیچ کا مرکز بنتا جا رہا ہے، اس کی شروعات سیاسی حکمراں اور چند میڈیا ادارے کے ذریعہ نفرت پر مبنی بیانات اور پروگرام سے ہوئی، جب اس صورت حال کی روک تھام پر توجہ نہیں دی گئی تو آج ملک کی فضا اس قدر مسموم ہوگئی ہے کہ اب حفاظتی ادارے یہاں تک کہ علم کا مرکز سمجھا جانے والا اسکول بھی اس کا شکار ہو رہا ہے۔

واضح ہو کہ کھبا پور منصور پور گاؤں میں نیہا پبلک اسکول کی پرنسپل ترپتا تیاگی کے حوالے سے ایک ویڈیو منظر عام پر آئی ہے جس میں وہ ایک طالب علم کو مسلم ہونے کی وجہ سے جسمانی تشدد اور توہین آمیز ریمارکس کا نشانہ بنا رہی ہیں۔ اس طرح کے قابل مذمت اقدامات نہ صرف تعلیم کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے بلکہ تعصب اور نفرت کو بھی دوام بخشتے ہیں جن کی ہمارے معاشرے میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہر بچہ ایک محفوظ اور جامع تعلیمی ماحول کا مستحق ہے، جہاں وہ شخصی اور تعلیمی طور پر ترقی کر سکے۔ زیر بحث استاد کا رویہ ان بنیادی اصولوں اور پیشہ ورانہ طرز عمل کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ ہم متعلقہ اداروں سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس تکلیف دہ واقعے سے نمٹنے کے لیے فوری اور پرعزم اقدامات کریں اور واقعہ کی مکمل تفصیلات سے پردہ اٹھانے اور استاد کی حرکتوں کا منصفانہ جائزہ لینے کے لیے مکمل اور صاف شفاف تحقیقات کی جانی چاہئیں تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کو یقینی بنایا جا سکے۔ کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک، ایذا رسانی یا تشدد کے لیے صفر رواداری کی پالیسی اپنانی چاہیے اور اس پالیسی سے تمام عملے اور طلبہ کو واقف کرانا چاہیے۔ نیز تنوع، شمولیت اور ثقافتی حساسیت کی تربیت بھی ضروری ہے۔

مولانا مدنی نے مقامی جمعیۃ علماء کو ہدایت دی کہ جذباتی اور نفسیاتی اثرات پر قابو

پانے کے لیے طالب علم اور اس کے اہل خانہ کا تعاون کریں، نیز مقامی انتظامیہ سے ملاقات کرکے سخت قانونی اقدامات پر آمادہ کیا جائے۔ چنانچہ آج دوپہر کو جمعیۃ علماء مظفرنگر کے وفد نے ضلع سکریٹری قاری محمد ذاکر کی قیادت میں متاثرہ خاندان سے ان کے گھر پر جا کر ملاقات کی اور جمعیۃ کی طرف سے ہر ممکن انسانی واخلاقی مدد کی یقین دہانی کرائی۔ جمعیۃ علماء ہند کی ٹیم لگاتار اس معاملے پر نگاہ رکھے ہوئی ہے اور حسب ضرورت قدم اٹھایا جائے گا۔

موجودہ صورت حال پر باہمی مذاکرہ

نئی دہلی ۱۹/ اگست ۲۳ء کو ''موجودہ صورت حال پر باہمی مذاکرہ'' کے عنوان سے ایک اہم اجتماع جمعیۃ علماء ہند کے صدر دفتر نئی دہلی کے مدنی ہال میں منعقد ہوا، جس میں مختلف شعبۂ حیات سے وابستہ شخصیات، ماہرین معیشت، سماجی کارکنان، مفکر اور پروفیسر حضرات شریک ہوئے۔ اجتماع میں سماجی تانے بانے کے بکھراؤ اور اس کی روک تھام کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا اور زمینی سطح پر کام کرنے اور سمواد کی ضرورت پر اتفاق کیا گیا۔ سبھی دانشوروں نے یہ محسوس کیا کہ فرقہ پرستی اس ملک کی فطرت سے میل نہیں کھاتی اور نہ وطن عزیز کی اکثریت ایسی سوچ کی طرف دار ہے، البتہ جو لوگ مثبت سوچ کے حامل ہیں، انھوں نے یا تو خاموشی کی چادر اوڑھ لی ہے یا ان کی بات سماج کے آخری حصے تک نہیں پہنچ رہی ہے، جس کی وجہ سے جو لوگ ملک کے سماجی ڈھانچہ کو بدل دینا چاہتے ہیں یا نفرت کی دیوار کھڑی کر کے اپنی ملک دشمن آئیڈیالوجی کو کامیاب کرنا چاہتے ہیں، وہ بظاہر حاوی ہوتے نظر آرہے ہیں، حالاں کہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ اس لیے سماج کی اکثریت کو خاموشی کے بجائے میدان عمل میں آنا ہوگا اور بھارت کی عظمت اور اس کے فطری وجود کو بچانے کی متحدہ ومتفقہ لڑائی لڑنی پڑے گی۔

اپنے افتتاحی کلمات میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم نے دانشوروں وسماجی رہ نماؤں کا استقبال کرتے ہوئے سوال کیا کہ ایسے حالات میں جب کہ ملک کی ایک بڑی اقلیت کو ان کے مذہب وعقیدے کی وجہ سے مایوس کرنے یا دیوار سے لگانے کی کوشش کی

جارہی ہے، ہمیں اس کے سدباب کے لیے کیا ضروری اقدامات کرنے ہوں گے؟ مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کے بزرگوں نے گزشتہ سو سال سے باضابطہ اور دو سو سال سے نا ن آفیشل طور پر ملک کو جوڑنے کی کوشش کی اور وطن کی عظمت کو حرز جاں بنایا، جب ملک کی تقسیم کی بنیاد رکھی گئی تو ہمارے اکابر نے اپنوں سے مقابلہ کیا، ملک کے لیے بے عزتی برداشت کی اور آزادی کے بعد قومی یک جہتی کے لیے اپنی قربانیوں کے انمٹ نقوش چھوڑے اور تمام مشقتوں کے باوجود ہم آج تک اپنی ڈگر سے نہیں ہٹے ہیں۔ آج کے حالات میں بھی ہم ڈائیلاگ کے حق میں ہیں، ہمارا موقف ہے کہ سب کے ساتھ ڈائیلاگ ہونا چاہیے اور ایک ایسی مشترکہ مہم چلنی چاہیے کہ وطن کا ہر دھاگہ ایک دوسرے سے جڑ جائے۔

معروف سماجی مفکر جناب وجے پرتاپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے باہمی مذاکرہ (سمواد) پر زور دیا اور کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے جو قربانیاں دی ہیں، وہ بے کار نہیں گئیں، اس کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ تقسیم ہند کے انتہائی فرقہ وارانہ ماحول میں ملک کا آئین سیکولر بنیاد پر بنا۔ اسلام کے نظریات و افکار کی جو ترقی ہندستان میں ہوئی، بڑے بڑے اسلامی مفکر یہاں پیدا ہوئے، جن کے تذکرے کے بغیر عالمی سطح پر اسلام کا تذکرہ ادھورا اور نامکمل ہے، اس کے علاوہ ملک کی ترقی کے جتنے عناوین ہیں، ان میں مسلمانوں کا دیگر اہل وطن کی طرح بڑا کردار ہے، اس لئے ہمیں موجودہ حالات میں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے، ہر قوم کے ساتھ ایسے حالات ہوتے ہیں اور جو قوم ہوش مندی کا ثبوت دیتی ہے وہ حالات سے نبرد آزما ہونے میں کامیاب ہوتی ہے۔

ماہر معاشیات پروفیسر ارون کمار نے کہا کہ ملک میں معاشی نابرابری کی وجہ سے دائیں بازو کے عناصر کو اپنے خیالات کے فروغ کا موقع مل جاتا ہے، انھوں نے کہا کہ سرکار نے جو دعویٰ کیا ہے کہ تیرہ کروڑ سے زائد افراد غریبی کی لکیر سے اوپر اٹھ گئے ہیں، یہ بالکل بے بنیاد بات ہے۔ غیر منظم سیکٹر میں ۹۴ فی صد سے زائد لوگ دس ہزار سے کم ماہانہ تنخواہ پاتے ہیں، جو غربت سے کبھی نہیں ابھر سکتے۔

سپریم کورٹ کے معروف وکیل سنجے ہیگڑے نے کہا کہ ہم ایک عجیب دور میں رہ

رہے ہیں۔آج لوگ آئین کو بدلنے کی بات کررہے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ آئین کی حفاظت کی جائے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم آئین کو اس کے حقیقی معنوں میں نافذ کریں اور آئین کو ختم کرنے والوں کو یہ پیغام پہنچائیں۔

دوسری نشست میں موجودہ حالات کے تدارک پر اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر سوربھ باجپائی مورخ دہلی یونیورسٹی نے کہا کہ مجھے تاریخ کے مطالعہ کے دوران جن اداروں پر فخر کا احساس ہوا، ان میں ایک جمعیۃ علماء ہند بھی ہے۔اس جماعت کے سرخیل رہ نما حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے پاکستان بننے کی مخالفت کی، ان کے ساتھ اس ملک کے اکثر مسلمان تھے، یہ بات سراسر خلاف واقعہ ہے کہ ۹۰ فی صد مسلمانوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دیا، وہ عام مسلمان نہیں تھے بلکہ وہ صرف دس فی صد جاگیردار مسلمان تھے، جن کو ہی ووٹ کا حق تھا۔ دہلی کی جامع مسجد کے پاس پاکستان کے حامیوں اور مخالفوں کا اجلاس ہوا۔حمایت کرنے والوں کے جلسہ میں صرف پانچ سو لوگ تھے اور جو مخالف تھے جن کی قیادت جمعیۃ علماء ہند کررہی تھی، ان کے جلسہ میں دس ہزار کا مجمع تھا۔انھوں نے کہا کہ جو قوم اپنی تاریخ بھلا دیتی ہے، وہ خود کو مٹا دیتی ہے۔ ہندستان کے مسلمانوں کی اکثریت نے تقسیم کی مخالفت کی تھی، یہ ایک تاریخ ہے، ایک طرف صرف مسلم لیگ تھی تو دوسری طرف جمعیۃ علماء کے ساتھ ۱۹ر مسلم جماعتیں تھیں، اس لیے ملک پر مسلمانوں کا حق اتنا ہی ہے جتنا کسی اور کا ہے۔انھوں نے کہا کہ باہمی مکالمہ تب ہی کامیاب ہوگا جب فریقین اپنی آئیڈیالوجی اور سوچنے کا طریقہ درست کرلیں۔

معروف مصنفہ محترمہ رجنی بخشی نے موجودہ حالات میں گاندھیائی تحریک اہنسا کی وکالت کی اور کہا کہ اہنسا کا مطلب ظلم کے خلاف خاموش رہنا نہیں ہے اور نہ اس کے لیے کسی کو مہاتما بننے کی ضرورت ہے بلکہ ہمیں برے سے برے لوگوں میں اچھائی کا احساس پیدا کرنا ہے اور برائی کی وجہ سے کسی کی ذات سے نفرت نہیں کرنی ہے۔

مسٹر رما شنکر سنگھ بانی چانسلر آئی ٹی ایم یونیورسٹی گوالیر نے کہا کہ موجودہ لڑائی کوئی فرقہ وارانہ نہیں ہے بلکہ یہ ملک کے وجود کی لڑائی ہے، ہمیں ایسے حالات کا مقابلہ کرنے کے

لیے سبھی طبقوں اور تنظیموں کا فیڈریشن بنانا چاہیے، اس ملک میں سادھوسنتوں اور صوفیوں کے مشترکہ پیغامات تیار کر کے نئی نسلوں کو پہنچائیں اور آزادی کے نائیکوں اور ان کی قربانیوں کو ہر طبقے تک پہنچائیں۔ ہماری لڑائی جس طاقت سے ہے وہ بہت منظم ہے، اس کا نظام صبح کی شاکھا سے شروع ہوتا ہے، وہ نئی نسلوں کے درمیان پہنچتے ہیں، ان کی ذہنی تربیت کرتے ہیں اور ہم نے جو خلا چھوڑ دیا ہے اسے وہ اپنے رنگ سے بھرتے ہیں۔

معروف عیسائی رہ نما جان دیال نے کہا کہ آج فرقہ پرستی ملک کے نظام کا حصہ بنتی جارہی ہے، یہاں اقلیتوں پر ظلم ہوتا ہے اور پھر سزا بھی اسے ہی دی جاتی ہے، ملک کے آئین نے اقلیتوں کے حقوق طے کر دیے ہیں، اگر یہ حقوق سلب کر لیے گئے تو ڈائیلاگ کا کیا فائدہ ہے۔

سکھ انٹرنیشنل فارم کے رکن سردار دیا سنگھ نے کہا کہ مسلمان آج جن حالات کا سامنا کر رہے ہیں، ہم نے ماضی میں ایسے حالات برداشت کیے ہیں، ہم مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہیں بلکہ ہر مظلوم کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اخیر میں جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اویس سلطان خاں اور مولانا مہدی حسن عینی دیوبند نے مہمانوں کا استقبال کیا اور ان کی ضیافت کی۔ مولانا نیاز احمد فاروقی سکریٹری جمعیۃ علماء ہند نے نظامت کے فرائض انجام دیے، انھوں نے موجودہ حالات پر بہت ہی مؤثر پرزینٹیشن پیش کیا۔

دیگر جن شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ان میں ڈاکٹر اندو پرکاش سنگھ، وجے مہاجن، پروفیسر ریتو پریا جے این یو، پروفیسر ایم ایم جے وارثی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، ڈاکٹر لینن رگھونشی فاؤنڈر پی وی سی ایچ آر، کیلاش مینا آرٹی آئی ایکٹویسٹ، بھائی تیج سنگھ، تبسم فاطمہ، مریتون جے سنگھ ریسرچر، پشپا راج دیش پانڈے، فادر نکولس، جینت جگیا سوجی، انوپم جی، اوی کٹھپالیا، ہریش مشرا بنارس والے، ڈاکٹر ہیرا لال ایم ایل اے، فادر نکولس برالا، موہن لال پانڈا، ایڈوکیٹ ستیش ٹمٹا، فادر وجے کمار نائک، ابھیشیک شری واستو کے نام خاص طور قابل ذکر ہیں۔

ادارۃ المباحث الفقہیہ کا اٹھارہواں فقہی اجتماع

نئی دہلی ۱۷ ستمبر ۲۰۲۳ء: ادارہ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کا سہ روزہ فقہی اجتماع بمقام ادارہ فیض القران ضلع اتر دیناج پور مغربی بنگال منعقد ہوا، جس کی الگ الگ نشستوں کی صدارت بالترتیب حضرت مولانا رحمت اللہ میر رکن شوری دارالعلوم دیوبند، حضرت مفتی راشد اعظمی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم دیوبند نے کی۔ اجتماع میں دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلما لکھنو، مظاہر علوم سہارن پور سمیت ملک بھر سے تقریباً دو سو مفتیان کرام نے شرکت کی، جنھوں نے دو موضوعات اور ان کے ذیلی عنوانات پر تفصیل سے مناقشہ کیا اور فقہ اور اصول فقہ کی روشنی میں اپنے مقالات اور مناقشے پیش کئے، آخر میں مقرر کردہ ایک کمیٹی نے غور وخوض کے بعد بالاتفاق تجاویز منظور کیں۔

پہلے دن اپنے خطبۂ افتتاحیہ میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے شریعت وسنت کے متبعین پر اعتراض کرنے والوں کو واضح طور پر جواب دیتے ہوئے کہا کہ فقہ اسلامی میں کوئی جمود و تعطل نہیں بلکہ ہر دور میں رہ نمائی کی صلاحیت موجود ہے اور نہ اس کی بنیاد کسی شخصی رائے پر ہے بلکہ قرآن وسنت اور اجتماعی و شورائی فیصلوں پر ہے۔ مولانا مدنی نے ایک دوسرے موقع پر اپنے خطاب میں مفتیان کرام کو متوجہ کیا کہ برصغیر کی تقسیم ملک سے زیادہ مسلمانوں کی تقسیم ہے، انھوں نے اعتراف کیا کہ مسلمانان ہند نے اسلام کی سربلندی اور اس وطن کی عظمت کے لیے بیش بہا قربانیاں دی ہیں، لیکن دنیا تک ہم اپنے پیغام کو پہنچانے سے قاصر رہے ہیں، ہمیں اس پر توجہ دینی چاہیے اور ہندستان کے علماء کو عالمی سطح پر قائدانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔

اجلاس میں جن دو موضوعات پر تفصیلی مناقشہ ہوا، ان میں مال حرام سے متعلق چند غور طلب امور بالخصوص موجودہ دور میں کاروبار کی جدید رائج صورتوں اور ناجائز ملازمتوں اور پیشوں کی شریعت کی روشنی میں درجہ بندی اور دوسرا موضوع اجتماعی قربانی سے متعلق بعض تحقیق طلب

مسائل تھا۔اس سلسلے میں دو الگ الگ تجویزیں منظور ہوئی ہیں،ان کا خلاصہ اس طرح ہے:

تجویز (۱) مال حرام سے متعلق چند غور طلب امور

شریعت میں طیب اور حلال مال کو اختیار کرنے اور حرام مال سے اجتناب کرنے کی بڑی اہمیت ہے؛ لیکن عصر حاضر میں مال حرام سے متعلق مختلف شکلیں وجود میں آ رہی ہیں، جن کا فقہی اور شرعی حل پیش کرنا اہل علم کا فریضہ ہے؛ چناں چہ اس سلسلے میں بحث و تمحیص کے بعد باتفاق رائے مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں:

(۱) سود، غصب، رشوت، چوری، جوا، سٹہ اور عقد باطل کے ذریعہ حاصل شدہ مال قطعی حرام ہے، جس کا حکم یہ ہے کہ اس کو اصل مالک کو لوٹانا ممکن نہ ہو تو دفع وبال کی نیت سے غرباء میں تقسیم واجب ہے اور اس طرح کا مال اگر وراثت میں حاصل ہوا ہو اور اس کا مالک معلوم ہو، نیز واپس کرنا ممکن ہو تو مالک تک اس مال کا پہنچانا ضروری ہے۔ اور اگر مالک معلوم نہ ہو یا معلوم تو ہو؛ لیکن اس تک پہنچانا ممکن نہ ہو تو ایسے مال کو بھی فقراء پر تقسیم کرنا واجب ہے۔ (۲) شریعت میں جو اُمور ناجائز ہیں، مثلاً: نوحہ کرنا، ناچ گانا اور بلاضرورت تصویر کشی وغیرہ کو ذریعہ معاش بنانا جائز نہیں ہے۔ اور ان سے حاصل شدہ آمدنی بھی ناجائز ہے۔ (۳) جو امور فی نفسہ جائز ہیں؛ لیکن وہ گناہ اور معصیت کا سبب بنتے ہیں، تو ان کو حتی الامکان ذریعہ آمدنی نہیں بنانا چاہئے؛ تاہم ان کی آمدنی حرام نہ ہوگی۔ (۴) خریدار پر حلال مال سے ہی واجب الاداء ثمن کو اداء کرنا لازم ہے؛ لیکن اگر کسی وجہ سے حرام مال سے ادائیگی کردی تو اس سے خریدے ہوئے سامان کے منافع اس کے لئے حرام نہ ہوں گے؛ البتہ خریداری میں صرف کردہ حرام مال کے بقدر اصل مالک تک پہنچانا ورنہ فقراء پر خرچ کرنا ضروری ہوگا۔ (۵) فروخت شدہ سامان کی قیمت، گاڑی یا مکان کا کرایہ، اسکول یا مدرسہ کی فیس وغیرہ ایسے شخص سے وصول کرنا جائز ہے جس کا ذریعہ آمدنی بظاہر حرام ہو۔ (۶) اگر کسی شخص کے پاس حلال اور حرام مال الگ الگ ہوں اور یہ معلوم ہو کہ وہ حلال مال میں سے ہی خرچ کر رہا ہے تو اس کی دعوت قبول کرنا اور اس سے ہدیہ وغیرہ لینا جائز ہے اور اگر متعین طور پر معلوم ہو جائے کہ وہ حرام مال پیش کر رہا ہے تو اُسے لینا جائز نہ ہوگا اور اگر

حلال اور حرام مال مخلوط ہوتو جو وہ اپنے حلال حصہ کے بقدر مال میں سے پیش کرے تو قبول کرنا درست ہے اور اگر اس کا علم نہ ہو؛ لیکن حرام مال غالب ہوتو اس کے یہاں دعوت کھانا اور ہدیہ وغیرہ قبول کرنا جائز نہیں ہے۔(۷) کسی ایسے محلہ میں دکان کھولنا جہاں اکثر لوگ ناجائز کاروبار میں ملوث ہوں فی نفسہ جائز ہے؛ البتہ احتیاط یہ ہے کہ ایسی جگہوں پر دکان کھولنے سے پرہیز کیا جائے۔

تجویز (۲) جتماعی قربانی سے متعلق بعض تحقیق طلب مسائل

قربانی دین اسلام کا اہم شعار ہے، جس طرح قربانی کرنا عبادت ہے، اسی طرح اس کی ادائیگی میں تعاون کرنا بھی کار ثواب ہے۔ آج کل بدلتی ہوئی صورتِ حال میں اِجتماعی قربانی کی ضرورت پیش آتی ہے؛ لہٰذا دوسروں کی طرف سے قربانی کا نظم کرنے والے اَفراد اور اِداروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس عمل کو عبادت سمجھ کر پوری امانت ودیانت کے ساتھ انجام دیں، کیوں کہ یہ معاملہ اپنے اندر مختلف جہتیں رکھتا ہے، اس لئے اس موضوع پر غور وفکر کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں:

(۱) مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی قربانی انفرادی طور پر خود کرنے کی کوشش کریں، یہ زیادہ موجب ثواب ہے؛ تاہم معتبر اجتماعی نظام کے تحت بھی قربانی کرانا جائز ہے۔(۲) اجتماعی قربانی کے نظام میں مجموعی حصہ داروں کی نیت سے بھی جانوروں کی بلاتعیین قربانی درست ہوجائے گی۔(۳) اگر تمام شرکاء جانور میں سے اپنے اپنے حصہ کا پورا گوشت لینا چاہتے ہوں تو وزن کے ساتھ تقسیم کیا جانا یا کم از کم ہر حصے کے ساتھ گوشت کے علاوہ دوسرے اعضاء (مثلاً: سری، پائے، چربی، گردہ اور دل) کے ٹکڑے رکھ دینا ضروری ہے۔

(۴) الف:-قربانی کا نظم وانتظام کرنے والے ادارے اگر جانوروں کی قیمت کا تخمینی اندازہ لگا کر فی حصہ متعین رقم کا اعلان کردیں اور اس کے مطابق رقومات وصول کریں اور رقم کم پڑنے کی صورت میں مزید مطالبہ کرنے کی صراحت بھی کریں یا یہی طریقۂ کار ادارہ میں معروف ہوتو قبل از تعیین جانور کے ہلاک ہونے یا عیب دار ہونے کی ذمہ داری ادارے کی ہوگی اور تعیین کے بعد اگر ہلاکت ہو یا عیب پایا جائے تو یہ حصہ دار کا نقصان شمار

ہوگا۔ب:- اگر ادارہ متعینہ رقم لے کر قربانی کرنے کی پوری ذمہ داری لیتا ہے اور رقم کم پڑنے یا زیادہ ہونے پر حصہ دار سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا تو اس طریقہ پر شرعی اُصول وضوابط کے مطابق قربانی کرنے کی اجازت ہے۔ایسی صورت میں قربانی کرانے والے ہر قسم کے نفع ونقصان سے بریٔ الذمہ ہوں گے۔

(۵) قربانی کی رقم وصول کرنے والوں کے اخراجات کو بھی (عرف کے مطابق) دیگر اخراجات میں شامل کرکے حصہ داروں سے وصول کرنے کی گنجائش ہے۔(۶) مدرسہ کے مال سے قربانی کے جانوروں کی حتی الامکان خریداری نہ کی جائے، اہل مدارس کو چاہئے کہ جانور فراہم کرنے والے لوگوں سے ادھار خریداری کا معاملہ کریں اور حصص کی رقومات حاصل ہونے کے بعد واجب الاداء رقم ان کے حوالے کردیں۔

اس اجتماع میں جو اہم شخصیات شریک ہوئیں ہو، ان میں مولانا محمد سلمان بجنوری نائب صدر جمعیۃ علماء ہند، نائب امیر الہند مفتی محمد سلمان منصور پوری استاذ دارالعلوم دیوبند، مولانا عتیق احمد قاسمی بستوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو، مولانا امیر اللہ خاں صاحب حیدرآباد،، مفتی محمد شبیر قاسمی شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد، مفتی محمد خالد نیموی، مفتی نذیر باندی پورہ کشمیر، مفتی محمد صالح الزماں اڈیشہ، مفتی محمد عثمان گرینی، مفتی اختر امام عادل، مفتی منصف امروہہ، مفتی انعام اللہ حیدرآباد، مفتی زین الاسلام، دارالعلوم دیوبند، مفتی جنید پالن پور، مفتی زید مظاہری استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو، مفتی عبدالرشید کانپور، مفتی حبان، مفتی ضیاء الدین، الہ آباد، مفتی اسد اللہ، معین مفتی دارالعلوم دیوبند، مفتی صالح الزماں اڑیسہ،، مفتی رشید احمد کانپور، مفتی وقاص احمد دارالعلوم دیوبند، مفتی محمد صالح مظاہر علوم وغیرہ سمیت دوسو مفتیان کرام شریک تھے۔اخیر میں اس اجتماع کے میزبان مولانا ممتاز صاحب مہتمم ادارہ فیض القران ٹھیکری باری ضلع اتر دیناج پور نے سب کا شکریہ ادا کیا۔مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی ابولقاسم صاحب نعمانی کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا۔ادارۃ المباحث الفقہیہ کے معتمد مولانا عبدالملک رسول پوری نے پروگرام کے کو آرڈینیشن میں اہم کردار ادا کیا۔

فلسطین میں قتل عام کی روک تھام کے لیے عالمی برادری سے اپیل

نئی دہلی۔ ۹/اکتوبر ۲۰۲۳ء: صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے فلسطین میں جاری خونریز جنگ اور رہائشی علاقوں پر زبردست بمباری کی مذمت کرتے ہوئے اس پر فوری روک لگانے کی اپیل کی ہے، مولانا مدنی نے عالمی طاقتوں، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور ورلڈ مسلم لیگ وغیرہ سے بلا تاخیر مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ ہندستان کے عوام فلسطینیوں کے ساتھ ہیں جو گزشتہ ۷۵ سالوں سے اسرائیلی جابرانہ تسلط وتشدد کے شکار ہیں جس کی وجہ سے وہ آج اپنے ہی وطن میں قیدیوں کی طرح رہ رہے ہیں۔ بلاشبہ فلسطین کے عوام کی جدوجہد اپنے وطن کی آزادی او رقبلۂ اول کی بازیابی کے لیے ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ اس تنازع کی اصل بنیاد اسرائیل کے ذریعہ خطۂ فلسطین پر ناجائز قبضہ اور توسیع پسندانہ سوچ ہے، اس جنگ کے نتیجے کو دیکھتے ہوئے اس بات کی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ یو این کے مقرر کردہ اصول کے مطابق اسے جلد از جلد حل کیا جائے اور اسرائیلی تسلط وجبر سے آزاد ایک خودمختار فلسطین ریاست کا قیام عمل میں آئے۔

مولانا مدنی نے بھارت میں میڈیا کے ذریعہ موجودہ جنگ کی شرمناک رپورٹنگ اور اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے لڑنے والی قوم کو 'دہشت گرد' بتانے پر تشویش اور ناراضی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ملک کے معمار بالخصوص مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو اور سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی وغیرہم نے ہمیشہ فلسطینی کاز کی حمایت کی ہے۔ اس موقع پر ہم ملک کے وزیر اعظم کو متوجہ کرنا چاہیں گے کہ اسرائیل فلسطین تنازع کے حل میں بااثر کردار ادا کریں اور اسرائیل کی حمایت کے بجائے انصاف کے تقاضوں کے مطابق پائیدار امن کے قیام اور بے قصور شہریوں کی جان بچانے کے لیے اپنے اثر ورسوخ کا صحیح استعمال کریں، اسی میں ہمارے ملک کا مفاد ہے اور انسانیت کے تئیں یہی ہمارا فرض ہے۔

دہلی فساد میں گیارہ مسلم نوجوان باعزت بری

نئی دہلی۔ ۲۵/اکتوبر ۲۰۲۳ء: شمال مشرقی دہلی میں سال ۲۰۲۰ء میں ہوئے وحشت انگیز فسادات میں قتل کے گیارہ ملزموں کو کورٹ نے باعزت بری کر دیا، ان میں محمد فیصل، راشد، اشرف، راشد عرف راجہ، شاہ رخ، شعیب عرف چھوٹوا اور محمد طاہر شامل ہیں، جن کے مقدمہ کی پیروی جمعیۃ علماء ہند کے وکیل ایڈوکیٹ عبدالغفار اور ایڈوکیٹ سلیم ملک کر رہے تھے۔

ان ملزمان پر شمال مشرقی دہلی کے گوکل پوری علاقے میں ایک مٹھائی کی دکان میں کام کرنے والے 22 سالہ دلبر نیگی کو قتل کرنے کا الزام تھا۔ اس معاملے میں دہلی پولیس نے گوکل پوری تھانے میں ملزمین کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 302 سمیت متعدد دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ ان کے خلاف 4 جون 2020 کو چارج شیٹ داخل کی گئی۔ دلبر نیگی اترا کھنڈ کا رہنے والا تھا، فساد کے وقت بھیڑ نے جب مٹھائی کی دکان پر حملہ کیا تو وہاں کام کرنے والے دلبر نیگی اندر موجود تھا۔ فسادیوں نے پہلے اس کے ہاتھ اور ٹانگیں کاٹیں اور پھر مٹھائی کی دکان کو آگ لگا دی جس سے وہ جھلس کر جاں بحق ہو گیا۔ بعد میں اس کی آدھی جلی ہوئی لاش دکان سے ملی۔

اے ایس جے عدالت نے مقدمے کی سماعت کے دوران پولس کے کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے ملزمین کے خلاف مقدمہ کو سرے سے ہی ڈسچارج (خارج) کر دیا اور کہا کہ پولس نے اتنے سنگین اور وحشت انگیز قضیہ میں غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا ہے اور اصل مجرموں کی شناخت و گرفتاری کے بجائے بے قصوروں کو پکڑ کر خانہ پری کی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے وکیلوں نے بتایا کہ ہمارے مؤکلوں پر لگایا گیا الزام بے بنیاد تھا، عدالت نے ضمانت کے وقت بھی اس کی طرف اشارہ کیا تھا، لیکن پولس اپنی غیر منصفانہ تھیوری پر قائم رہی۔

دس افراد باعزت بری

نئی دہلی۔ ۲۹/نومبر ۲۰۲۳ء: دہلی کی کڑکڑ ڈوما عدالت نے شمال مشرقی دہلی فسادات 2020 کے ایک معاملے میں فسادات، آتش زنی اور دیگر کے الزامات سے مزید دس

لوگوں کو یہ کہتے ہوئے بری کردیا ہے کہ ان پر الزامات ثابت نہیں ہوئے ہیں۔عدالت نے اس ہفتے کے شروع میں 9/لوگوں کو باعزت بری کیا تھا، اس طرح ایک ہفتے میں 19/افراد باعزت بری ہو چکے ہیں۔عدالت نے پبلک پراسیکیوٹر کی طرف سے پیش کردہ گواہوں کے متضاد بیانات اور بعض کے اپنے بیان سے مکر جانے کے بعد ان لوگوں کو بری کردیا اور پولس کو ہدایت دی کہ وہ فسادات کے مقدمات کو سنجیدگی سے لے اور خانہ پری سے باز آئے۔
اس مقدمے میں جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے جن لوگوں کو قانونی امداد دی گئی، وہ سات افراد محمد طاہر، راشد عرف راجہ، شعیب عرف چھوٹوا، شاہ رخ، محمد فیصل، راشد عرف مونو اور اشرف علی ہیں، ان پر ایف آئی آر نمبر 95 / 20 پی ایس گوکل پوری کے تحت مقدمہ درج تھا اور طویل عرصے سے قانونی الجھنوں کا شکار تھے۔ان کی پیروی جمعیۃ علماء ہند کے وکیل ایڈوکیٹ محمد سلیم ملک اور ایڈوکیٹ عبدالغفار کر رہے ہیں۔

راہل سولنکی قتل کیس میں دہلی ہائی کورٹ نے دوملزموں کو ضمانت دی

۱۸/دسمبر ۲۰۲۳ء کو شمال مشرقی دہلی میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد سے متعلق ایک ضمانت عرضی کی سماعت کرتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ نے پیر کو دوملزموں کی ضمانت منظور کرلی، یہ مقدمہ ایک راہگیر راہل سولنکی کے قتل سے جڑا ہوا ہے، جسے گولی لگنے کی وجہ سے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔جسٹس امت بنسل نے آج عارف اور انیس قریشی کو ضمانت دے دی، جو 09 مارچ 2020 سے زیر حراست ہیں، عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ مقدمے کی سماعت میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے، لہذا ملزمان کو غیر معینہ مدت تک قید میں نہیں رکھا جاسکتا۔عارف کا مقدمہ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے مقرر کردہ وکیل ایڈوکیٹ سلیم ملک لڑ رہے ہیں۔ساڑھے تین سال بعد عارف کو ضمانت ملی ہے، جس سے اس کے اہل خانہ میں خوشی کا ماحول ہے۔

حالاں کہ عدالت نے ایک اور ملزم محمد کی ضمانت مسترد کردی۔ان ملزمان پر دیال پور پولیس اسٹیشن میں تعزیرات ہند کی دفعہ 302، 149، 147، 148، 436، 120 اور 34 کے تحت

مقدمہ درج ہے۔ واضح ہو کہ 24 فروری 2020 کو راہل سولنکی کو فسادات کے دوران گولی لگنے سے چوٹ آئی جسے ڈاکٹر نے بعد میں مردہ قرار دے دیا۔ اگلے دن اس کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ ابتدائی تفتیش تھانہ دیال پور کے پولیس اہلکاروں نے کی۔ بعد میں 7 مارچ 2020 کو مزید تحقیقات کے لیے جانچ ایس آئی ٹی، کرائم برانچ کو سونپ دی گئی۔

دونوں ملزمان کی ضمانت منظور کرتے ہوئے عدالت نے مشاہدہ کیا کہ ریکارڈ پر موجود شواہد یہ بتاتے ہیں کہ عارف اور انیس قریشی غیر قانونی اسمبلی کا حصہ تھے۔ عدالت نے مزید کہا، ''میرے خیال میں، محض اس لیے کہ ملزمین (عرضی گزار برائے ضمانت) اسمبلی کا حصہ تھے، اس سے یہ تصور اخذ نہیں کیا کہ اسمبلی کا مشترکہ مقصد کسی کو قتل کرنا تھا، یہ دونوں درخواست دہندگان 9 مارچ 2020 سے عدالتی تحویل میں ہیں۔ درخواست گزاروں کے خلاف چارج شیٹ 2 جون 2020 کو داخل کی گئی تھی۔ اس کے بعد، مختلف ضمنی چارج شیٹ داخل کی گئی ہیں۔ درخواست گزاروں کے خلاف فرد جرم عائد کردی گئی ہے۔ ابھی تک استغاثہ کی طرف سے شواہد کی پیشی کا شروع ہونا باقی ہے۔ استغاثہ نے کئی گواہوں کو درج کیا ہے، اس لیے مقدمے کی سماعت میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ ملزم عارف کی جانب سے ایڈوکیٹ سلیم ملک پیش ہوئے۔ ملزم انیس قریشی کی طرف سے وکیل تنویر احمد میر پیش ہوئے۔

دہلی فساد میں چھ ملزمان باعزت بری

۲۸ر فروری ۲۰۲۴ کو دہلی فساد میں قید ناحق کی سزا پا رہے چھ ملزمین کو کڑکڑڈوما کورٹ نے باعزت بری کر دیا۔ دہلی فساد کے بعد ان پر دیالپور تھانہ میں ایف آئی آر نمبر 131 / 2020 کے تحت مقدمہ درج ہوا تھا۔ ملزمین شکیل، حبیب رضا، محمد یامین، عثمان، شاہد، محمد فرقان کو عدالت نے طرفین کی طرف سے بحثوں، مشاہدات اور شواہد کی سماعت کے بعد تمام الزامات سے باعزت بری کر دیا، عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ریکارڈ پر جو بھی شواہد پیش کے گئے، وہ ناپائیدار اور ملزم کی نشاندہی کرنے میں ناکام ہیں، نیز یہ بھی ثابت کرنے میں ناکام ہیں کہ ملزمین اس بھیڑ کا حصہ تھے۔

بابری مسجد سے متعلق عدالت کا فیصلہ ہر اعتبار سے غلط

۲۷/اکتوبر ۲۰۲۳ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے اگلے سال ایودھیا (۲۲/جنوری ۲۰۲۴ء) میں رام مندر کے افتتاح میں وزیر اعظم نریندری مودی کی شرکت اور چند مسلم رہ نماؤں کی طرف سے مجوزہ مسجد کی بنیاد رکھنے کے لیے وزیر اعظم سے اپیل پر سخت تنقید کی ہے۔مولانا مدنی نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم یہ بات صاف طور پر کہنا چاہتے ہیں کہ ایودھیا تنازع میں سپریم کورٹ نے جو فیصلہ کیا تھا، ہم اس کو درست نہیں مانتے ہیں، جمعیۃ علماء ہند نے سپریم کورٹ کے فیصلے کے فوری بعد اپنا موقف واضح کر دیا تھا کہ یہ فیصلہ غلط ماحول میں غلط اصولوں اور بنیادوں پر دیا گیا ہے جو قانونی و تاریخی حقائق کے بھی خلاف ہے۔مولانا مدنی نے کہا کہ ایسی صورت میں ملک کے وزیر اعظم کو کسی بھی عبادت گاہ کے افتتاح کے لیے بالکل نہیں جانا چاہیے بلکہ مناسب یہ ہے کہ مذہبی رسوم سیاست کی آمیزش سے پاک ہوں اور مذہبی لوگوں کے ذریعہ ہی انجام پائیں۔مولانا مدنی نے اس موقع پر جمعیۃ علماء کے ہر سطح کے ذمہ داروں کو متنبہ کیا کہ وہ جمعیۃ علماء ہند کے موقف کے خلاف کسی بھی غیر ذمہ دارانہ بیان سے پرہیز کریں۔واضح ہو کہ انگریزی اخبار ٹائمس آف انڈیا میں جمعیۃ کے کسی مقامی ذمہ دار کے حوالے سے وزیر اعظم سے مسجد کے افتتاح میں شرکت کی اپیل پر مبنی بیان شائع ہوا ہے جو جمعیۃ کے موقف کے خلاف ہے۔

سنہری باغ مسجد نئی دہلی کے انہدام پر روک لگائی جائے

نئی دہلی ۲۶/دسمبر ۲۰۲۳ء: جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کو خط لکھ کر نئی دہلی کے راج پتھ پر واقع مسجد سنہری باغ کے ممکنہ انہدام پر سخت ناراضی کا اظہار کیا۔مولانا مدنی نے اپنے مکتوب میں وزیر اعظم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نئی دہلی میونسپل کونسل (NDMC) کی جانب سے مسجد سنہری باغ کے ہٹانے سے متعلق رائے عامہ کے حصول کے نوٹیفکیشن پر تشویش کا اظہار کرتے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کی کارروائی ہمارے

مشترکہ ورثے کو شدید نقصان پہنچائے گی۔

یہ مسجد ملک کی مرکزی جگہ پر دو سو سالوں سے قائم ہے جو ہمارے ملک کے بھرپور ثقافتی اور تاریخی ورثے کی گواہ ہے۔ ہمارا ملک کثرت میں وحدت سے معنون ہے اور بقائے باہم کے اصولوں سے مالا مال ہے۔ اپنی عظمت اور شان کے ساتھ قائم یہ مسجد نہ صرف اردگرد رہنے والوں کے لیے عبادت کی جگہ ہے بلکہ قابل فخر وراثت کی حامل بھی ہے۔ مزید برآں اکتوبر 2009 کے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق یہ مسجد گریڈ III کی ہیریٹیج عمارت میں شامل ہے۔ ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ بذات خود اس معاملے کا نوٹس لیں اور مسجد سنہری باغ کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس معاملے میں آپ کی مداخلت اس ملک کی ثقافتی شناخت کے تحفظ کے لیے حکومت کے عزم کو تقویت پہنچائے گی۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد کا متعلقہ مسجد کا دورہ

دریں اثنا جمعیۃ علماء ہند کے ایک مرکزی وفد نے ۲۶ دسمبر کی دوپہر کو ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں سنہری باغ مسجد پہنچ کر امام مولانا عبدالعزیز سے ملاقات کی اور مسجد سے متعلق پوری صورت حال سے آگاہی حاصل کی۔ امام صاحب نے بتایا کہ ہماری مسجد سرکار کی طرف سے سیکورٹی کی ہر ہدایت پر عمل پیرا ہوتی ہے، یہاں تک کہ پارلیمنٹ سیشن کے دوران یہاں جماعت سے نماز کا اہتمام نہیں ہوتا۔ نیز اس مسجد کی وجہ سے ٹریفک کا بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے، بس ہم اللہ سے دعاء کرتے ہیں کہ وہ اس مسجد کی حفاظت فرمائے۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے دہلی کے لوگوں سے خاص طور پر اپیل کی کہ وہ این ڈی ایم سی کے نوٹیفکیشن کا جواب دیں کہ وہ اس مسجد کے انہدام کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔ جمعیۃ کے وفد میں ناظم عمومی کے علاوہ مولانا غیور احمد قاسمی سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند، مولانا عرفان قاسمی آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند، مولانا مفتی ذاکر حسین قاسمی، مولانا احتشام قاسمی اور مولانا عظیم اللہ صدیقی شامل تھے۔

کلکتہ انتخابی تشدد میں ماخوذ تیرہ مسلم نوجوانوں کو سپریم کورٹ سے ضمانت

۴ رجنوری ۲۰۲۴ء کو سپریم کورٹ نے 2021 میں مغربی بنگال انتخابی تشدد کے دوران ایک شخص کے قتل کے سلسلے میں 13 ملزمان کی کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ضمانت منظور کرلی۔ 25 جون 2022 کو کلکتہ ہائی کورٹ نے سی بی آئی کی سفارش پر بروئی پور ضلع مجسٹریٹ کی عدالت کے ذریعہ پیشگی ضمانت کو کالعدم کردیا تھا، جس کے بعد ملزمین کے لیے راحت کی امید ختم ہوگئی تھی۔ حالاں کہ یہ فساد دو سیاسی پارٹیاں بی جے پی اور ٹی ایم سی کے کارکنان کی سیاسی عداوت کا نتیجہ تھا، لیکن فرقہ پرست عناصر نے اسے ہندو مسلم رنگ دے کر علاقے میں نہ صرف نفرت کی فضا ہموار کرنے کی کوشش کی، بلکہ اس کے نتیجے میں یک طرفہ طور پر غریب بے قصور مسلم نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا۔ صورت واقعہ یہ ہے کہ 02 مئی 2021 کی شام 8 بجے متوفی ہرن ادھیکاری کو سیاسی عداوت کے سبب ظالمانہ طور پر مارا پیٹا گیا، جس کی تاب نہ لاکر اس نے دم توڑ دیا۔ بعد میں پولس نے قربان، یونس، ہمایوں، رقیب ملا، عثمان ملا، معین الدین، ممریز ملا، ریشما ملا، سپریا بی بی، سراجل، سیف القاضی، داؤد علی ملا سمیت 17 ملزمان کے خلاف مقدمہ دائر کیا، ان میں کچھ ملزمان نے ضلع عدالت سے پیشگی ضمانت لے لی تھی۔ بعد میں مقدمہ سی بی آئی کے حوالے کردیا گیا، جس کی سفارش پر ضلع عدالت کے ذریعہ دی گئی ضمانت کو کلکتہ ہائی کورٹ نے مسترد کردیا۔

13 غریب ملزمین کے اہل خانہ کی گزارش پر صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم کی ہدایت پر جمعیۃ کے مقرر کردہ وکلاء نے نومبر 2022 میں سپریم کورٹ میں اسپیشل پٹیشن (CrlAppeal.Nos.10830–10834 / 2022) داخل کی، سپریم کورٹ نے پہلی سماعت میں ہی ملزمین کو عارضی طور پر پروٹیکشن دے دیا تھا کہ سی بی آئی انھیں گرفتار نہیں کرے گی، لیکن حسب ضرورت پوچھ تاچھ کے لیے طلب کرے گی۔ آج بالآخر اپنے حتمی فیصلے میں سپریم کورٹ نے ملزمین کی مستقل ضمانت منظور کرلی۔

معزز جج جسٹس جے کے مہیشوری، جسٹس سدھانشو دھولیہ نے یہ فیصلہ سناتے ہوئے

کہا کہ ملزمین سی بی آئی کا مکمل تعاون کر رہے ہیں، اس لیے ان کو قید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لہذا انھیں ضمانت دی جاتی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے عدالت میں سینئر ایڈوکیٹ سدھارتھ داوے، سید مہدی امام، ایڈوکیٹ محمد نور اللہ، تبریز احمد، ایڈوکیٹ عاطف سہروردی پیش ہوئے۔ جب کہ سی بی آئی کی طرف سے اے ایس جے ایشوریہ بھاٹی و دیگر نے نمائندگی کی۔

بلقیس بانو کیس میں سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم

۸ر جنوری ۲۰۲۴ء کو سپریم کورٹ نے بلقیس بانو کیس کے 11 مجرموں کی رہائی سے متعلق گجرات حکومت کے عمل کو کالعدم کر دیا۔ یاد رہے کہ تین مارچ 2002 کو گجرات فسادات کے دوران ایک ہجوم نے بلقیس بانو کی اجتماعی عصمت دری کی تھی اور خاندان کے متعدد افراد کو قتل کر دیا تھا۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کا تہہ دل سے خیر مقدم کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ قانون کی حکمرانی اور انصاف کی فتح ہے اور اس واضح پیغام کا حامل ہے کہ انصاف پر کسی بھی صورت میں سمجھوتہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ امید ہے کہ یہ فیصلہ مستقبل کے لیے ایک نظیر بنے گا کہ حکومتوں کو انصاف کی فراہمی میں غیر جانب دار ہونا چاہیے اور عصمت دری اور قتل عام جیسے گھناؤنے جرائم کی سنگینی سے بے پروانہیں ہونا چاہیے۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

نئی دہلی ٦ جنوری ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس صدر محترم جمعیۃ علماء ہند کے زیر صدارت بمقام مدنی ہال، آئی ٹی او، نئی دہلی منعقد ہوا، جس میں وقف املاک کا تحفظ، عبادت گاہ ایکٹ کے باوجود مساجد و مقابر کے خلاف فرقہ پرستوں کی جاری مہم، رام مندر تقریبات، فلسطین میں اسرائیلی دہشت گردی جیسے سلگتے ہوئے مسائل پر

تفصیل سے تبادلہ خیال ہوا اور اہم فیصلے کئے گئے۔ ازیں قبل جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری نے سابقہ کارروائی کی خواندگی کی اور ایڈوکیٹ مولانا نیاز احمد فاروقی نے عبادت گاہ ایکٹ اور نئے تعزیری قانون کے تحت ماب لنچنگ کے لیے علیحدہ سزا تجویز کرنے کے پس منظر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس موقع پر اپنے صدارتی کلمات میں صدر جمعیۃ علماء ہند نے کہا کہ مساجد و مقابر کا تحفظ جمعیۃ علماء ہند کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے، موجودہ دور میں جس طرح ایک کے بعد ایک عبادت گاہوں کو متنازع بنانے کی کوشش کی جارہی ہے، اس کے مدنظر یہ ضروری ہے کہ ٹھوس لائحہ عمل وضع کیا جائے اور تدارکی تدابیر اختیار کی جائیں۔ انھوں نے کہا کہ کچھ طاقتیں مسلم اقلیت کو نیچا دکھانے اور ان کو ذہنی کرب و اذیت میں مبتلا کرنے کی پے در پے کوشش کررہی ہیں، اس میں میڈیا کا بھی بڑا کردار ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے ہمیشہ ایسی طاقتوں کا مقابلہ کیا ہے اور ملک وملت کے حق میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دینے کے ساتھ آئین اور قانون کے وسیلے سے انصاف حاصل کرنے کی کوشش کی ہے، اس کے علاوہ حکومتوں کو بھی ایسی صورت حال پر بارہا متنبہ کیا ہے۔ موجودہ وقت میں ہم اسی کردار پر قائم ہیں اور ایک مثبت اور مستحکم سوچ کے ساتھ صورت حال کا مقابلہ کررہے ہیں۔ صدر جمعیۃ نے بالخصوص رام مندر تقریبات کے پس منظر میں چند خدشات کی طرف بھی توجہ دلائی۔

انھوں نے اس کے علاوہ مسلمانوں کی سماجی و معاشرتی صورت حال پر گہری فکر مندی کا اظہار کیا اور کہا کہ اصلاح معاشرہ کی تحریکات کو صحیح رخ دینے کی ضرورت ہے۔ نوجوانوں میں منشیات کی لت اور ملت کے مجموعی حالات کی ابتری کے باوجود شادی بیاہ میں فضول خرچی کے سدباب کے لیے ہمیں کمر بستہ ہونا پڑے گا۔ محض روایتی طریقہ اختیار کرنے سے معاشرہ کی اصلاح کی مہم نفع بخش نہیں ہوسکتی بلکہ مختلف برادریوں کو جوڑ کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے ارکان عاملہ کو متوجہ کیا کہ وہ ملت کی تعمیر کے لیے ٹھوس لائحہ عمل وضع کریں۔

مجلس عاملہ نے اپنے فیصلے میں رام مندر تقریبات کے پس منظر میں ایک اہم تجویز

منظور کی، چنانچہ تجویز میں یہ کہا گیا کہ جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس نقض امن، اقلیت کو ہراساں اورخوف زدہ کرنے کی کوششوں کے بارے میں خدشات کی طرف حکومت اور لاء اینڈ آرڈر نافذ کرنے والی ایجنسیوں کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہے۔ ملک میں نفرت کا جو ماحول پیدا کیا جا رہا ہے، وہ کسی بھی طرح ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ہم اسے انتخابات پر نامناسب اثر ڈالنے کا وسیلہ بھی سمجھتے ہیں۔ ہم اس موقع پر اپنے اس موقف کا بھی اعادہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ بابری مسجد سے متعلق سپریم کورٹ کا فیصلہ انصاف کے معیار پر کھرا نہیں اترتا۔ یہ فیصلہ انصاف کی روح کے برخلاف آستھا اور تکنیکی نکات پر مبنی ہے۔ خود سپریم کورٹ نے تسلیم کیا ہے کہ اس بات کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ بابری مسجد مندر کو توڑ کر بنائی گئی تھی۔ اجلاس کو اس بات پر بھی تشویش ہے کہ ''مذہبی مقامات قانون 1991 قانون کے سختی سے نفاذ سے متعلق سپریم کورٹ کی اپنے مذکورہ فیصلے میں یقین دہانی کے باوجود، عدالتیں، دیگر مسجدوں پر دعووں کی بھی شنوائی کر رہی ہیں۔ یہ رویہ عدالتی نظام پر ملک کے انصاف پسند عوام کے اعتماد کو مجروح کرنے کا باعث ہے۔

تجویز میں مزید کہا گیا کہ رام مندر کی تقریبات میں حکومت کی فعال شرکت کو غیر منصفانہ عمل تصور کرتے ہوئے ہم یہ اپیل کرتے ہیں کہ حکومت اور اس کے اداروں کو جانب دارانہ پالیسی سے احتراز کرنا چاہیے۔ اسی کے ساتھ ہم مسلمانوں اور ملک کے عوام سے یہ بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان حالات میں ملک میں امن وامان کی برقراری کی ہر ممکن کوشش کریں۔

مجلس عاملہ میں وقف املاک سے متعلق جمعیۃ کی مرکزی وقف کمیٹی کی سفارشات پیش کی گئیں۔ چنانچہ وقف جائیدادوں کے تحفظ سے متعلق متنوع مسائل کے حل کے لیے منظم جدوجہد پر زور دیتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ دفتر جمعیۃ علماء ہند کے 'شعبہ اوقاف' کی نشاۃ ثانیہ کی جائے، اس کے لیے مرکزی وقف کمیٹی کا کنوینر حاجی محمد ہارون صاحب بھوپال کو مقرر کیا گیا، نیز کمیٹی کی سفارشات کے مدنظر یہ طے ہوا کہ فروری 2024 میں حیدر آباد میں نیشنل اوقاف کانفرنس منعقد کی جائے۔

اجلاس مجلس عاملہ میں ماب لنچنگ سے متعلق نئے وضع کردہ قانون کا جائزہ لیا گیا، یہ

محسوس کیا گیا کہ اس قانون کے مختلف پہلوؤں کا تفصیلی مطالعہ ضروری ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے ایک سہ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی، جس کے ارکان (۱) ایڈوکیٹ ایم آر شمشاد (۲) ایڈوکیٹ طیب خاں (۳) ایڈوکیٹ نیاز احمد فاروقی ہیں۔ یہ کمیٹی اگلے تیس دنوں میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

اجلاس میں فلسطین میں جاری خونریز نسل کشی اور انسانی ہلاکتوں پر سخت غم وغصہ اور تشویش کا اظہار کیا گیا۔ منظور کردہ تجویز میں کہا گیا کہ شرم ناک بات یہ ہے کہ اس صریح ظلم و بربریت کو روکنے میں اقوام متحدہ بھی ناکام ہے اور امریکہ اور اس کے حلیف اسرائیل کی پشت پناہی اور تعاون کر رہے ہیں۔ اس سنگین صورت حال پر جمعیۃ علماء ہند اقوام عالم بالخصوص حکومت ہند سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کرکے اس ظلم و بربریت کو جلد از جلد بند کرانے اور فلسطینیوں کو ان کا حق دلانے کی کوشش کریں اور آزاد و خودمختار فلسطینی ملک کے قیام سے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں کو نافذ کرائیں۔

اجلاس میں منی پور میں جاری تشدد اور اس کے بڑھتے دائرہ اثر پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور اسے سرکار اور مشنری کی ناکامی سے تعبیر کیا گیا۔ اجلاس میں بحیثیت جماعت یا عہدیدار الیکشن میں کسی سیاسی جماعت کی حمایت و تشہیر سے متعلق جمعیۃ کے موقف پر غور وخوض ہوا۔ اس سلسلے میں یہ تجویز منظور ہوئی کہ جمعیۃ علماء ہند کے سابقہ فیصلے اور دیرینہ تعامل کے مطابق جمعیۃ کے عہدیدار انتخابات میں سیکولر سیاسی جماعتوں کی حمایت ذاتی طور پر کرسکتے ہیں، لیکن بحیثیت جمعیۃ علماء ہند کسی مخصوص سیاسی پارٹی کی انتخابات میں حمایت نہیں کی جاسکتی۔

گزشتہ ایام میں اس طرح کی شکایات موصول ہوئی ہیں کہ بعض یونٹوں اور عہدیداروں نے باقاعدہ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے مخصوص پارٹی کی حمایت کا اعلان کیا اور انتخابی مہم میں عملی طور پر حصہ لیا۔ ان کے اس طرح کے عمل کو جماعت کے ضوابط کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اپنی سابقہ قرارداد کا اعادہ کرتا ہے اور اس پر سختی کے ساتھ کاربند رہنے اور ضابطہ شکنی کرنے والوں کو تنبیہ کرنے اور آئندہ ضابطہ شکنی کے خلاف تادیبی کارروائی کی ہدایت کرتا ہے۔ مجلس عاملہ میں اصلاح معاشرہ کے لیے لائحہ عمل

وضع کرنے، درس قرآن کے لیے نصاب، ضابطہ عمل اور رہنما ہدایات مرتب کرنے اور جمعیۃ بلڈنگ بلی ماران وغیرہ کے لیے الگ الگ کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئیں جو میعاد بند مدت میں اپنی رپورٹ پیش کریں گی، نیز یہ فیصلہ ہوا کہ ماہ مئی 2024 میں مرکزی مجلس منتظمہ کا اجلاس بمقام دہلی منعقد کیا جائے، اس موقع پر کئی اہم شخصیات کے وصال پر بھی دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا اور تجویز تعزیت منظور ہوئی۔ اجلاس دیر رات مولانا رحمت اللہ میر کشمیری رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند کی دعاء پر ختم ہوا۔

اجلاس میں صدر جمعیۃ علماء ہند اور ناظم عمومی کے علاوہ مفتی ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا رحمت اللہ میر کشمیری، مولانا محمد سلمان بجنوری نائب صدر جمعیۃ علماء ہند، مولانا قاری شوکت علی خازن جمعیۃ علماء ہند، نائب امیرالہند مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری، مولانا مفتی محمد راشد اعظمی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا عبداللہ معروفی دارالعلوم دیوبند، حاجی محمد ہارون مدھیہ پردیش، مولانا محمد عاقل گڑھی دولت، مولانا مفتی محمد عفان منصور پوری، مفتی محمد جاوید اقبال کشن گنج، مولانا نیاز احمد فاروقی ایڈوکیٹ، مولانا کلیم اللہ خاں قاسمی، مولانا محمد ناظم پٹنہ، مولانا محمد ابراہیم کیرالہ، مولانا عبدالقدوس پالن پوری، حافظ عبیداللہ بنارس، مفتی عبدالرحمٰن قاسمی نوگانواں سادات، مولانا یحییٰ کریمی میوات، مفتی عبدالقادر آسام، مولانا حبیب الرحمٰن الہ آباد شریک ہوئے۔

جمعیۃ یوتھ کلب کا ایک اور سنگ میل

نئی دہلی ۲۷/جنوری ۲۰۲۴ء: جمعیۃ یوتھ کلب نے مختصر سی مدت میں کئی اہم سنگ میل حاصل کیے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے جمعیۃ یوتھ کلب بنارس کی ٹیم، بنارس میں 75ویں یوم جمہوریہ تقریب پر پولس لائن کی پریڈ میں محکمہ پولس کی مختلف ٹکڑیوں کے ساتھ شامل ہوئی اور شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر پرشستی پتر حاصل کیا۔ جمعیۃ یوتھ کلب بنارس کے سکریٹری محمد رضوان نے بتایا کہ دیگر ٹکڑیوں کی طرح ہماری 25 رکنی ٹیم لیڈر خالد سعید کی قیادت میں شامل ہوئی، ساتھ ہی ساتھ 5 رکنی ٹیم نے مولانا

نورالبشر کی قیادت میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کا پروگرام پیش کیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی اتر پردیش سرکار کے کابینی وزیر جناب انل راجبھر تھے جب کہ جمعیۃ یوتھ کلب کے ناظم مولانا قاری احمد عبداللہ بھی پروگرام میں شریک ہوئے۔

اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے اپنے پیغام میں کہا کہ ہمیں جمعیۃ یوتھ کلب کے سکریٹری قاری احمد عبداللہ کے ذریعہ یہ معلوم ہوا کہ 26 جنوری کی پریڈ میں سول لائن اور پولس پریڈ کے ساتھ ہمارے جوان شامل ہوئے۔ جمعیۃ یوتھ کلب کے ذمہ داروں حافظ عبیداللہ، رضوان اور بنارس کے تمام ذمہ داروں کو خصوصی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انھوں نے بتایا کہ یقیناً یہ ہم سب کے لیے بہت ہی خوشی کا موقع ہے اور دیگر اضلاع میں جمعیۃ یوتھ کلب کے نوجوان اس سے حوصلہ پائیں گے اور آگے بڑھیں گے۔

اپنے آڈیو پیغام میں دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث و مہتمم حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی نے بھی مسرت کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ اس سے نوجوانوں کے عزم و ہمت میں بھی اضافہ ہوگا۔ جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی نے اپنے پیغام میں کہا کہ میں دل کی گہرائیوں سے اس پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جمعیۃ یوتھ کلب کے کمشنر مولانا کلیم اللہ قاسمی صاحب نے بھی مبارک باد دی۔

راجستھان کے اسکولوں میں سوریہ نمسکار کی مخالفت

راجستھان حکومت کے ذریعہ اسکولوں میں سوریہ نمسکار لازم کرنے کی ہدایت جاری کی گئی تھی، بالخصوص 15 فروری کو سبھی اسکولوں میں سوریہ سپتمی کے موقع پر اسے لازم کیا گیا۔ اس کے تناظر میں صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم کی ہدایت پر جمعیۃ علماء راجستھان کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس ۱۲ر فروری ۲۰۲۴ء کو مسلم مسافر خانہ جے پور میں منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا قاری محمد امین پوکرن نے کی، اجلاس میں سوریہ نمسکار کے بارے میں مولانا عبدالواحد کھتری جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء

راجستھان نے تجویز پیش کی۔

منظور شدہ قرار داد میں اسکولوں میں 15 فروری کو سوریہ سپتمی کے موقع پر طلبہ، والدین اور دیگر کے لیے اجتماعی سوریہ نمسکار کے حکومتی حکم کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ مذہبی معاملات میں کھلی مداخلت اور آئین میں دی گئی مذہبی آزادی کے خلاف ہے۔ لہذا مسلم کمیونٹی سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ 15.02.2024 کو سوریہ سپتمی کے دن طلبہ کو اسکول نہ بھیجیں اور اس تقریب کا بائیکاٹ کریں۔

دریں اثنا، جمعیۃ علماء ہند سمیت دیگر مسلم تنظیموں نے راجستھان ہائی کورٹ میں ایک مشترکہ عرضی داخل کی ہے، جس میں 15 فروری کے پروگرام اور اسکولوں میں لازمی سوریہ نمسکار کے فیصلے کو کالعدم کرنے کی مانگ کی گئی ہے۔ عدالت میں آج جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے وکیل ظہور نقوی موجود تھے، حالانکہ آج ہی سماعت پر زور دیا گیا، لیکن معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے عدالت نے 14 فروری کی تاریخ مقرر کی ہے۔

جے پور میں جاری جمعیۃ کے اجلاس میں ریاست بھر سے جمعیۃ کے قائدین نے شرکت کی۔ ریاستی مجلس عاملہ نے واضح کیا کہ اکثریتی ہندو سماج میں سوریہ کو خدا/ دیوتا کے طور پر پوجا جاتا ہے۔ اس عمل میں بولے جانے والے کلمات، اشلوک وغیرہ جیسی سرگرمیاں پوجا کی ایک شکل ہیں، جب کہ مسلمانوں کے لیے اللہ کے سوا کسی کی عبادت شرک ہے۔ اس لیے امت مسلمہ کسی بھی صورت میں اسے قبول نہیں کرے گی۔ جمعیۃ علماء ہند یہ مانتی ہے کہ کسی بھی جمہوری ملک میں یوگا کے بہانے کسی خاص مذہب کے عقائد کو دوسرے مذاہب کے لوگوں پر مسلط کرنا، بالخصوص بچوں کو مجبور کرنا آئینی اصولوں اور مذہبی آزادی نیز چائلڈ رائٹس کی کھلی خلاف ورزی اور ایک مذموم کوشش ہے۔ ہم ملک کے جمہوری نظام کے مطابق اس کے خلاف ہر سطح پر آواز بلند کریں گے۔ جمعیۃ علماء نے ریاستی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ یوگا / پریکٹس کے مسئلہ پر مسلم کمیونٹی کو اعتماد میں لے، تاکہ غیر ضروری تنازعہ سے بچا جا سکے اور مذکورہ متنازعہ حکم کو فوری اثر سے واپس لینے کی ہدایات جاری کی جائیں۔ کیونکہ اس قدم سے ملک کے جمہوری ڈھانچے کو نقصان پہنچے گا۔ جمعیۃ علماء ہند نے مسلم کمیونٹی سے اپیل

کی ہے کہ وہ اپنی نئی نسلوں کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کریں اوراس سلسلے میں کسی قسم کا دباؤ قبول نہ کریں، کیونکہ آئین میں اپنے مذہبی عقیدے پر قائم رہنے کی ہر ایک کو آزادی ہے، نیز کسی کو مذہبی بنیاد پر تعلیم سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔نئی دہلی میں جمعیۃ علماء کے قانونی معاملات کے نگراں ایڈوکیٹ ومولانا نیاز احمد فاروقی نے ہائی کورٹ میں دائر کی گئی عرضی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمیں عدالت سے انصاف ملنے کی امید ہے، یہ مسلم کمیونٹی کے ایمان وعقائد کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔

نفرت پر مبنی ٹی وی نشریات کے خلاف
این بی ڈی ایس اے کی کارروائی مثبت لیکن ناکافی قدم

۲مارچ ۲۰۲۴ءکو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے نیوز براڈ کاسٹنگ اینڈ ڈیجیٹل اسٹینڈرڈز اتھارٹی (این بی ڈی ایس اے) کی طرف سے ٹی وی چینلوں کے خلاف اٹھائے گئے حالیہ اقدامات کو ان حقائق پر مہر لگانے سے تعبیر کیا ہے جن کی طرف عرصے سے جمعیۃ علماء ہند اور ملک کی دوسری باشعور جماعتیں سرکار کو متوجہ کرتی رہی ہیں لیکن سیاسی مفادات کو راشٹر پر فوقیت دیتے ہوئے ایسے پروگراموں کو نہ صرف چلنے دیا گیا بلکہ حوصلہ افزائی بھی کی گئی۔

واضح ہو کہ 28 فروری کو منعقد ایک اہم میٹنگ میں معزز جسٹس (ریٹائرڈ) اے کے سیکری کی صدارت میں این بی ڈی ایس اے نے ضابطہ اخلاق اور نشریاتی معیار کی سنگین خلاف ورزیوں کا حوالہ دیتے ہوئے ٹی وی چینل نو بھارت ٹائمس، نیوز 18 ہندی اور آج تک سے گزشتہ دو سالوں میں 'مسلم مخالف' نشر ہونے والی ویڈیوز ہٹانے کی ہدایات جاری کی ہیں اور نسلی اور مذہبی ہم آہنگی سے متعلق مخصوص رہنما اصول کو اجاگر کرتے ہوئے جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔

مولانا مدنی نے این بی ڈی ایس اے کے اقدام کو ذمہ دارانہ صحافت کی طرف ایک مثبت قدم سے تعبیر کیا ہے، تاہم انھوں نے کہا کہ صرف اس قدر کارروائی اطمینان

بخش نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سزا کی نوعیت اور جرمانہ کی مقدار کافی کم ہے، دوسری بات یہ ہے کہ صرف فیصلہ سنانا کافی نہیں ہے۔ یہ ضروری ہے کہ مستقبل میں ایسے اینکروں او رٹی چینلوں پر کڑی نگاہ رکھنے کے لیے ایک علیحدہ کمیٹی تشکیل دی جائے اور کسی کی شکایت کا انتظار کیے بغیر سوموٹو ایکشن لیا جائے۔

دہلی میں نمازیوں پر تشدد اسلاموفوبیا کا مظہر

۸؍مارچ ۲۰۲۴ء کو شمالی دہلی کے اندرلوک میں جمعہ کی نماز کے دوران پولس افسر کی نفرت سے بھری کارروائی اور عین نماز میں لوگوں کی پٹائی پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے صدر محترم جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے کہا کہ اس طرح کے عمل سے عالمی سطح پر ملک کی شناخت کافی خراب ہوگی۔ مولانا مدنی نے اس سلسلے میں وزیر داخلہ حکومت ہند اور دہلی کے ایل جی کو خط لکھ کر پولس افسر کو ہر طرح کی ذمہ داری سے سبکدوش کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ پولس کے اس رویے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسلاموفوبیا کے مرض میں مبتلا ہے اور فرقہ پرست طاقتوں کی سوچ سے متاثر ہے۔ اس لیے فکری اصلاح کے ساتھ اس کو اپنے کام کے تئیں ذمہ دار ہونے کی ٹریننگ دیا جانا ضروری ہے۔

مولانا مدنی نے اپنے مکتوب میں وزیر داخلہ کو متوجہ کیا کہ ایسے واقعات جن میں قانون نافذ کرنے والے افراد 'مجرم' کا کردار ادا کرتے ہیں، متاثرہ کمیونٹی پر دیرپا برے اثرات ڈالتے ہیں، نیز ملک کے دشمنوں کو عالمی سطح پر ملک کی ساکھ کو داغدار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی بحالی کے لیے پولس کو اپنا فرض نبھانا چاہیے، لیکن مذہبی معاملات سے نمٹنے میں احتیاط نہایت ضروری ہے۔

مولانا مدنی نے اپنے مکتوب میں لکھا کہ ''میں آپ کو فوری طور پر متوجہ کرتا ہوں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ہدایات جاری کریں کہ وہ تمام شہریوں کی حفاظت کو ترجیح دیں، خواہ ان کا مذہبی پس منظر کچھ بھی ہو۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے بجائے ان کی

جانوں اور ان کی آزادیوں کا تحفظ کیا جائے اور فرقہ پرست اور ملک کو توڑنے والی طاقتوں کا آلہ کار بننے والے پولس افسران پر سخت کارروائی کی جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس معاملے میں آپ کے فوری اور فیصلہ کن اقدام سے نظام انصاف پر اعتماد بحال ہوگا اور ملوث پولیس افسران کی جوابدہی کو یقینی بنایا جائے گا۔

این سی پی سی آر کے چیئرمین کو نوٹس

نئی دہلی ۲۰ مارچ ۲۰۲۴ء کو نیشنل کمیشن فار پروٹیکشن آف چائلڈ رائٹس (این سی پی سی آر) کے چیئرمین پریانک کانونگو کے ذریعہ دینی مدارس اور جمعیۃ اوپن اسکول کو بدنام کرنے کے خلاف جمعیۃ علماء ہند نے سخت قدم اٹھایا۔ صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم کی طرف سے معروف وکیل ورندا گرور نے مذکورہ چیئرمین کو خط لکھ کر سات دن کے اندر تحریری طور پر اپنا بیان واپس لینے کا مشورہ دیا ہے، ورنہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ واضح ہو کہ ۳۱/ مارچ کو شری کانونگو نے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکول (این آئی او ایس) کو خط لکھ کر جمعیۃ علماء ہند کے تعلیمی ادارہ' جمعیۃ اوپن اسکول کی مہم کو 'منظم جرم' سے تعبیر کیا تھا، نیز اس پر بیرون ملک سے فنڈ حاصل کرنے بالخصوص پاکستان سے تعلق ہونے کا بے بنیاد الزام عائد کیا تھا، اس سلسلے میں چیئرمین نے ایک ٹی وی چینل پر بھی اس الزام کا اعادہ کیا۔ اس کے علاوہ مذکوہ چیئرمین دینی مدارس کو بدنام کرنے اور ان کے خلاف بے ہودہ الزامات عائد کرنے میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔

نوٹس میں صاف کہا گیا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند جیسی تاریخی اور وطن پرور جماعت کو بدنام کرنے اور اس پر جھوٹے الزامات عائد کرنے کی کوشش کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے۔ نیز اتنے بڑے عہدے پر بیٹھے شخص کے لیے یہ زیبا بھی نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر نے اس نوٹس کے ذریعہ لگائے گئے بے بنیاد الزامات کی تردید کی ہے۔ مختلف میڈیا

چینلز کے ذریعے پھیلائے گئے ان الزامات نے جمعیۃ اوپن اسکول کی ساکھ کو متاثر کیا ہے، جب کہ یہ ادارہ پسماندہ کمیونٹیز خاص طور پر مسلم اقلیت کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل کے لیے وقف ہے۔

مسٹر کانونگو کے دعووں کے برعکس جمعیت اوپن اسکول، قانونی فریم ورک کے اندر کام کرتا ہے اوراس کا مقصد بنیادی طور پر دینی مدارس کے طلبہ کو نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ (NIOS) کے ذریعے رسمی تعلیم کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس اقدام کا مقصد ایسے طلبہ کو بااختیار بنانا ہے جو مرکزی دھارے کے تعلیمی مواقع سے محروم ہیں تاکہ وہ سول سوسائٹی کے دھارے میں شامل ہوسکیں۔ دوسری طرف جمعیۃ کسی بھی طالب علم کو رسمی تعلیم حاصل کرنے سے نہیں روکتی بلکہ غیر رسمی تعلیم کے ساتھ بچوں کے لیے رسمی تعلیم کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

مسٹر کانونگو جمعیت اوپن اسکول کو 'اوپن مدرسہ' کا جو نام دے رہے ہیں، وہ نہ صرف غلط ہے بلکہ بدنیتی پر مبنی ہے۔ نیز دینی مدارس کے بارے میں ان کے تضحیک آمیز تبصرے، ان اداروں کی آئینی شناخت اور حقوق کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان کو سمجھنا چاہیے کہ ملک کی قانونی اسکیم میں 'دینی مدارس' کو تسلیم کیا گیا ہے۔ لازمی تعلیم کا حق ایکٹ، 2009 کے 1(5) میں خاص طور پر کہا گیا ہے کہ یہ ایکٹ مدارس، ویدک پاٹھ شالوں اور بنیادی طور پر مذہبی تعلیم دینے والے دیگر اداروں پر لاگو نہیں ہوگا۔ اس طرح مدارس کے جواز کو ملک کے آئین کی دفعہ 29 اور 30 میں بھی قانونی طور پر تسلیم کیا گیا ہے، نیز ریاستی سطح کے مختلف قوانین ہیں جو مذہبی تعلیم کے ان اداروں کو تسلیم کرتے ہیں۔

مزید برآں قانونی طور پر مقرر کردہ چیئر پرسن ہونے کے ناتے 'بچوں کے خلاف منظم جرائم' جیسے جملے کا انتخاب بہت ہی افسوسناک اور جمعیۃ علماء ہند کو بدنام کرنے والا عمل ہے۔ مذہبی تعلیم دینا اقلیتوں کا بنیادی حق ہے، دیگر مذاہب کی طرف سے بھی مذہبی تعلیم دی جاتی ہے اور ادارے قائم کیے جاتے ہیں لیکن انھوں نے صرف دینی مدارس کو نشانہ بنا کر

عصبیت کا ثبوت دیا ہے۔

جہاں تک مالی معاملات کا تعلق ہے، تو چیئرمین نے فنڈز اکٹھے کرنے کو پاکستان سے وابستہ کیا ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ جمعیۃ علماء ہند کسی بھی غیر ملکی تعاون کے لیے فارن کنٹری بیوشن ریگولیشن ایکٹ، 2010 پر سختی سے عمل پیرا ہے، اور اس مقصد کے لیے اس کے پاس وزارت داخلہ کے ذریعہ تجدید شدہ ایف سی آر اے سرٹیفکیٹ ہے۔ یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ کسی رقم کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایف سی آر اے قانون کا معاملہ این سی پی سی آر کے دائرہ اختیار سے باہر ہے، اس کے باوجود انھوں نے پاکستان کا نام لے کر اپنی حدوں کو پار کیا ہے، ان کی باتوں کی جڑیں جھوٹ، قیاس اور ناقابل یقین دعووں پر مبنی ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند نے میڈیا کو بھی متوجہ کیا ہے کہ وہ ایسے جھوٹے بیانات کو جاری کرنے سے گریز کرے جو معاشرے کی بہتری کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کو بدنام کرنے کا سبب ہیں۔

بورڈ رزلٹ میں جمعیۃ چلڈرن ولیج کی صدفی صد کامیابی

نئی دہلی: ۹ر مئی ۲۰۲۴ء: جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام چلنے والا شاہ زکریا پبلک اسکول جو جمعیۃ چلڈرن ولیج انجار (کچھ گجرات) میں واقع ہے، اس نے لگاتار چوتھی بار گجرات بورڈ کے بارہویں کے امتحان میں صدفی صد کامیابی حاصل کی۔ اس اسکول کی بارہویں کی طالبہ رومانہ رفیق بھائی نے 86.90 فی صد نمبر کے ساتھ سرفہرست مقام حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ امینہ عبداللہ بھائی نے 84.34 فیصد کے ساتھ دوسرا مقام حاصل کیا ہے۔

اس موقع پر اپنے بیان میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات، اسکول انتظامیہ بالخصوص اسکول پرنسپل رحیمہ بین قریشی، مفتی انیس پرتاپ گڑھی اور اساتذہ کو مبارک باد دی۔ انھوں نے کہا کہ صدر محترم جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب جو ادارے کے سرپرست ہیں، وہ اس کامیابی سے مسرور ہیں اور ان کی طرف سے بھی مبارکباد قبول فرمائیں۔

گجرات شکشا بورڈ کی طرف سے مبارک باد کا خط

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کا دفتر، بھج - کچھ

برائے سال ۲۰۲۳ - ۲۴ء

شاہ زکریا (حاجی پیر) سیکنڈری اسکول، انجار گجرات بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن، گاندھی نگر کے ذریعہ منعقدہ 12 ویں جماعت کے جنرل اسٹریم پبلک امتحان میں آپ کے ودیالیہ کا 100 فی صد کامیابی حاصل کرنے پر پورے ودیالیہ پریوار کو مبارکباد ہو۔ آپ کا یہ انمول کارنامہ دوسرے اسکولوں کے لیے تحریک کا باعث بنے گا۔ ہم آپ کو یہ گورو ابھینندن پتر پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہے ہیں کہ ضلع کو تعلیمی میدان میں قابل فخر بنانے میں آپ کے اسکول کا قابل ستائش کردار ہے۔ مستقبل میں محنت اور ایمانداری سے تعلیمی میدان میں نئی جہتوں کو چھوتے ہوئے ضلع اور ملک کا نام روشن رکھیں۔

(سنجے پرمار)

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کچھ ضلع

جمعیۃ یوتھ کلب کے ممبران کے ذریعہ عازمین حج کی خدمات

نئی دہلی ۱۹ ر مئی ۲۰۲۴ء جمعیۃ یوتھ کلب بھارت اسکاؤٹ اینڈ گائیڈ کے تین حلقوں کے نوجوان روورس نے ۹ مئی سے ۲۶ مئی تک دہلی میں آنے والے عازمین حج کی خدمت انجام دی۔ بھارت اسکاؤٹ اینڈ گائیڈ کے زیر اہتمام یہ نوجوان حج ہاؤس ترکمان گیٹ اور ائیر پورٹ پر حاجیوں کے تعاون میں پیش پیش رہے، اس پروگرام کا نام 'نیشنل لیول حج سروس کیمپ' رکھا گیا۔

پہلی شفٹ ۸ سے ۱۳ مئی تک تھی جس میں ضلع باغپت، سہارنپور، شاملی سے ۶۰ روورس شامل ہوئے پھر دوسری شفٹ جو ۱۳ سے ۱۹ مئی تک تھی، اس میں ضلع ہاپوڑ، مظفر نگر، امروہہ، بجنور سے ۶۰ روورس نے خدمت انجام دی اور تیسری شفٹ ۱۹ سے ۲۶ مئی تک میوات، غازی آباد اور بجنور سے ۶۰ روورس نے خدمت انجام دی۔ بغیر محرم حج کے لیے

جانے والی خواتین کے لیے گیارہ گائیڈس (لڑکیاں) مقرر کی گئیں۔صدر محترم جمعیۃ علماء ہند اور ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے ۲۲؍مئی کو حج منزل جا کر بذات خود جائزہ لیا اور اطمینان کا اظہار کیا۔ جمعیۃ یوتھ کلب کی پوری ٹیم بشمول سکریٹری قاری احمد عبداللہ صاحب رسولپوری کی نگرانی میں ان نوجوانوں کی رہ نمائی کے لیے موجود رہی۔

آسام کے وزیر اعلیٰ کا دینی مدارس پر افسوس ناک بیان

۲۰؍مئی ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما کے حالیہ بیانات کی سخت مذمت کرتے ہوئے اس پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ واضح ہو کہ بہار میں اپنی انتخابی مہم کے دوران آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنتا سرمانے

ہمنتا سرمانے ”ملا پیدا کرنے والی دکانیں بند کرنے“ اور ”چار شادیوں کے کاروبار کو ختم کرنے“ کے بارے میں اشتعال انگیز تبصرہ کیا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ دینی مدرسے قومی ورثہ ہیں، یہاں سے فارغ ہونے والوں نے مختلف میدانوں میں اس ملک کی خدمت کی ہے اور لگاتار کر رہے ہیں۔ ملک کی آزادی میں ان مدرسوں کے فارغین کی قربانیوں کو کسی طرح فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے دینی مدرسوں کے بارے میں ایسی بے ہودہ اور دل آزار باتیں کرنا درحقیقت ملک کی توہین ہے۔

مولانا مدنی نے مزید کہا کہ اس طرح کے تفرقہ انگیز اور اشتعال انگیز تبصرے نہ صرف ہمارے ملک کے سیکولر تانے بانے کو کمزور کرتے ہیں بلکہ نفرت اور باہمی تفرقہ کو بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا آئینی و دستوری حق دیتا ہے۔ کسی مخصوص کمیونٹی کو ان کے مذہبی طریقوں کی بنیاد پر نشانہ بنانا ناقابل قبول اور انتہائی دل آزاری کا باعث ہے اور یہ ہمارے آئین میں درج انصاف اور مساوات کے اصولوں کے خلاف ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے ہمیشہ تمام برادریوں کے درمیان امن، ہم آہنگی اور باہمی احترام کی

وکالت کی ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ ایک مضبوط اور زیادہ متحد ہندوستان کا راستہ کثرت میں وحدت، باہمی احترام اور افہام وتفہیم کے ماحول کو فروغ دینے میں مضمر ہے۔ مولانا مدنی نے تمام سیاسی قائدین پر زور دیا کہ وہ ایسے اشتعال انگیز بیانات دینے سے گریز کریں اور ملک کو تقسیم کرنے کے بجائے متحد کرنے والے مسائل پر توجہ دیں۔

عارف سلیم کو بے رحمی سے پیٹنے والے پولس افسران کو معطل کیا جائے

۳۱رمئی ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری نے مشرقی رینج کے جوائنٹ سی پی ساگر سنگھ کلسی سے ان کے دفتر جا کر ملاقات کی اور جمعیۃ کی طرف سے ایک مکتوب سونپا، جس میں ڈی بلاک ویسٹ ونود نگر دہلی کے رہنے والے عارف سلیم پر مدھو وہار پولس تھانے میں مبینہ طور پر پولس زیادتی اور اسلاموفوبیا کی شکایت کی گئی۔ ازیں قبل جمعیۃ کا ایک وفد عارف سلیم سے اس کے گھر پر مل چکا ہے۔ 21رمئی کی رات تقریباً 8 بجے پولس نے نہ صرف عارف کو پیٹا بلکہ اس کو ملا اور کٹوا کہہ کر مذہبی طعنے دیے جب کہ معاملہ ٹریفک سے متعلق قانون شکنی کا تھا۔ عارف کے ساتھ پہلے موقع واردات پر مار پیٹ ہوئی، بعدہ تھانہ لے جا کر اس کو تاریک روم میں بے رحمی سے مارا گیا۔ ہسپتال میں معمولی علاج کے بعد اسے گھر بھیج دیا گیا حالاں کہ شدید چوٹ اور نفسیاتی وحشت کی وجہ سے عارف گہری طبی نگرانی کا مستحق ہے۔

مکتوب میں مطالبہ کیا گیا کہ متاثرہ شخص عارف سلیم کے لیے پولس محکمہ کی طرف سے علاج ومعالجہ کی سہولت فراہم کی جائے اور مجرم پولس افسران اور عملہ کو بلا تاخیر معطل کیا جائے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور پورے معاملہ کی آزادانہ انکوائری کرائی جائے، نیز عارف کے خاندان کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔

جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری نے جوائنٹ سی پی سے کہا کہ پولس عوام کے تحفظ کے لیے ہوتی ہے، اس لیے جو کچھ عارف کے ساتھ ہوا وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ اس لیے لوگوں میں اعتماد بحال کرنے اور انصاف کی فراہمی کے لیے عارف کو معقول معاوضہ دیا جائے، نیز کسی شخص کو اس کی شناخت کی بنیاد پر سزا نہ دینے سے متعلق پولس افسران کی ذہنی

اورنفسیاتی تربیت بھی ضروری ہے۔ جوائنٹ سی پی نے وفد کو یقین دلایا کہ ہر ممکن کارروائی کی جائے گی اور متاثرہ شخص کو انصاف دلانے میں مدد کی جائے گی۔

جمعیۃ علماء ہند کے وفد میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ ایڈوکیٹ سپریم کورٹ محمد نوراللہ، جمعیۃ علماء ہند کے سینئر آرگنائزر مولانا غیور احمد قاسمی اور مولانا شفیق احمد القاسمی مالیگانوی، دینی تعلیمی بورڈ دہلی صوبہ کے جنرل سکریٹری قاری عبدالسمیع قاسمی شامل تھے جبکہ مقامی افراد میں متاثرہ شخص کا بڑا بھائی طارق سلیم، محلے کے ذمہ داران شوکت علی، فخرالدین سیفی، معصوم علی، افضل خان، کامران سیفی وغیرہ شامل تھے۔ دوسری طرف عارف سے ملاقات کرنے والے وفد کی قیادت مولانا داؤد امینی صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء صوبہ دہلی نے کی، وفد نے عارف کو ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔

سری نگر میڈیکل کالج میں اہانت رسولؐ کے واقعہ پر گورنر کو مکتوب

نئی دہلی ۷ر جون ۲۰۲۴: جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے سری نگر گورنمنٹ میڈیکل کالج کے ایک طالب علم کے ذریعہ شان رسالت میں گستاخی کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ مولانا مدنی نے جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کے نام مکتوب میں پیش آمدہ واقعہ کے خلاف فوری کارروائی اور منصفانہ مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح ہو کہ میڈیکل کالج کے غیر مسلم طالب علم نے مبینہ طور پر سوشل سائٹ ’کالرایپ‘ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گستاخانہ تبصرہ پوسٹ کیا ہے۔

مولانا مدنی نے اپنے مکتوب میں کہا کہ اس ملک کے شہری ہونے اور رحمت وہدایت کے عظیم پیامبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہونے کے ناتے، ہم نہ کسی مذہب اور اس کی مقدس شخصیات کی توہین روا رکھتے ہیں اور نہ ہی پیغمبر اسلام کے خلاف ایسی حرکتوں کو قبول کرسکتے ہیں۔ اس طرح کے اعمال پر پولس انتظامیہ کی سرد مہری اور معمولی محکمہ جاتی کارروائی پوری دنیا کے مسلمانوں کی مزید دل آزاری کا باعث بنتی ہے۔

صدر جمعیۃ علماء ہند نے اس بات پر زور دیا کہ یہ ایک انفرادی واقعہ نہیں ہے، وادی

کشمیر میں پچھلے سال این آئی ٹی میں اسی طرح کا واقعہ رونما ہوا تھا۔ ان واقعات کے تسلسل سے اس خدشے کو تقویت ملتی ہے کہ اس کے پس پشت نفرت پر مبنی نظریاتی تحریک ہے۔ اس طرح کی حرکتیں وادی میں مشکلات کو مزید گہرا کر سکتی ہیں، جو پہلے ہی سے انتشار کا شکار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان تفرقہ انگیز ہتھکنڈوں کا مقابلہ کیا جائے اور انھیں فیصلہ کن طریقے سے روکا جائے۔

مولانا مدنی نے مطالبہ کیا کہ مجرم کو بلا تاخیر گرفتار کیا جائے اور اسے قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ انصاف کی فراہمی اور متاثرہ برادری کو مطمئن کرنے کے لیے محض معطلی کافی نہیں ہے۔ نیز تعلیمی اداروں کے اندر رواداری اور باہمی احترام کے ماحول کو فروغ دینے کے لیے ضروری اقدامات کئے جائیں۔ مولانا مدنی نے اپنے مکتوب میں گورنر صاحب کو متوجہ کیا ہے کہ یہ واقعہ تمام مذاہب اور ان کی مقدس شخصیات کے احترام کے بارے میں ہمارے عزم کا امتحان ہے۔ اس معاملے میں آپ کا فوری اور متوازن قدم امن و امان اور ہمارے معاشرے کی اقدار کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

حضرت مولانا فاروق قاسمی کی شہادت

۸ / جون ۲۰۲۴ کو پرتاپ گڑھ کے معروف عالم مولانا محمد فاروق قاسمی ناظم جمعیۃ علماء ضلع پرتاپ گڑھ کے ساتھ پیش آمدہ ظالمانہ واقعہ اور اس میں ان کی شہادت پر صدر محترم جمعیۃ علماء ہند اور ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے گہرے رنج و ملال کا اظہار کیا۔ واضح ہو کہ مولانا کو ان کے وطن سون پور گاؤں میں کچھ افراد نے دھاردار ہتھیار سے شہید کر دیا اور لاش گھر کے سامنے چھوڑ دی (اناللہ وانا الیہ رجعون)۔

مولانا مرحوم جامعہ عبداللہ بن مسعود شہر پرتاپ گڑھ کے مہتمم تھے۔ موصوف جمعیۃ علماء ہند کے مخلص سپاہی اور علاقے میں فریقین میں صلح جوئی اور عوامی خدمت کے لیے معروف تھے۔ اس کے علاوہ متعدد دینی و اصلاحی سرگرمیوں میں معاون اور شریک کار رہے۔ ان کے خسر مولانا یار محمد خاںؒ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کے خاص

شاگرد اور خادم تھے۔ پورا خاندان خانوادۂ مدنی کی محبت وعقیدت کا اسیر ہے اور گھر کا ہر فرد حفظ قرآن کی نعمت کا حامل ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے اس قلق آمیز حادثہ پر اہل خانہ کے ساتھ اظہار یگانگت کیا ہے اور یوپی سرکار اور پولس انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ قاتل کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اس موقع پر صدر جمعیۃ علماء ہند نے جمعیۃ کے جمیع احباب و متعلقین اور ارباب مدارس سے مولانا موصوف کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کے اہتمام کی اپیل کی ہے اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام حاصل ہو (آمین)

دریں اثنا جمعیۃ علماء پرتاب گڑھ کا ایک وفد صدر جمعیۃ علماء پرتاپ گڑھ مفتی جمیل الرحمٰن کی قیادت میں سون پور گاؤں پہنچ گیا ہے۔ وفد نے پولس انتظامیہ سے ملاقات کرکے مطالبہ کیا ہے کہ قاتلوں کو فوراً گرفتار کیا جائے، اہل خانہ کو تحفظ فراہم کیا جائے اور اہل خانہ کو پچاس لاکھ روپے مالی معاوضہ دیا جائے۔

ڈی ایم سے ملاقات

نئی دہلی ۱۰/جون ۲۰۲۴ جو جمعیۃ علماء ہند کے ایک وفد نے ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی سربراہی میں پرتاپ گڑھ ڈی ایم سے ملاقات کی۔ وفد نے سوال پوچھا کہ آخر ان مجرموں کی گرفتاری میں اتنی تاخیر کیوں ہو رہی ہے، اور ان کی جائے فرار تک پولس کی رسائی کیوں نہیں ہے۔ ڈی ایم نے جواب دیا کہ وہ بہت جلد گرفت میں آجائیں گے۔ واضح ہو کہ قاتل نے اپنے گھر بلاکر مولانا مرحوم پر پشت سے حملہ کیا اور ان کے چہرے پر گہری چوٹ لگائی۔ وفد کو ڈی ایم اور پولس کپتان نے بھروسہ دلایا کہ مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی اور دیگر مطالبات پر بھی ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ ازیں قبل ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند سون پور گاؤں پہنچے اور وہاں اہل خانہ بالخصوص صاحبزادگان مفتی مامون وغیرہ سے ملاقات کرکے صدر جمعیۃ علماء ہند کا تعزیتی مکتوب سونپا اور گھر والوں کی دل جوئی کی۔ مکتوب میں مولانا مدنی نے اہل خانہ کو یقین دلایا کہ جمعیۃ علما کے خدام اس عظیم سانحہ کے وقت ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہر ممکن تعاون دینے کے لیے پرعزم ہیں۔ انھوں نے نماز

جنازہ سے قبل خطاب میں لوگوں کو صبر کی تلقین کی۔ مولانا مفتی راشد قاسمی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے نماز جنازہ پڑھائی۔

ناظم عمومی کے ہمراہ سید حسین ہاشمی خازن جمعیۃ علماء اتر پردیش، مولانا جمال قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء بارہ بنکی، مولانا معراج احمد قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء دیوریا، وصی احمد لکھنؤ موجود تھے۔ مرکزی وصوبائی ذمہ داروں کے ساتھ مقامی ذمہ داران جمعیۃ خاص طور پر جمعیۃ علماء پرتاپ گڑھ کے صدر مفتی جمیل الرحمن، مولانا عبداللہ قاسمی، مولانا وکیل احمد، مولانا اسرار، مولانا تاجدار، حافظ ضمیر الدین موجود تھے۔ نماز جنازہ میں بلاتفریق ملت دینی مدارس کے ذمہ داران اوراساتذہ کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔

اکبرنگر کالونی لکھنو کی مسماری

لکھنو، 15 جون 2024: اکبرنگر لکھنو کے مظلوم علاقے میں جمعیۃ علماء ہند کے ایک وفد نے جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء ہند احقر محمد حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں دورہ کیا۔ وفد نے سمراٹ فرنیچر کے مالک ایس ایچ باری صاحب اورارشد صاحب سے ملاقات کی، جو 1990 سے اکبرنگر میں رہائش پذیر ہیں اوران کا چارمنزلہ فرنیچر شوروم حال ہی میں زمیں بوس کردیا گیا۔

اکبرنگر کوکریل نالہ (اب ککریل ندی) کے کنارے پر واقع ہے جس کے ساتھ ایودھیا سڑک ہے جو اسے درمیان میں کاٹتی ہے۔ یہ علاقہ اپنے فرنیچر اور پلائی شاپس کے لیے جانا جاتا ہے جو گزشتہ کئی دہائیوں سے موجود ہیں۔ زیادہ تر علاقہ مکین یا توان دکانوں پر انحصار کرتے ہیں یا قریبی علاقوں میں یومیہ اجرت پر کام کرتے ہیں۔ 2015 میں گومتی ریور فرنٹ پروجیکٹ کو زور وشور سے شروع کیا گیا جس کا مقصد لکھنؤ کے دریا والے علاقوں کو خوبصورت بنانا تھا۔ اکبرنگر کے لوگ اس ری ڈیولپمنٹ کی زد میں آگئے کیونکہ ایل ڈی اے نے اس علاقے کوندی کے کنارے کی تجاوزات کے طور پر درجہ بندی کیا۔

سابق سکریٹری بچولال نے یہ زمین چالیس سال قبل لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی سے حاصل کی تھی۔ 1972–74 تک اتر پردیش کے گورنر اکبر علی خان مرحوم کے نام سے منسوب،

اکبر نگر کی بنیاد 1973 میں بے گھر لوگوں کی کمیٹی نے رکھی تھی۔ ایل ڈی اے نے 1983 میں ککریل کے علاقے میں چند آباد کاروں کو زمین بھی دی تھی۔

سرکار نے عدالت کا سہارا لیتے ہوئے اس زمین کو خالی کرانے کا فیصلہ لیا۔ یہ علاقہ مسلم اکثریتی ہے، اور ککریہ نالا سے ملا ہوا ہے، جس میں اکبر نگر، ابرار نگر، اور خرم نگر کے کچھ علاقے شامل ہیں۔ اس کے حدود میں تقریباً نو ہزار مکانات، ایک سو دس دکانیں، اور پچاس ہزار سے زائد کی آبادی ہے، جس میں مساجد، اسکول، مدارس، اور مندر شامل ہیں۔

ہائی کورٹ نے اس پورے علاقے کو توڑنے کا حکم دیا، اور سپریم کورٹ نے بھی اس حکم کی توثیق کی۔ کورٹ میں سماعت کے دوران جج کا رویہ مخالف کے وکیل کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔ ہائی کورٹ کے جج کا اسی فیصلہ کے بعد فوراً پرموشن ہو گیا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک پری پلان فیصلہ تھا۔ اب تک تقریباً 1600 مکانات توڑے جا چکے ہیں۔ لوگ بے سرو سامانی اور پریشانی کے عالم میں ہیں، حالاں کہ حکومت یوپی نے لوگوں کو ماہانہ قسط پر مکانات دیے ہیں، مگر وہ لوگوں کے لیے ناکافی ہیں، نیز ہر شخص کے پاس ماہانہ قسط ادا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ وفد میں ناظم عمومی کے علاوہ سید حسین صاحب، مولانا سید حاطب صاحب، مولانا محمد جمال قاسمی صاحب، اور مولانا محمد ازہر شامل تھے۔

ماب لنچنگ جیسے وحشیانہ عمل کی معاشرے میں کوئی جگہ نہیں

نئی دہلی ۲۰ر جون ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے کہا کہ کسی بھی مہذب معاشرے میں ماب لنچنگ جیسی وحشیانہ حرکتوں کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ ملک کے سبھی طبقوں کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے، کوئی حکومت اگر کسی طبقے کے ساتھ ہو رہے مظالم پر روک لگانے کی کوشش نہیں کرتی ہے تو اس کے دامن ان مظلوموں کے خون سے پاک صاف نہیں قرار دیے جا سکتے۔ مولانا مدنی نے یہ باتیں حال میں اتر پردیش کے علی گڑھ اور چھتیس گڑھ کے رائے پور میں پیش آئے ہجومی تشدد کے واقعات کے پس منظر میں کہیں۔ مولانا مدنی نے ان واقعات پر

گہرے دکھ اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے انصاف کو یقینی بنانے کے لیے قصورواروں کے خلاف سخت اور فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ واضح ہو کہ منگل کی رات علی گڑھ کے ماموں بھانجا علاقے میں گھر لوٹتے وقت ۳۵ سالہ فرید عرف اورنگ زیب پر ہجوم نے وحشیانہ حملہ کیا۔ پولیس کی فوری مداخلت کے باوجود اسے شدید چوٹیں آئیں اور اسے ملکھان سنگھ ہسپتال لے جایا گیا، جہاں اس نے دم توڑ دیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر چھ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

مولانا مدنی نے اتر پردیش حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ تحقیقات تیز کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ تمام ملوث افراد کو بلا تاخیر انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ ہم مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس مشکل وقت میں فرید کے خاندان کو تمام ضروری مدد اور معقول معاوضہ فراہم کرے۔ مولانا مدنی نے سبھی برادریوں سے اپیل کی کہ وہ پرسکون رہیں اور قانونی اقدامات کے ذریعہ انصاف حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ انصاف اور امن کے اصولوں کو برقرار رکھنا اور اس بات کو یقینی بنانا کہ اس طرح کے واقعات ہمارے ملک اور اس میں بسنے والے لوگوں کو تقسیم نہ کریں، بہت ضروری ہے۔

دریں اثنا جمعیۃ علماء علی گڑھ کے صدر مفتی اکبر قاسمی کی صدارت میں علی گڑھ کی سبھی ملی جماعتوں کی میٹنگ منعقد ہوئی اور مکمل صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ ۲۰؍جون کی صبح دس رکنی وفد مقتول کے گھر پہنچا، وفد نے ان کے والد کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور انصاف کے حصول میں ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ فوری طور پر پانچ لوگوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تا کہ اس معاملے کی مکمل نگرانی ہو اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ جمعیۃ کے وفد میں مولانا خالد قاسمی، مولانا ریاض، عمر بھائی، حافظ عمیر، حافظ اسلم، حاجی عمر وغیرہ شامل تھے۔

علی گڑھ میں ماب لنچنگ

۲۰؍جون ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود اسعد مدنی نے کہا ہے کہ کسی بھی مہذب معاشرے میں ماب لنچنگ جیسی وحشیانہ حرکتوں کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ ملک کے

سبھی طبقوں کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے، کوئی حکومت اگر کسی طبقے کے ساتھ ہو رہے مظالم پر روک لگانے کی کوشش نہیں کرتی ہے تو اس کے دامن ان مظلوموں کے خون سے پاک صاف نہیں قرار دیے جا سکتے۔ مولانا مدنی نے یہ باتیں حال میں اتر پردیش کے علی گڑھ اور چھتیس گڑھ کے رائے پور میں پیش آئے ہجومی تشدد کے واقعات کے پس منظر میں کہیں۔ مولانا مدنی نے ان واقعات پر گہرے دکھ اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے انصاف کو یقینی بنانے کے لیے قصورواروں کے خلاف سخت اور فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔

واضح ہو کہ منگل کی رات علی گڑھ کے ماموں بھانجا علاقے میں گھر لوٹتے وقت ۳۵ سالہ فرید عرف اورنگ زیب پر ہجوم نے وحشیانہ حملہ کیا۔ پولیس کی فوری مداخلت کے باوجود اسے شدید چوٹیں آئیں اور اسے ملکھان سنگھ ہسپتال لے جایا گیا، جہاں اس نے دم توڑ دیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر چھ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

مولانا مدنی نے اتر پردیش حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ تحقیقات تیز کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ تمام ملوث افراد کو بلا تاخیر انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ ہم مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس مشکل وقت میں فرید کے خاندان کو تمام ضروری مدد اور معقول معاوضہ فراہم کرے۔ مولانا مدنی نے سبھی برادریوں سے اپیل کی کہ وہ پرسکون رہیں اور قانونی اقدامات کے ذریعہ انصاف حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ انصاف اور امن کے اصولوں کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے، اس بات کو یقینی بنانا کہ اس طرح کے واقعات ہمارے ملک اور اس میں بسنے والے لوگوں کو تقسیم نہ کریں۔

دریں اثنا جمعیۃ علماء علی گڑھ کے صدر مفتی اکبر قاسمی کی صدارت میں علی گڑھ کی سبھی ملی جماعتوں کی میٹنگ منعقد ہوئی اور مکمل صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ ۲۰/جون کی صبح دس رکنی وفد مقتول کے گھر پہنچا، وفد نے ان کے والد کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور انصاف کے حصول میں ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ فوری طور پر پانچ لوگوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تا کہ اس معاملے کی مکمل نگرانی ہو اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ جمعیۃ کے وفد میں مولانا خالد قاسمی، مولانا ریاض، عمر بھائی، حافظ عمیر، حافظ اسلم، حاجی عمر وغیرہ شامل تھے۔

چھتیس گڑھ میں ماب لنچنگ

۲۲/جون ۲۰۲۴ء کو چھتیس گڑھ میں وحشیانہ ماب لنچنگ کے شکار مغربی یوپی کے تین مسلم نوجوان گڈو عرف تحسین ساکن بنت ضلع شاملی، چاند میاں اور صدام قریشی ساکن لکھنوتی گنگوہ ضلع سہارن پور کے اہل خانہ آج جمعیۃ علماء ہند کے صدر دفتر نئی دہلی پہنچے اور وہاں جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری سے ملاقات کی اور جمعیۃ سے انصاف کی فراہمی میں مدد کی گزارش کی۔ واضح ہو کہ دو ہفتے گزر جانے کے باوجود مجرموں کی اب تک گرفتاری نہیں ہوئی ہے، جب کہ ان تینوں نوجوانوں کو ملک دشمن عناصر کی ایک بھیڑ نے 6-7 جون کی رات راجدھانی رائے پور سے تقریباً 40 کلومیٹر دور ارنگ میں ایک ندی کی پل پر پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا۔ گڈو عرف تحسین کے چار چھوٹے بچے ہیں، چاند میاں کی صرف چھ ماہ پہلے شادی ہوئی تھی جب کہ صدام قریشی کی شادی ہونے والی تھی۔

مختصراً پورا واقعہ یہ ہے کہ کچھ مویشیوں کے تاجروں نے مہاسامند کے ایک گاؤں سے بھینسیں خریدی تھیں، جو اڈیشہ لے جائی جا رہی تھیں۔ تینوں ڈرائیور مسلم برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ مبینہ طور پر گئو رکشکوں کی تنظیم نے ان کا تعاقب کیا۔ انھوں نے گاڑی کو روکنے کے لئے پہلے مہاندی پل پر کیلیں بچھا رکھی تھیں۔ پولیس کو پل پر بڑی تعداد میں کیلیں ملی ہیں۔ بھینسوں سے بھری ہوئی ٹرک کے ٹائر پھٹنے اور رکنے کے بعد 15 افراد کے ایک گروہ نے ان پر حملہ کیا۔ تینوں کو مارنے کے بعد، حملہ آوروں نے چاند میاں اور گڈو خاں کو پل کے نیچے بہنے والی خشک ندی کی چٹان پر پھینک دیا، جس کی وجہ سے دونوں کی موت ہوگئی۔ صدام کی حالت نازک تھی اور اس نے رائے پور کے ایک نجی اسپتال میں دو ہفتے زیر علاج رہنے کے بعد دم توڑ دیا۔ پولیس نے ٹرک سے 24 بھینسیں برآمد کی ہیں اور نامعلوم حملہ آوروں کے خلاف دفعہ 304، 307 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ گو کہ اب ایک ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی ہے، لیکن ہنوز کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں جمعیۃ علماء باغپت کے ناظم مولانا محمد قاسم کی قیادت میں اہل

خانہ گڈو عرف تحسین کے بھائی ذیشان، صدام قریشی کے چچا محمد کوثر اور چاند میاں کے والد محمد نوشاد، محمد طاہر وغیرہم نے مکمل صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر مولانا غیور احمد قاسمی سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند، مفتی ذاکر قاسمی وغیرہ بھی موجود تھے۔ فوری طور پر ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے رائے پور چھتیس گڑھ کے مقامی پولس افسران سے فون پر بات کی اور جلد گرفتاری اور کارروائی کا مطالبہ کیا۔ واضح ہو کہ اس واقعے کے پیش آنے کے بعد ہی جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب کی طرف سے ریاست کے وزیر اعلی کو خط لکھ کر سخت کارروائی اور معقول معاوضہ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ حال میں مولانا مدنی نے اپنے ایک بیان میں ماب لنچنگ کو ہندستان کے ماتھے پر داغ سے تعبیر کیا تھا۔ احقر محمد حکیم الدین قاسمی نے اہل خانہ کو یقین دلایا کہ ہر ممکن تعاون کیا جائے گا اور ملک دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے کہا کہ اس واقعہ میں مہاسامند کے ایک گاؤں سے بھینسیں خریدی گئی تھیں۔ مسلم ڈرائیوران بھینسوں کو لے جا رہے تھے۔ یہ مویشی خریدنے کا صاف کاروبار ہے۔ اس کے باوجود ان اقلیتی برادری کے تاجروں کو گائے کے اسمگلر کے طور پر بدنام کیا جا رہا ہے۔ دوسری حقیقت یہ ہے کہ حملہ آور لمبی دوری سے اور کافی وقت تک ٹرک کا پیچھا کر رہے تھے۔ اگر انہیں گائے کی اسمگلنگ کا شبہ تھا تو انھوں نے پولیس کو مطلع کرنے کے بجائے قانون کو اپنے ہاتھوں میں کیوں لیا؟ چونکہ حملہ آور بھیڑ کا قتل کرنا ہی منصوبہ تھا، اس لیے اسے غیر ارادی قتل نہیں کہا جا سکتا جیسا کہ پولیس نے مقدمہ میں درج کیا ہے۔ کہا کہ اس خوفناک فرقہ وارانہ واقعہ پر ریاستی سرکار کی خاموشی اور حکومت کی بے عملی واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ وہ چھتیس گڑھ اور ملک کو انارکی کی تاریکی میں دھکیلنے سے روکنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔

میرٹھ میں مسلم خاندان کے دو افراد کا قتل

نئی دہلی ۲۴ / جون: گرام دھولڑی ضلع میرٹھ کے رہنے والے ایک ہی خاندان کے تین افراد پر بندوق سے حملہ کیا گیا، جس کی زد میں آکر دو افراد نے موقع پر ہی دم توڑ دیا

جب کہ ایک ہسپتال میں زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے۔جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری کی قیادت میں ایک وفد نے مذکورہ گاؤں کا دورہ کیا اور متاثرہ خاندان سے ملاقات کر کے اس کے ساتھ دل جوئی کی اور ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

واضح ہو کہ سراج الدین عرف پپو گرام دھولڑی ضلع میرٹھ کے رہنے والے ہیں۔ انھوں نے وید برکاش کے آم کے باغ کی فصل لی ہوئی ہے جو کھندوڑہ ضلع غازی آباد میں واقع ہے۔قاتل کا کھیت بھی اس باغ کے قریب ہی واقع ہے۔کھیت میں پانی دینے کو لے کر آپس میں بحث ومباحثہ ہوا، جس کے بعد سراج الدین عرف پپو نے باغ مالک کو بلا کر اپنا واقعہ بیان کیا۔ باغ مالک نے دونوں کو سمجھا بجھا کر گھر بھیج دیا۔گرام کھیندوڑا کے شرپسند غنڈے ان کو دھمکی دیتے ہوئے چلے گئے۔سراج الدین عرف پپو اپنے دو بیٹوں شاہنواز عرف راجہ اور محمد چاند کو لے کر رات ساڑھے نو بجے مزدوروں کے لیے کھانا لے کر گاؤں سے باغ کے لیے روانہ ہوئے، تبھی راستے میں سات لوگوں نے جن کے نام پولیس ایف ائی آر میں نامزد ہیں، ان پر تابڑ توڑ گولی برسادی۔ان میں سے دو یعنی والد سراج الدین عرف پپو اور شاہنواز عرف راجہ کی اسی وقت موت ہوگئی۔دوسرے بیٹے چاند کو چھ گولی لگی ہوئی ہے اور وہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔اس حادثے سے پورا گاؤں صدمے میں ہے، لوگوں نے مقامی سطح پر احتجاج بھی کیا ہے۔جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے لواحقین کے گھر والوں سے مل کر صبر کی تلقین کی اور ایصال ثواب کیا اور انھیں تسلی دی کہ اگر ضرورت پڑی تو جمعیۃ علماء ہند ہر ممکن مدد کرے گی۔ جمعیۃ کے وفد میں حافظ محمد قاسم ناظم جمعیۃ علماء باغپت، قاری امیر اعظم صدر جمعیۃ علماء ضلع میرٹھ، قاری ساجد، مولانا مفتی ذاکر حسین قاسمی، مولانا اظہار ندوی، مولانا ساجد حقی، حافظ مظفر، حاجی محمد عرفان، محمد سفیان، عبدالواحد وغیرہ بھی شامل تھے۔

ڈاکٹر محمد اختر قاسمی کا انتقال

نئی دہلی ۱۹/جون ۲۰۲۴: جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے جمعیۃ علماء اتر پردیش کے سابق نائب صدر الحاج مولانا ڈاکٹر محمد اختر

قاسمی سابق رکن اسمبلی (ساکن ہاپوڑ) کے انتقال پر گہرے رنج و ملال کا اظہار کیا ہے۔موصوف صاحب الرائے، سنجیدہ مزاج اور سماجی وملی طور پر فعال شخصیت کے مالک تھے۔دارالعلوم دیوبند، جمعیۃ علماء ہندوخانوادۂ مدنی سے گہراتعلق تھا۔انھوں نے اتر پردیش میں جمعیۃ علماء ہند کی تحریکات میں سرگرم اور قائدانہ کردار ادا کیا۔دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد سے ہی غالباً 1972 میں جمعیۃ علماء ہند سے وابستہ ہوئے اور تادم واپسیں اس جماعت سے اپنی نسبت قائم رکھی۔موجودہ وقت میں جمعیۃ علماء اتر پردیش کی مجلس منتظمہ کے رکن تھے۔پسماندگان میں دو بیٹے ڈاکٹر جنید وڈاکٹر سہیل وتین بیٹیاں واہلیہ محترمہ بقید حیات ہیں۔ صدر جمعیۃ نے اس موقع پر مولانا مرحوم کے لیے مغفرت اور ترقی درجات کی دعاء کرتے ہوئے جمعیہ علماء ہند کے احباب و متعلقین سے ایصال ثواب کے اہتمام کی اپیل کی ہے۔انھوں نے مکتوب تعزیت لکھ کر اہل خانہ کو صبر کی تلقین کی ہے۔

مولانا سید شاہ فخر الدین اشرف کے انتقال پر اظہار تعزیت

نئ دہلی ۱۰/ مارچ ۲۳ء: جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے نائب صدر مولانا سید شاہ فخر الدین اشرف کچھوچھوی سجادہ نشین خانقاہ مخدوم اشرف کچھوچھہ شریف کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا ہے۔مولانا مرحوم اپنے معروف حلقہ ارادت کی فکری و دینی اصلاح کے علاوہ ملی کاز کے لیے بھی کافی سرگرم رہتے تھے۔آپ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اور اس کے مقاصد سے گہری دل چسپی رکھتے تھے، نیز ملت کے مشترکہ مسائل میں اتحاد اور باہمی ارتباط کے حامی تھے۔ان کی وفات سے ملی، دینی وعلمی حلقے میں بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی وفات پوری ملت کے لیے حادثہ عظیم

نئ دہلی، ۱۳اپریل ۲۰۲۳ء: جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے مرشد ملت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ و ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ آپ کی ذات فکر ونظر، علم وعمل، دیانت، تفقہ، تدبیر وتدبر، ایثار، خلوص و للّٰہیت کا مجموعہ تھی۔ آپ ایک بہترین استاذ، مخلص داعی اور ژرف نگاہ مفکر تھے جن سے علمی، دینی، ادبی وسیاسی دنیا میں رہنمائی حاصل کی جاتی تھی۔

آپ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی وراثتوں کے امین اور ان کی طرح جامعیت و بلندئ فکر وخیال کی سچی تصویر تھے۔ آپ نے حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھیؒ جیسے بزرگوں سے بھی کسب فیض کیا جس سے فکر و عمل میں آفاقیت پیدا ہوئی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ مبدأ فیض نے حضرت والا کو گوناگوں خصوصیات سے نوازا تھا، آپ کی عربی واردو تصانیف کی مجموعی تعداد پچاس تک پہنچتی ہے، بالخصوص آپ کی کتاب 'رہبر انسانیت' اور 'نقوش سیرت' نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کی بہت ہی دل نشیں تشریح کی ہے جو ہندستان کے تناظر میں اہم ہے۔

آپ ندوۃ العلماء لکھنو کے مہتمم اور ناظم بھی منتخب ہوئے۔ جب ۲۰۰۰ء میں ندوۃ العلماء کی ذمہ داری دی گئی تو آپ نے فکر وفن اور عمل وجہد کے نئے چراغ روشن کیے، آپ خیر خلف لخیرِ سلف ثابت ہوئے۔ اسی طرح ۲۰۰۳ء میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر عالی وقار منتخب ہوئے تو آپ نے اپنی اعلی فکری وانتظامی صلاحیتوں سے ایک وسیع دنیا اور مختلف خیالات کے مرکز کو مستحکم کیا اور مشکل سے مشکل حالات میں سنجیدگی اور عالی ہمتی کا نمونہ پیش کیا۔ آپ علوم ظاہری میں درک وادراک اور جامعیت وکمال کے ساتھ علوم باطنیہ سے بھی بہرہ وافر رکھتے تھے اور ہزاروں تشنگان حق کے لیے چشمہ فیض تھے۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے بھی طویل عرصے تک رکن شوری رہے۔

آپ کی ذات اس دور قحط الرجال میں ہم سب کے لیے ایک نعمت اور باعث رشک تھی۔ ان کی وفات پوری ملت کے لیے حادثہ عظیم ہے۔ اس موقع پر خدا تعالی سے دعاء ہے کہ وہ حضرت مرحوم ومغفور کے اہل خانہ، رفقاء، تلامذہ، اور ہم متوسلین کو صبر واستقامت کے ساتھ اس غم کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور حضرت مرحوم کو رحمتوں سے نوازے اور ان کے مراتب بلند فرمائے اور انبیاء وصدیقین کا رفیق بنائے (آمین)

مہاراشٹرا کے معروف عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی کا انتقال

نئی دہلی ۲۸؍جولائی ۲۳ء: جنوبی ہند کی معروف شخصیت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مرہٹوارہ ومہتمم جامعہ اشرفیہ اودگیر ضلع لاتور) آج صبح 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے (اناللہ وانا الیہ راجعون)۔مولانا موصوف مرہٹوارہ میں جمعیۃ علماء کے اہم رہ نما تھے اور خطہ میں ساٹھ برسوں تک دینی، ملی اور مذہبی میدان میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

ان کی وفات حسرت آیات پر صدر محترم جمعیۃ علماء ہند نے گہرے رنج والم کا اظہار کیا اور اہل خانہ کو تعزیتی مکتوب لکھ کر صبر واستقامت کی تلقین کی۔مولانا مدنی نے بتایا کہ مولانا مرحوم حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ کے شاگرد اور ان کے قریبی جانثاروں میں سے تھے۔ان کی پوری زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنی نوراللہ مرقدہ سے ان کا اصلاحی تعلق تھا،قوم وملت کا درد، ہمدردی، رہنمائی، بہادری وبیباکی آپ کو اپنے استاذ محترم حضرت مدنیؒ سے ملی تھی۔

آپ صفاتِ خیر کے جامع تھے،تقویٰ، عبادت، اخلاص، اتقان،غم خواری اور بے شمار اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ایک زمانے تک اودگیر نگر پریشد کے کونسلر رہے۔جمعیۃ علماء کے پلیٹ فارم سے انھوں نے بے شمار خدمات انجام دیں، جمعیۃ علماء کی تحریک کو پورے مرہٹوارہ حلقہ میں متعارف کیا اور ضلع سے لے کر مقامی یونٹوں کے قیام میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ان کی جملہ خدمات کا اجر تو اللہ رب العزت کے پاس ہے۔ان کی وفات سے بڑا دینی وملی خسارہ ہوا ہے۔

مصیبت کی اس گھڑی میں ہم مولانا مرحوم کے پسماندگان خاص طور پر صاحب زادے مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، مولانا عطاء الرحمٰن صاحب، جناب فضل الرحمٰن صاحب، دونوں صاحبزادیاں وراہلیہ سمیت دیگر متعلقین ولواحقین، جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ سے تعزیت مسنونہ کرتے ہیں۔دعاء ہے کہ اللہ تعالی حضرت مولانا مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلی مقام عطاء فرمائے۔

مولانا سید محمد شاہد صاحب سہارنپوری کی وفات پر اظہار تعزیت

نئی دہلی۔ ۷/ اکتوبر ۲۰۲۳ء:۔ جامعہ مظاہر علوم کے امین عام حضرت مولانا سید محمد شاہد صاحب سہارن پوری کے سانحہ ارتحال پر صدر محترم جمعیۃ علماء ہند نے گہرے رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔ مولانا مدنی نے اس سلسلے میں جامعہ مظاہر علوم کے نائب ناظم اور صاحبزادہ محترم جناب مولانا سید محمد صالح الحسنی کو تعزیتی خط لکھ کر صبر واستقامت کی طرف متوجہ کیا ہے۔ دریں اثنا ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں ایک مرکزی وفد آج صبح جامعہ مظاہر علوم سہارن پور پہنچا اور جنازہ میں شرکت کی۔ اس موقع پر وفد نے صدر جمعیۃ علماء ہند کا تعزیتی مکتوب بھی مرحوم کے اہل خانہ کو سونپا۔ وفد میں ناظم عمومی کے علاوہ مولانا قاری احمد عبداللہ رسول پوری سکریٹری جمعیۃ یوتھ کلب اور مولانا شفیق احمد القاسمی سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند شامل تھے۔ اپنے تعزیتی پیغام میں صدر محترم جمعیۃ علماء ہند نے کہا کہ مولانا مرحوم کا وصال دینی علوم و معرفت، تصوف و تبلیغ اور جامعہ مظاہر علوم اور ان کے فیض یافتگان کے لیے بالخصوص اور ملت اسلامیہ ہند کے لیے بالعموم نقصان عظیم ہے۔ وہ بیک وقت باکمال منتظم، شیریں بیاں مقرر، مصنف اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ انھوں نے اپنے حسن انتظام سے جامعہ جیسے عظیم ادارہ کی معنوی اور ظاہری ترقی کے اسباب مہیا کرائے، طالبان علوم کو فیضیاب کیا اور وعظ و نصیحت کے ذریعہ معرفت الٰہی کی تبلیغ کی۔

جامعہ مظاہر علوم اور اس کے اکابر سے تعلق کا یہ عالم تھا کہ آپ نے مکتوبات شیخ (حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ) کئی جلدوں میں ترتیب دی، اس کے علاوہ 'علمائے مظاہر علوم اور ان کی علمی و تصنیفی خدمات'، 'تحریک آزادی اور جامعہ مظاہر علوم سہارن پور'، اکابر مظاہر علوم کے 'مکتوبات تصوف' سمیت مختلف پہلوؤں پر لکھنے اور اسے شائع کرنے میں اپنی زندگی صرف کردی، جو ایک وقیع علمی و تاریخی کارنامہ ہے اور مظاہر علوم کی تاریخ سے شغف رکھنے والوں کے لیے شاہ کلید ہے۔

ان تمام صفات کے علاوہ حضرت مولانا مرحوم متواضع، متین، میانہ رو اور خلیق انسان

تھے اور اپنے خاندان اور بزرگوں کی علمی و روحانی روایات کے حامل تھے۔ ان کی وفات سے جامعہ مظاہر علوم کے علمی اور انتظامی حلقے میں بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ ان کا جمعیۃ علماء ہند، اس کے اکابر، اس خاکسار اور اس کے خاندان سے گہرا تعلق تھا، بلکہ یہ اس روایت کا تسلسل ہے جو حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے درمیان شروع ہوئی اور ہر دور میں قائم رہی۔ جب بھی جمعیۃ علماء کے اجلاس اور پروگرام میں دعوت دی گئی انھوں نے خندہ پیشانی سے قبول کیا، رہ نمائی اور شرکت فرمائی۔

مولانا مدنی نے اپنے مکتوب میں صاحبزادہ محترم کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ حضرات کے لیے بلاشبہ یہ غم بہت صبر آزما ہے۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے والد کی کامل مغفرت فرما کر درجات عالیہ سے نوازے اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی برکات سے آپ سب کو ہمیشہ مالا مال رکھے۔ اس فانی دنیا میں رشتوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور ان میں والد کے سایۂ شفقت کا کوئی نعم البدل نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے آگے انسان بے بس ہے اور اہلِ ایمان تو ہر حال میں راضی برضا رہتے ہیں۔ میری طرف سے تعزیت کے جذبات تمام گھر والوں کو پہنچا دیجیے۔

مفتی اسعد الدین قاسمی کے انتقال پر اظہار تعزیت

۲۴ رجنوری ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے امارت شرعیہ ہند کے سابق ناظم اور صدر المدرسین جامعہ محمودیہ اشرف العلوم جاج مئو کانپور مولانا مفتی اسعد الدین قاسمی کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔ مولانا مرحوم کو ایک ماہ قبل بلڈ پریشر کی وجہ سے برین کلوٹ ہوا تھا، 17 / جنوری کو حیدرآباد میں کامیاب آپریشن ہوا۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور دوران علاج ہارٹ اٹیک کی وجہ سے محض ۴۲ سال کی عمر میں وصال فرما گئے۔

مولانا موصوف باصلاحیت عالم، دین دار اور ایک کامیاب مدرس ہونے کے ساتھ جمعیۃ علماء ہند سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ کانپور میں رہتے ہوئے انھوں نے جمعیۃ علماء ہند

کی سرگرمیوں میں حتی الوسع حصہ لیا۔ ۲۶/اگست ۲۰۲۱ء کو مجلس شوریٰ امارت شرعیہ ہند نے ان کو امارت شرعیہ ہند کا ناظم مقرر کیا۔ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے موصوف نے امارت کی ذمہ داریوں کو باحسن وجوہ نبھایا۔ گوکہ ایک سال بعد تعلیم و تعلم کی طرف طبیعت کے میلان کی وجہ سے کانپور جا کر دوبارہ تدریس سے وابستہ ہوگئے، مگر جمعیۃ علماء اور امارت شرعیہ کی سرگرمیوں سے خود کو جوڑے رکھا۔ چنانچہ انھوں نے ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام سترہویں فقہی اجتماع بمقام حج ہاؤس بنگلور کرناٹک کے نظم و نسق کے فرائض بخوبی انجام دیے۔

اس موقع پر صدر جمعیۃ علماء ہند نے مرحوم کے والد مولانا عبدالحمید گونڈوی کو خط لکھ کر تعزیت مسنونہ اور دلی ہمدردی پیش کی ہے اور مولانا مرحوم کی مغفرت اور اہل خانہ کے لیے صبر جمیل کی دعاء کی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری نے مولانا موصوف کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا ہے۔

مولانا حکیم محمد احمد فیض آبادی اور مولانا رشید احمد اعظمی کے وصال پر اظہار تعزیت

نئی دہلی ۲۶ فروری ۲۰۲۴ کو دارالعلوم دیوبند کے سابق ناظم تعلیمات اور استاذ حدیث حضرت مولانا حکیم محمد احمد فیض آبادیؒ اور محدث کبیر امیر الہند اول حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی کے صاحبزادۂ محترم حضرت مولانا رشید احمد اعظمیؒ کی وفات حسرت آیات پر جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے گہرے رنج والم کا اظہار کیا ہے۔ مولانا محمد احمد صاحب پریتم پور ضلع فیض آباد کے رہنے والے تھے۔ مولانا متعدد خصوصیات کے حامل تھے۔ اصول پسندی اور وقت کی پابندی ان کی شناخت تھی۔ سادہ لوحی اور زہد و قناعت ان کی زندگی کا حصہ تھا۔ طلبہ کی اصلاح ان کا خاص میدان عمل رہا۔ انھوں نے جامعہ قاسمیہ گیا، مدرسہ انوار العلوم ہنسورا امبیڈکر نگر، مدرسہ فرقانیہ گونڈہ، مدرسہ قاسمیہ شاہی مراد آباد اور دارالعلوم دیوبند میں ہزاروں طالبان علوم کو فیض

پہنچایا۔ دارالعلوم دیوبند میں تدریس کے ساتھ نظامت تعلیمات کی ذمہ داری بھی آپ سے متعلق رہی اور مدرسہ ثانویہ کے تعلیمی نظام کو چاق و چوبند اور متحرک کرنے میں آپ کا نمایاں کردار رہا۔ آپ ماہر طبیب تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست شفا عطا فرمایا تھا۔

ان دونوں بزرگوں کے وصال سے دینی و عملی میدان میں بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ اس موقع پر صدر جمعیۃ علماء ہند نے ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کیا ہے اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ مولانا محمد احمد صاحب مرحوم کے وصال کی خبر ملتے ہی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے ہمراہ ایک وفد دیوبند پہنچا اور نماز جنازہ میں شرکت کی، نیز صاحبزادگان سے ملاقات کرکے صبر کی تلقین کی۔ وفد میں مولانا حفیظ الرحمٰن محمودی، قاری احمد عبداللہ، صادق شبیر انگلینڈ شامل تھے۔

ممبر پارلیمنٹ شفیق الرحمٰن برق کے وصال پر اظہار ملال

۲۷ فروری ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے ممبر پارلیمنٹ اور بزرگ سیاسی رہ نما جناب شفیق الرحمٰن برق کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا ہے۔ موصوف کی عمر 94 سال تھی۔ وہ 1996 سے لگاتار ممبر پارلیمنٹ رہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ موصوف میدان سیاست میں ایک منفرد اور ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔ انھوں نے اقلیتوں کے مسائل کو اندرون و بیرون پارلیمنٹ بڑی دلیری سے اٹھایا۔ ان کی سیاسی زندگی کا محور مرادآباد اور سنبھل کے عوام کی خدمت تھا۔ وہ اپنے عقیدے اور نظریے پر سختی سے قائم اور باطل کے سامنے سینہ سپر رہے۔ ان کے وصال سے میدان سیاست میں بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔

مولانا مدنی نے مرحوم کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے اللہ رب العزت سے ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کی دعا کی ہے اور احباب و متعلقین سے ایصال ثواب کے اہتمام کی گزارش کی ہے۔

حکیم تاج الدین ہاشمی امروہہ کا انتقال

نئی دہلی ۲۹ فروری ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم نے ہاشمی دوا خانہ امروہہ کے ذمہ دار حکیم تاج الدین ہاشمی کے وصال پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا۔ مرحوم فرینڈس آف امروہہ کے سرپرست ڈاکٹر سراج الدین ہاشمی کے برادر خورد اور ایک قابل حکیم تھے۔ نماز جنازہ جامع مسجد امروہہ میں بعد نماز عصر ادا کی گئی۔ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی سے ایک وفد مولانا نیاز احمد فاروقی سکریٹری جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں نماز جنازہ میں شریک ہوا اور اہل خانہ سے ملاقات کر کے صدر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے تعزیت مسنونہ پیش کی۔ جمعیۃ علماء ہند کے وفد میں مولانا نیاز احمد فاروقی، حاجی محمد مبشر، عادل نصیر، حاجی محمد عارف شامل تھے۔

مرحوم طبی خدمت کے علاوہ سماجی طور پر کافی سرگرم تھے۔ علماء و اہل اللہ نواز اور دینی اداروں و تحریکات سے خیر خواہی کا جذبہ رکھتے تھے، بالخصوص جمعیۃ علماء ہند کے معاون اور خیر اندیش اور خاندان مدنی سے دیرینہ وابستگی رکھتے تھے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا مدنی نے اپنے تعزیتی پیغام میں مرحوم کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے اللہ رب العزت کے حضور ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کی دعاء کی ہے اور احباب و متعلقین سے ایصال ثواب کے اہتمام کی گزارش کی ہے۔

انصاری غریبوں اور مظلوموں کے مددگار کی حیثیت سے ہمیشہ جانے جائیں گے

۳۱ مارچ ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم نے غازی پور اور مئو یوپی کے مشہور سیاسی و سماجی لیڈر مختار انصاری کے انتقال پر گہرے دکھ اور تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ ان کی موت کے اسباب پر عوامی شکوک وشبہات اور اہل خانہ کی بے اطمینانی سے انصاف اور انصاف نافذ کرنے والی ایجنسیوں پر اعتماد کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ مولانا مدنی

نے کہا کہ صرف انصاف کافی نہیں ہے بلکہ انصاف پر اعتبار و اعتماد بھی ضروری ہے۔ حال میں یو پی کی جیل اور پولس کسٹڈی میں کئی سیاسی و سماجی لیڈران کے قتل یا پراسرار موت سے عوامی شک وشبہ میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ مختار احمد انصاری غریبوں اور مظلوموں کے ناصر و مددگار کی حیثیت سے ہمیشہ جانے اور پہچانے جائیں گے۔ میڈیا مافیا ڈان کی امیج کو اجاگر کر کے ان کی عوامی مقبولیت اور خدمت کو مٹا نہیں سکتا۔ انھوں نے ملک کے قانون کے مطابق اپنی عمر کا ایک طویل حصہ جیل میں گزارا ہے، قانون کے مطابق جرم کی سزا سے کسی کو اختلاف نہیں لیکن قانون کے برخلاف قیدی کے ساتھ ظالمانہ سلوک اور قتل ہرگز روا نہیں اور اس کے بارے میں حکومت کو انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔ مشکوک حالت میں ان کی موت نے بہت سارے سوالات کھڑے کر دیے ہیں جس کی وجہ سے ان کی مقبولیت اور حمایت فطری ہے۔

مولانا مدنی نے بتایا کہ مختار احمد انصاری کا خاندان حب الوطنی اور ملک کی بے لوث خدمات سے متعارف ہے۔ ان کا شجرۂ نسب مجاہد آزادی ڈاکٹر مختار احمد انصاریؒ اور شہید بریگیڈیر محمد عثمان اور سابق نائب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر حامد انصاری جیسی شخصیات سے ملتا ہے۔ ان کے دادا ڈاکٹر مختار انصاری عظیم مجاہد آزادی تھے، وہ انڈین نیشنل کانگریس کے صدر اور جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی کے بانی تھے۔ ان کا حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ سے والہانہ تعلق تھا، وہ حضرت شیخ الہندؒ کے عقیدت مند، نیاز مند اور تربیت یافتہ تھے۔ اسی طرح نانا شہید بریگیڈیر محمد عثمان، جو 'شیر آف نوشیرہ' کے نام سے مشہور ہیں، نے اس خاک وطن کی عظمت کے لیے 1948 کی جنگ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا تھا۔ اس روایت کو مرحوم کے والد سبحان اللہ انصاری مرحوم نے بھی آگے بڑھایا۔

مختار انصاری کی زندگی کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ وہ علاقے کے غریب اور نادار لوگوں کے غم خوار اور امیدوں کا مرکز تھے۔ مولانا مدنی نے مطالبہ کیا کہ ان کی موت کے اسباب کی صاف شفاف انکوائری جلد از جلد مکمل کی جائے، کیوں کہ انصاف کے اصولوں، عدالتی نظام

پر اعتماد کو برقرار رکھنے اور انصاف کی بالادستی کے لیے یہ نہایت ضروری ہے۔

مولانا مدنی نے اس موقع پر مختار انصاری کے اہل خانہ بالخصوص بڑے بھائی صبغت اللہ انصاری، افضال انصاری، صاحبزادے عباس انصاری، عمر انصاری، بھتیجے صہیب انصاری وغیرہم کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی ہے۔

مولانا عبدالعلیم فاروقی کا وصال بڑا علمی و دینی خسارہ

نئی دہلی :۲۸/اپریل ۲۰۲۴ کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم نے جمعیۃ علماء ہند کے سابق جنرل سکریٹری اور امیر شریعت یوپی حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی کے انتقال کو بڑا علمی و دینی خسارہ بتایا ہے۔اس موقع پر صدر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے مکتوب تعزیت میں کہا گیا ہے کہ مولانا ممدوح ذی علم اور فہم و فراست کے حامل فصیح اللسان انسان تھے۔مولانا ممدوح متعدد دینی و اصلاحی تحریکات کے علاوہ جمعیۃ علماء ہند کے اہم رہ نماؤں میں شامل تھے۔فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنی نور اللہ مرقدہ کے معتمد اور ان کے دور صدارت میں ایک طویل عرصے تک جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری رہے۔مولانا موصوف اپنے جد امجد امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کی طرح اپنے نظریے اور افکار میں پختہ تھے۔نیز پوری زندگی جمعیۃ علماء ہند کے دینی، سیاسی و ملی افکار و نظریات سے وابستہ رہے اور ملت کے ترجمان کے طور پر ہمیشہ اسلام، ماٰثر اسلام، مساجد و مقابر و مدارس کا ہر موڑ پر دفاع کیا۔آپ دار المبلغین لکھنو کے مہتمم اور مجلس تحفظ ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کے صدر بھی تھے اور ان پلیٹ فارموں سے زندیق اور گمراہ طبقوں کا علمی تعاقب کیا۔آپ مظاہر علوم سہارن پور اور دار العلوم دیو بند سے علمی طور پر فیض یافتہ تھے۔اصلاح کا تعلق حضرت مولانا طلحہ کاندھلویؒ سے تھا۔

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید محمود اسعد مدنی نے صاحب زادہ محترم مولانا عبدالباری فاروقی و دیگر اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے صبر و استقامت کی تلقین کی

ہے، نیز دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کے نیک کاموں اور خدمات کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائیں اور ان کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ عطا فرمائیں (آمین)

ناظم عمومی احقر محمد حکیم الدین قاسمی نے بتایا کہ ۲۴/اپریل کو نئی دہلی میں منعقد ہوئی تحفظ مدارس کانفرنس میں مولانا مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا، اس کے بعد متعدد موقعوں پر دفتر جمعیۃ علماء ہند میں ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔ مدرسہ تحفیظ القرآن نصیر پور ضلع مظفر نگر میں آج (۲۸/اپریل) کو ہوئے جمعیۃ علماء مغربی یوپی زون کے اجلاس میں بھی مولانا مرحوم کے لیے ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا اور تجویز تعزیت منظور ہوئی۔

ایران کے صدر کی طیارہ حادثہ میں وفات پر اظہار رنج وغم

۲۰/مئی ۲۰۲۴ء کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب نے اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر آیت اللہ ابراہیم رئیسی اور وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین امیر عبداللہیان کی طیارہ حادثہ میں ہوئی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہندستان کے عوام اس نازک وقت میں ایران کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلامی جمہوریہ ایران کے قائدین اور اس کے عوام کو اس آزمائش کی گھڑی میں صابر وشاکر اور ثابت قدم رکھیں۔

مولانا محمد یوسف خاں کے انتقال پر اظہار تعزیت

۲۹/مئی ۲۰۲۴ کو جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم و ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے جمعیۃ علماء ہند کے سابق ناظم دفتر مولانا محمد یوسف خاں قاسمی کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا۔ مولانا موصوف دار العلوم دیوبند کے قدیم فاضل تھے۔ آبائی وطن فرید پور میرٹھ یوپی تھا، ان کی عمر تقریبا ۸۰ سال تھی۔ سابقاً انڈین آرمی میں نائب صوبہ دار اور امامت کی

ذمہ داری پر مامور تھے۔ سبکدوش ہونے کے بعد دفتر جمعیۃ علماء ہند سے وابستہ ہوئے، جہاں وہ ناظم محاسبی اور ناظم دفتر جمعیۃ علماء ہند مقرر ہوئے۔ اپنی شرافت طبع، اصول پسندی، سادگی اور ایمانداری کی وجہ سے معروف تھے۔ جمعیۃ علماء ہند کے سابق صدر حضرت امیر الہند مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوریؒ کے ساتھ زمانہ طالب علمی سے بہت گہرا تعلق تھا۔ اسی طرح جمعیۃ علماء ہند کے سابق نائب صدر اور سابق استاذ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا ریاست علی بجنوریؒ سے بھی انس ومحبت اور عقیدت کا تعلق رکھتے تھے۔ جمعیۃ علماء ہند کے دفتر میں انھوں نے طویل عرصے تک ایمانداری اور اصول پسندی کے ساتھ ملازمت کی۔ آج دہلی کے اسکوٹ ہسپتال نئی دہلی میں مختصر علالت کے بعد وصال فرما گئے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند نے جمعیۃ علماء ہند کے خدام اور دفتر کے تمام احباب کی طرف سے مرحوم کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے صبر کی تلقین کی ہے اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ عطا فرمائیں (آمین)

اہم شعبوں کی کارگزاری

جمعیۃ اسٹڈی سینٹر کے طریق کار اور خدمات پر ایک نظر

جمعیۃ اوپن اسکول (جو جمعیۃ اب اسٹڈی سینٹر) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ مدارس کے طلبہ کو بنیادی عصری تعلیم دینے کا ایک منفرد مشترکہ منصوبہ ہے۔ یہ بنیادی طور پر ایک تعلیمی شعبہ ہے، جو مدارس کے طلبہ اور فارغین کو سیکولر تعلیم و تربیت دینے کے مقصد سے قائم کیا گیا ہے۔ یہ شعبہ امیدواروں کو بنیادی تعلیمی اہلیت یعنی تسلیم شدہ سیکنڈری لیول مکمل کرنے کے قابل بناتا ہے، جس سے مزید اعلی تعلیم کی راہیں کھلتی ہیں اور وہ ایک تعلیم یافتہ شہری بن کر دینی قائد کی حیثیت سے اپنا کردار زیادہ مؤثر طریقے سے ادا کر سکتے ہیں۔

ہمارا بنیادی مقصد معاشرے کی اہم ترین ضرورتوں کی تکمیل ہے جو درج ذیل شعبہ حیات میں تربیت یافتہ رجال کار کی ضرورتوں کی تکمیل کر سکیں۔

(۱) تعلیم (۲) قانون (۳) سماجیات (۴) ماس کمیونیکیشن (۵) انسٹی ٹیوشنل مینجمنٹ

جمعیۃ اسٹڈی سینٹر ایجوکیشن پروگرام

درجہ (۱) سیکنڈری لیول دوران تعلیم مدرسہ

درجہ (۲) مدرسہ کی تعلیم کے بعد گریجویشن لیول کی تعلیم

درجہ (۱) میں شامل ہے

برج کورس

برج کورس (انگریزی زبان + ریاضی + سائنس + کمپیوٹر)

دورانیہ 1 سال عمر کا گروپ (13 سال اور اس سے **اوپر**)

سیکنڈری کورس/ 10 ویں کلاس (NIOS نصاب کے مطابق)

دورانیہ 1 سال عمر گروپ (14 سال اور اس سے اوپر)

سینئر سیکنڈری/ 11ویں اور 12ویں کلاس (NIOS نصاب کے مطابق)
دورانیہ 2 سال عمر گروپ (15 سال اور اس سے اوپر)
درجہ (۲) میں شامل ہے

IGNOU جیسے ریگولر یا ڈسٹنس موڈ کے ذریعے کسی بھی یونیورسٹی سے بیچلر ڈگری۔طلباء کے مطلوبہ ثانوی تعلیم کے ساتھ مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ آسانی سے نامزد شعبوں میں اپنی تعلیم گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کی سطح کو جاری رکھنے کا انتخاب کر سکتے ہیں: یہ نامزد شعبے درج ذیل ہیں:

(۱) تعلیم (۲) قانون (۳) سماجیات (۴) ماس کمیونیکیشن (۵) انسٹی ٹیوشنل مینجمنٹ

تاریخ قیام

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند ۴ر ربیع الاول ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۲ر اکتوبر ۲۰۲۰ کی تجویز کے مطابق این آئی او ایس کے نظام کے تحت مدارس کے طلبہ کو سیکنڈری سطح کی تعلیم دلانے کے سلسلہ میں بتاریخ ۲۵ر نومبر ۲۰۲۰ء ایک مشاورتی میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں یہ بات طے پائی کہ مدارس کے طلبہ کو این آئی او ایس سے سیکنڈری سطح کی تعلیم دلائی جائے گی۔

چنانچہ اس نظام کو جمعیۃ اوپن اسکول کا عنوان دیا گیا اور ۱۹ر فروری ۲۰۲۱ء بروز جمعہ مدنی ہال صدر دفتر جمعیۃ علماء ہند میں حضرت مولانا قاری عثمان صاحب منصوری پوریؒ سابق صدر جمعیۃ علماء ہند کی صدارت میں ایک افتتاحی اجلاس منعقد کیا گیا، جس میں یوپی و دہلی کے ۱۰۰ر مدارس کے ذمہ داران و مدرسہ کوآرڈینیٹرز نے شرکت کی۔ سب نے اس نظام کی تائید کی اور اسے طلبہ مدارس کے لئے انتہائی مفید قرار دیتے ہوئے اپنے اپنے مدارس میں یہ سلسلہ شروع کرنے کا مثبت اشارہ دیا۔

مرکزی تعلیمی کونسل

۱۔ مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند۔
۲۔ مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔
۳۔ مولانا مفتی سید محمد سلمان منصوری پوری ناظم اعلی دینی تعلیمی بورڈ، جمعیۃ علماء ہند۔
۴۔ مولانا محمد سلمان بجنوری صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء ہند واستاذ دارالعلوم دیوبند

۵۔ جناب ڈاکٹر پی اے انعامدار صاحب صدر ایم سی اے سوسائٹی، پونہ۔

۶۔ جناب کمال فاروقی صاحب رکن مسلم پرسنل لاء بورڈ۔

۷۔ پروفیسر اختر الواسع صاحب پروفیسر امیر تیس جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔

۸۔ مولانا شبیر احمد ندوی صاحب مہتمم مدرسہ للبنات، بنگلور۔

۹۔ مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر۔

۱۰۔ مولانا عبدالقادر صاحب ناظم جمعیۃ علماء آسام۔

۱۱۔ مولانا کلیم اللہ قاسمی۔ ناظم جمعیۃ علماء اتر پردیش۔

۱۲۔ حافظ پیر شبیر احمد صاحب صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ

۱۳۔ مفتی شمس الدین بجلی قاسمی صاحب ناظم اعلی جمعیۃ علماء کرناٹک۔

۱۴۔ مفتی سید محمد عفان منصور پوری صاحب معاون ناظم عمومی مرکزی دینی تعلیمی بورڈ۔

۱۵۔ مولانا نیاز احمد فارقی صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند

۱۶۔ مفتی احمد دیولہ صاحب، نائب صدر جمعیۃ علماء ہند و مہتمم جامعہ علوم القرآن جمبوسر گجرات

۱۷۔ جناب حاجی محمد ہارون صاحب صدر جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش

۱۸۔ احقر محمد حکیم الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند

جمعیۃ اوپن اسکول سے منسلک طلبہ و مدارس کی تعداد

اب ۱۵ ریاستوں کے ۹۱ / اضلاع سے ۴۲۵ / مدارس نے جمعیۃ اوپن اسکول سے الحاق کیا ہے۔ ان میں ۸۷ لڑکیوں کے مدرسے بھی ہیں۔ جہاں کے ۱۴۲۰۰ / طلبہ و طالبات این آئی او ایس کے نظام کے تحت داخل ہیں۔ آئی ایف پی پروجیکٹر کی تعداد: ۲۳۰

ووٹر بیداری مہم

عام انتخابات سے قبل ووٹروں کے ناموں کا اندراج، تصحیح وغیرہ حق شہریت کے تناظر میں بہت ہی اہم عنوان تھا، چنانچہ جمعیۃ علماء ہند کی یونٹوں نے دیگر تنظیموں کے اشتراک سے ملک گیر سطح پر بیداری پروگرام منعقد کیے، حاجی محمد فاروق صاحب بنگلور، مولانا شبیر ندوی صاحب وغیرہ کی سرپرستی میں نوجوانوں کی ٹیم تیار ہوئی جو ملک کے مختلف مقامات پر پہنچی اور

جمعیۃ علماء ہند کی مقامی یونٹوں کے اشتراک سے نہ صرف ناموں کے اندراج اور اصلاح کے عمل پر متوجہ کیا گیا بلکہ ووٹ کی اہمیت اور جمہوریت کی حفاظت کے تناظر میں لوگوں میں بیداری پیدا کی گئی۔ مزید برآں

ایک ایسا ایپ تیار کیا جا رہا ہے، جس میں تمام مسلمانوں کا ڈیٹا بوتھ وائز ایک جگہ جمع ہوگا۔ ملک کے دیگر صوبوں میں ووٹر لسٹ میں ناموں کے اندراج کے لیے جمعیۃ علماء ہند کے کارکنان کو ٹریننگ دی جا رہی ہے۔

قانونی جدو جہد

لو جہاد جیسے مفروضہ پر قائم جبری تبدیلیٔ مذہب قانون کو چیلنج

2۔ گجرات ہائی کورٹ میں گجرات حکومت کے ذریعہ بنائے گئے لو جہاد قانون کو جمعیۃ علماء گجرات نے چیلنج کیا تھا، جس میں گجرات حکومت کو سخت ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ جب گجرات سرکار نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا، تو وہاں بھی جمعیۃ کی کوشش سے سرکار کو ہزیمت ہوئی اور مقدمہ خارج ہو گیا۔

3۔ مدھیہ پردیش لو جہاد ایکٹ کو جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش و دیگر نے چیلنج کیا کہ گجرات کی طرح وہاں بھی عدالت نے متنازع حصے کو اسٹے دیدیا۔

4۔ اس ایکٹ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا، جہاں جمعیۃ علماء ہند بھی فریق ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی کوششوں سے الحمدللہ سبھی ریاستوں کے قانون کے خلاف مقدمات سپریم کورٹ میں یکجا ہو گئے ہیں۔

اہانت رسولؐ کا قضیہ

1۔ سپریم کورٹ میں اہانت رسول ﷺ سے متعلق گائیڈ لائن کی عرضی۔

2۔ اپریل 2021 کو دہلی کے پریس کلب میں ملعون یتی نرسنگھانند کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ کلمات کہنے کے خلاف آئی پی اسٹیٹ تھانہ نئی دہلی میں شکایت درج کرائی گئی۔

3۔ دہلی میں یتی نرسنگھانند کے خلاف آیف آئی آر۔

4۔ ملعون زمانہ ٹی راجہ سنگھ کے خلاف حیدر آباد میں ایف آئی آر و گرفتاری۔

این آئی اے کے مقدمات

دہشت گردی کے الزام میں گرفتار نوجوانوں کا مقدمہ لڑتی ہے۔ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء مہاراشٹرا کے زیر اہتمام ۱۲۵؍ مقدمات جمعیۃ لڑ رہی ہے۔

بلڈوزر جسٹس کے خلاف مقدمات

(۱) فرقہ وارانہ تصادم کے بعد اس کا راست الزام مسلمانوں پر عائد کرنا، گائے کے گوشت کے نام پر غریب مسلمانوں کے گھروں پر بلڈوز چلانا اور اسی طرح مظاہرین کے گھروں پر بلڈوزر چلانے کی ایک غیر آئینی روایت سرکاروں نے شروع کی ہے، اس کے خلاف جمعیۃ علماء ہند نے سپریم کورٹ میں مقدمہ کر رکھا ہے۔ دہلی کے جہاں گیر پوری معاملے میں جمعیۃ کی کوشش سے فوری اسٹے مل گیا۔

(۲) ہلدوانی میں پچاس ہزار انفاس پر مشتمل کالونی کے منہدم کا فیصلہ ہائی کورٹ نے کر دیا تھا، اس کے خلاف جمعیۃ علماء ہند نے سپریم کورٹ میں مقدمہ عائد کیا۔ پہلی سماعت میں ان کو راحت دیتے ہوئے عدالت نے اسٹے دے دیا۔

دیگر مقدمات: دہلی فساد کے مقدمات

ٹرائل کے مقدمات: ۲۵۸

ضمانتیں: ۵۸۵

باعزت بری: ۶۰

میوات فساد کے مقدمات

کل ضمانت: ۵۸۹

کل مقدمات: ۶۰۰

آئینی حقوق کے مقدمات: 21

کل مقدمات: ۱۰۰۴

جیم شعبہ تعارف واقدامات

ملک میں مسلمانوں اور اقلیتوں کو ان کی مذہبی شناخت، ان کے شعائر کی بنیاد پر لگا تار جسمانی اور ذہنی اذیت دی جا رہی ہے۔ اس کے مقابلے کے لیے جمعیۃ علماء ہند نے باضابطہ ایک شعبہ قائم کیا ہے جس کا نام جسٹس اینڈ ایمپاورمینٹ انیشیٹو فار مائنریٹیز ہے۔ اس کا قیام فروری ۲۰۲۱ء میں ہوا ہے۔ اس کے تحت

(1) اسلاموفوبیا، دلتوں اور نفرت کے واقعات کی تحقیق اور ریکارڈ جمع کیا جا رہا ہے۔

(2) پولس سے مل کر کارروائی کی کوشش

(۳) حکومت کے ذمہ داروں اور اعلیٰ حکام سے مراسلت

(۴) سول سوسائٹیز سے مل کر انصاف کی فراہمی

ہنوز اس شعبہ کے تحت 1571 معاملات ریکارڈ ہو چکے ہیں

جمعیۃ یوتھ کلب

جمعیۃ یوتھ کلب طاقت ور مومن اور نفع بخش انسان بنانے کے لیے تشکیل دی گئی ہے، جس میں نوجوانوں کو اس طرح تربیت دی جاتی ہے کہ وہ خودی، خود کی منزل اور خدا کی پہچان کے ساتھ دینی حمیت اور اسلامی تشخص کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں۔

اب تک کی سرگرمیوں پر ایک نظر

کل: ۱۲ ریاست اور ۱۳۷ اضلاع

اضلاع کے نام: اتر پردیش: غازی آباد، ہاپوڑ، امروہہ، مرادآباد، بجنور، مظفرنگر، سہارنپور، شاملی، باغپت، سنبھل، بنارس، امبیڈکر نگر، بھدوہی، چندولی، اعظم گڑھ، مئو، جون پور

تلنگانہ: حیدرآباد آندھرا پردیش: وجے واڑہ ہریانہ: نوح، پلول دہلی: شیو وہار

گجرات: آنند، کچھ، انجار، بناس کانٹھا، سانبر کانٹھا، پاٹن، احمد آباد کرناٹک: بنگلور

راجستھان: الور، بھرت پور، جھنجھنوں، اجمیر بہار: کشن گنج

کل کیمپ کا انعقاد: 645

تربیت پانے والے افراد کی تعداد: 26400

ایڈوانس ٹریننگ کیمپ: 129

شرکاء کی تعداد: 2221

گورنر ایوارڈ حاصل کرنے والے افراد کی تعداد: 121

نیشنل کیمپ:

بھارت اسکاؤٹ اینڈ گائیڈ کی دعوت پر ۲۲ نیشنل پروگراموں میں جمعیۃ یوتھ کلب کے ۵۱۴ نوجوانوں نے حصہ لیا اور اچھی کامیابی حاصل کر کے ۴ شیلڈ اور ۱۹ سرٹیفکیٹ حاصل کیے۔

نیشنل جمبوری ۲۰۲۲ء میں ۱۷ مقابلوں میں سے نو میں ایوارڈ کا حصول ایک ایسا سنگ میل ہے جو جمعیۃ یوتھ کلب کی تاریخ میں ہمیشہ درج رہے گا۔

اسی طرح ۲۶ رجنوری ۲۰۲۴ء کو یوم جمہوریہ کی تقریب میں جمعیۃ یوتھ کلب بنارس کے نوجوانوں نے شرکت کی اور اپنے شاندار کارناموں سے ملک وملت کا نام روشن کیا۔

جمعیۃ یوتھ کلب کے ایک نوجوان کی مکمل ٹریننگ پر 18630 روپے کا صرفہ آتا ہے۔ آپ ایک نوجوان کی کفالت کی ذمہ داری لے سکتے ہیں۔

ماڈل ویلیج پروگرام

جمعیۃ یوتھ کلب کے زیر اہتمام ایک ماڈل ویلیج پروگرام کا آغاز ہوا ہے، سردست یوپی کے چار ضلعوں کے بیس گاؤں میں کام ہورہا ہے۔ اس سلسلے میں اب تک کی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

(۱) جن وکاس سیوا کے مستفیدین: 12000+

(۲) جن وکاس سینٹر: 25

(۳) جمعیۃ پاٹھ شالہ: 09

(۴) بچوں کو جمعیۃ پاٹھ شالہ سے جوڑا گیا: کل طلبہ 212

(۵) ہیلتھ کیمپ:13

(۶) ہیلتھ کیمپ کے مستفیدین:1500+

(۷) سواولمبی سمیتی:8

(۸) سمیتی کے ممبران جن کوسلائی مشین دی گئی:81

(۹) اکٹو ویلیج چمپئن:45

مکاتب اور دینی تعلیمی تحریک

مرکزی دینی تعلیمی بورڈ کے تحت پسماندہ وارتداد زدہ علاقوں میں سے ملک کے ۹ صوبوں میں ۲۷۷ امدادی مکاتب جاری ہیں جن کے معلمین کی امداد اور مکمل نگرانی مرکزی دفتر سے کی جاتی ہے، ساتھ ہی سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ امتحانات کا نظام بھی پابندی سے جاری ہے۔ مذکورہ ان امدادی مکاتب میں ۱۴۳۵۵ رطلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں جو گذشتہ رمضان سے قبل سالانہ امتحانات میں شریک رہے ہیں۔

اس کے علاوہ پورے ملک میں علاقائی، صوبائی وضلعی یونٹوں کے زیر تعاون وزیر نگرانی جاری وقائم منظم، غیر منظم اور ملحقہ مکاتب کی تعداد ۴۲۷۹۲ ہیں، جن سے بیس لاکھ اسی ہزار سے زائد طلبہ وطالبات مستفید ہوتے ہیں۔

حالیہ پیش رفت پر ایک رپورٹ

(1) دینی تعلیمی بورڈ کی مجلس عاملہ منعقدہ ۴ر اگست ۲۰۲۳ء کی تجاویز کے مطابق زون وائز مدارس کے مہتمم حضرات اور چند ایسے مقامی وضلعی ذمہ داران جو تعلیمی وانتظامی امور کو انجام دینے میں معاون بن سکتے ہوں اور دعوت وتبلیغ کے ساتھیوں کا تین الگ الگ زونوں میں یک روزہ مشاورتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں 26 اضلاع سے (2280) افراد نے شرکت کی، شرکاء نے (360) نگراں اور (7647) منظم مکاتب کے عزائم پیش کر کے دینی بیداری کا ثبوت پیش کیا۔ یہ تینوں پروگرام دہلی، کانپور، جئے پور میں منعقد ہوئے جن میں الحمد اللہ نمونۂ اسلاف حضرت مفتی ابوالقاسم صاحب

نعمانی اور حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند اور ناظم عمومی دینی تعلیمی بورڈ حضرت مولانا سید مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری اور معاون ناظم عمومی دینی تعلیمی بورڈ حضرت مولانا سید مفتی محمد عفان صاحب منصور پوری اور حضرت سید حافظ عاصم عبداللہ صاحب و ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے شرکت کر کے اپنے بیانات سے علماء مدارس ومساجد کو مستفیض فرمایا۔

(2) الحمداللہ 120 علماء کرام نے پانچ شفٹ میں، جو مدارس اسلامیہ کی طرف سے مقرر کئے گئے، وہ دہلی، امروہہ صوبہ آسام پہنچ کر 7 روزہ نگراں تربیتی ٹریننگ کیمپ میں شرکت کر کے مدارس اسلامیہ کے تحت کچھ جز وقتی کچھ کل وقتی نگرانی کا کام کرنا شروع کر دیا ہے جسکی رپورٹ الحمداللہ بہت خوش آئند ہے اور انکا مکمل صرفہ مدارس اسلامیہ پر ہی ہے۔

(3) سہ روزہ/ دو روزہ/ اور یک روزہ تدریب المعلمین کیمپ 62) (مرتبہ اور معلّمین جوڑ (76) مرتبہ مختلف جگہوں پر منعقد کیا گیا جن میں 2540)) علماء کرام نے شرکت کر کے تربیت حاصل کی۔ الحمداللہ وہ اب منظم مکاتب میں خدمت انجام دے رہے ہیں۔

(4) یک روزہ تدریب المعلمات یعنی مستورات کیمپ تین جگہوں پر منعقد کیا گیا، جس میں 82) معلمات نے شرکت کر کے تربیت حاصل کی اور اپنی اپنی جگہوں پر خدمت انجام دے رہی ہیں۔ یہ تینوں کیمپ، امروہہ، دیوبند، باغپت میں منعقد ہوا۔

(5) مثالی اضلاع میں تین طرح کے لوگوں کو 16 ضلعوں میں (1507) افراد پر مشتمل تعارفی پروگرام علاقائی ذمہ داران کے تعاون سے منعقد کیا گیا جن میں **الحمد اللہ** (1470) منظم مکاتب اور (78 نگراں کے عزائم آئے اور ان تمام پروگراموں میں مفتی سید محمد عفان صاحب منصور پوری معاون ناظم عمومی دینی تعلیمی بورڈ جمعیت علماء ہند و ناظم عمومی احقر محمد حکیم الدین صاحب قاسمی اور حافظ سید محمد عاصم عبداللہ صاحب نے شرکت فرما کر مقامی ذمہ داران کو اکابرین کے منشاء ومقصد کو بتلا کر منظم مکاتب پر کام کرنے پر توجہ مبذول کرائی۔

(6) مدرسہ اشرف العلوم لاتور میں حضرت مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی دامت برکاتہم

العالیہ صدر دینی تعلیمی بورڈ کی موجودگی میں سید حافظ محمد عاصم صاحب نے شرکت کر کے منظم مکاتب کے فوائد پر بات کرتے ہوئے نگراں اور منظم مکاتب کے عزائم بھی کرایا گیا۔اسی طرح الحمد اللہ رابطہ مدارس اسلامیہ کا پروگرام مدرسہ باب العلوم دہلی میں منعقد ہوا جس میں مولانا شعیب احمد قاسمی ناظم دینی تعلیمی بورڈ نے شرکت کر کے منظم مکاتب پر تفصیلی بات کرتے ہوئے 4 نگراں اور 105 مکاتب کے عزائم آئے

(7) جناب سید حافظ محمد عاصم عبداللہ صاحب نے صوبہ آسام، مہارشٹرا، بنگلور سلطان شاہ مرکز اور مقامی طور پر آسام اور مہاراشٹرا، اورنگ آباد میں علماء کرام و مدارس اسلامیہ کو الگ الگ جگہوں پر جوڑ کر منظم مکاتب کی ضرورت و افادیت پر روشنی ڈالی جسکی بنا پر اورنگ آباد میں 135 افراد پر مشتمل ایک کیمپ منعقد ہوا، اور دوسرا کیمپ بنگلور میں منعقد ہوا۔

(8) منظم مکاتب اور علاقائی تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اکابرین کے مشورے سے دینی تعلیمی بورڈ کی ایک نئی ترتیب بنائی گئی جسمیں مکتب اور بھارت اسکاؤٹ اینڈ گائیڈ کو ایک ساتھ جوڑا گیا ہے، نگراں حضرات کو سال میں 30 مکاتب کے قیام کا ٹارگیٹ دیا گیا ہے اور مرکزی سطح پر چار ٹیم بنائی گئی ہے (1) جس میں تعمیر مکاتب جسکی ذمہ داری حضرت مفتی محمد فضیل صاحب کو دی گئی (2) معیاری مکاتب جسکی ذمہ داری مولانا فیروز آدم صاحب کو دی گئی ہے، (3) صوبائی مکاتب جسکی ذمہ داری حافظ سید عاصم عبداللہ صاحب کو دی گئی ہے (4) ناظم دفتر جس کی ذمہ داری مولانا اویس صاحب کو دی گئی ہے،: نوٹ الحمد اللہ اس نئی ترتیب کو مثالی اضلاع سے کام کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔

تدریب المعلمین و معاونین کیمپ کی تفصیلات

نمبر شمار	کیمپ کا نام	کل تعداد	شرکاء کی تعداد	مقام
01	تدریب المعاونین کیمپ	06	136	دہلی، امروہہ، بنگلور، آسام
02	سہ روزہ/ دو روزہ/ یک روزہ تدریب المعلمین کیمپ	62	1722	دہلی، امروہہ، مظفر نگر، بھوپال، میوات، راجستھان بنارس، کانپور، سیتا پور، مراد آباد، گجرات

03	تدریب المعلمات کیمپ	03	82	امروہہ، دیوبند، باغپت
04	یک روزہ معلمین جوڑ	76	945	19اضلاع میں
05	یک روزہ تعارفی جوڑ	145	3162	26اضلاع میں
	ٹوٹل پروگرام کی تعداد	**291**	**7981**	

ایک سال میں قائم شدہ مکاتب

نمبر شمار	اسمائے صوبہ	کل منظم مکاتب	سمر کورس کی تعداد
01	اتر پردیش	976	41
02	راجستھان	145	7
03	دہلی	156	3
04	مدھیہ پردیش	180	4
05	تلنگانہ، آندھرا پردیش	1090	2
06	ہریانہ، ہماچل، پنجاب	198	16
07	کرناٹک	1669	271
08	تمل ناڈو	128	5
09	کیرلہ	34	6
10	گجرات	263	
11	مہاراشٹرا	1576	
12	اتراکھنڈ	59	
13	جموں وکشمیر	6	
		6480	355

مرکزی دینی تعلیمی بورڈ کے عزائم

سال بھر میں ۵۰۰ معاونین کی تقرری کے ساتھ ۱۵۰۰۰ ہزار نئے منظم مکاتب قائم کرنے اور ملک بھر میں مستورات اور ہفتہ واری تین ہزار مکاتب قائم کرنے کے عزائم ہیں۔

امدادی مکاتب اور شمال مشرق کے صوبہ جات اور بہار، جھارکھنڈ و بنگال کی مختصر رپورٹ

جولائی ۲۰۲۳ء سے اب تک صرف شمال مشرق کے صوبہ جات مثلاً بنگال، آسام، منی پور، تریپورہ، میگھالیہ، میزورم اور بہار، جھارکھنڈ، کی جاری سرگرمیوں کی رپورٹ اور کارکردگی حسب ذیل ہے۔

مذکورہ علاقوں میں مکاتب کو قائم و منظم کرنے اور معیاری بنانے کے لئے تدریب المعلمین کے یک روزہ، دوروزہ، اور سہ روزہ تربیتی کیمپوں کا انعقاد عمل میں آیا جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں، ان تمام تربیتی کیمپوں میں مولانا محمد خالد گیاوی صاحب ناظم دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند نے پروگرام پیش کیا۔

نمبر شمار	تاریخ	مقام	صوبہ	تعداد شرکاء	مہمان خصوصی
۱	۸،۹ر جولائی ۲۰۲۳	ہوجائی	آسام	۶۵	مولانا عبدالقادر صاحب
۲	۱۰ر جولائی ۲۰۲۳ء	منگل دئی	آسام	۶۰	مولانا فضل الکریم صاحب
۳	۲۵ر جولائی	دیناجپور	بنگال	۶۵	مفتی جاوید اقبال صاحب کشن گنجی
۴	۲۷ر اگست	بھاگلپور	بہار	۳۰	مفتی الیاس صاحب
۵	۱۹ تا ۲۱ر ستمبر	سمڈیگا	جھارکھنڈ	۶۰	مولانا اسجد ازہر صاحب
۶	۲۲، ۲۳ر ستمبر	رانچی	جھارکھنڈ	۳۸	مولانا اسجد ازہر صاحب

۷	۱۴/۱ اکتوبر	چمپارن	بہار	۳۵۰	مولانا مرغوب الرحمن صاحب
۸	۱۳، ۱۴/۱ اکتوبر	دیماپور	ناگالینڈ	۹۷	مولانا عبدالقادر صاحب
۹	۱۵ تا ۱۸/۱ اکتوبر	ہوجائی	آسام	۵۵	مولانا عبدالقادر صاحب
۱۰	۱۱/۱ اکتوبر	گڈا	جھارکھنڈ	۱۵۰	مولانا نعمت اللہ صاحب
۱۱	۱۲/۱ اکتوبر	دمکا	جھارکھنڈ	۱۰۰	مولانا نعمت اللہ صاحب
۱۲	۱۴ تا ۱۶ نومبر	کشن گنج	بہار	۴۲	مفتی جاوید اقبال صاحب
۱۳	۱۸/نومبر	پٹنہ	بہار	۸۵	مولانا محمد ناظم صاحب
۱۴	۵،۶/دسمبر	موری گاؤں	آسام	۴۱۳	مولانا عبدالقادر صاحب
۱۵	۷/دسمبر	اتر دیناجپور	بنگال	۶۰	مفتی جاوید اقبال صاحب
۱۶	۱۹، ۲۰، دسمبر	بھاگلپور	بہار	۴۵	مولانا عطاء الرحمن صاحب، مولانا اسعد صاحب
۱۷	۲۳، ۲۴/دسمبر	جورہاٹ	آسام	۳۰	مولانا فضل الکریم صاحب
۱۸	۲۷، ۲۸/دسمبر	کشن گنج	بہار	۱۱۰	مفتی جاوید اقبال صاحب
۱۹	۲۱/دسمبر	کٹیہار	بہار	۱۵۰	مولانا مرغوب الرحمن صاحب
۲۰	۴ تا ۶ نومبر	درانگ	آسام	۶۷	مولانا فضل الکریم صاحب
۲۱	۹/جنوری ۲۰۲۴	سونپور بھانگڑ	بنگال	۵۵	مولانا مشرف صاحب
۲۲	۱۰/جنوری	مٹیابرج کلکتہ	بنگال	۹۰	مولانا مشرف صاحب
۲۳	۲۴/جنوری	کدری	آندھرا	۶۰	مولانا سمیع اللہ صاحب
۲۴	۴، ۵/فروری	ہاتھیہ متھرا	یوپی	۷۰	مولانا جمال صاحب، مولانا شاکر صاحب
۲۵	۹/فروری	بھاگلپور	بہار	۲۰۰	حضرت مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری
۲۶	۴، ۵/مارچ ۲۰۲۴	نوگاؤں	آسام	۳۷۰	مولانا عبدالقادر صاحب

۲۷	۵،۶؍مارچ	نوگاؤں	آسام	۱۵۰	مولانا عبدالنور صاحب
۲۸	۶،۷؍مارچ	ہوجائی	آسام	۹۰	مولانا عبدالقادر صاحب
۲۹	۱۳،۱۴؍مئی	ڈھاکہ دمکا	جھارکھنڈ	۳۸	مولانا نعمت اللہ صاحب
۳۰	۲،۳؍جون	بھوجا گاؤں دیناجپور	بنگال	۹۸	مولانا ارشد الحسینی صاحب، مولانا سرفراز رحمانی صاحب
۳۱	۸،۹؍جون	،بانکا	بہار	۴۵	مولانا تبریز صاحب

مذکورہ بالا تربیتی پروگراموں میں ۳۳۳۸؍معلمین شریک ہوئے،جنہوں نے منظم مکاتب چلانے اور طریقہ تعلیم کو سیکھ کر اپنے مکاتب کو منظم کرنے کے عزائم کیے ہیں۔

اسی کے ساتھ جماعت تبلیغ، ذمہ داران مدارس و دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء کے افراد پر مشتمل مشاورتی اجلاس کا انعقاد بھی عمل میں آیا جس کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں۔ ان پروگراموں کے انعقاد اور نظامت کی ذمہ داری مولانا محمد خالد گیاوی صاحب ناظم دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند نے ادا کی۔

نمبر شمار	تاریخ	مقام	صوبہ	شرکاء	عزائم مکتب	مہمان خصوصی
۱	۵؍جولائی ۲۰۲۳	پٹنہ	بہار	۴۰	۱۰	مولانا محمد ناظم صاحب
۲	۱۲؍جولائی	حواری مسجد رانچی	جھارکھنڈ	۱۵۰		مولانا اصغر مصباحی صاحب
۳	۱۳؍جولائی	نگڑی،رانچی	جھارکھنڈ	۳۰		مولانا اسجد صاحب
۴	۱۶؍جولائی	ٹھکری باڑی	بنگال	۳۵		مفتی جاوید اقبال صاحب
۵	۱۷؍جولائی	انجمن اسلامیہ کشن گنج	بہار	۷۰		مفتی جاوید اقبال صاحب مولانا خالد انور صاحب
۶	۲۱؍جولائی	لوہا گاڑا ہاٹ کشن گنج	بہار	۵۰		مفتی جاوید اقبال صاحب

۷	۲۲/اگست	سمڈیگا	جھارکھنڈ	۱۵۰		مولانا اسجد صاحب
۸	۱۰/ستمبر	جہان آباد	بہار	۸۰	۳۵	مولانا محمد ناظم صاحب
۹	۱۳/ستمبر	سپول	بہار	۱۵۰	۵	مولانا محمد ناظم صاحب
۱۰	۸/اکتوبر	کھگڑیا	بہار	۲۰۰	۳۲	مولانا محمد ناظم صاحب
۱۱	۹/اکتوبر	بیگوسرائے	بہار	۲۰۰	۴۰	مولانا محمد ناظم صاحب
۱۲	۱۹/اکتوبر	کشن گنج	بہار	۶۰		مولانا خالد انور کشن گنج
۱۳	۱۴/اکتوبر	دیماپور	ناگالینڈ	۲۹۷		مولانا عبدالقادر صاحب
۱۴	۱۳/نومبر	بھاگلپور	بہار	۵۰		مولانا محمد ناظم صاحب
۱۵	۱۶/نومبر	کشن گنج	بہار	۱۰۰	۵۰	مفتی جاوید اقبال صاحب، مولانا خالد انور صاحب
۱۶	۹/دسمبر	مٹیابرج کلکتہ	بنگال	۶۰	۱۰	مولانا مشرف صاحب، جناب ظل الرحمن عارف صاحب
۱۷	۱۰/دسمبر	توپسیا کلکتہ	بنگال	۴۰	۲۰	مفتی مشرف، ظل الرحمن عارف صاحب
۱۸	۲۵/دسمبر	منگل دئی	آسام	۷۵		مولانا فضل الکریم صاحب
۱۹	۱۷/جنوری	کوروڈیہہ، بھاگلپور	بہار	۱۰۰		حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا مرغوب صاحب

الحمدللہ ان مشاورتی اجلاسوں اور پروگراموں کے بہتر نتائج مرتب ہوئے ہیں، چنانچہ جولائی ۲۰۲۳ سے اب تک بہار، جھارکھنڈ، آسام، بنگال، ناگالینڈ، منی پور، تریپورہ میں جو منظم مکاتب قائم ہوئے ہیں ان کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں ۔

نیز سال رواں قائم منظم مکاتب کی تعداد حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	صوبہ	جدید قائم منظم مکاتب
۱	آسام	۷۶۲
۲	بہار	۵۲۲
۳	بنگال	۱۶۰
۴	جھارکھنڈ	۴۵
۵	ناگالینڈ	۵۵
۶	منی پور	۵
۷	تریپورہ	۲۵
۸	میگھالیہ	۷
۸	میزورم	۲۵
کل منظم مکاتب		۱۶۰۶

ملت فنڈ

جمعیۃ علماء کے مختلف فلاحی وتعمیری پروگرام پورے ملک میں جاری وساری ہیں، جن کی کفالت کے لیے ملت فنڈ کا قیام عمل میں آیا۔

1۔سردست پانچ صوبوں کے 16اضلاع میں کام جاری ہے۔

اضلاع کے نام

(۱)صوبہ یوپی: شاملی، ہاپوڑ، غازی آباد، میرٹھ، بلندشہر، باغپت، امروہہ، بنارس، مئو،

(۲)صوبہ بہار: ارریہ، کشن گنج

(۳)صوبہ گجرات: احمد آباد، پالن پور

(۴)صوبہ ہریانہ گڑگاؤں ضلع، نوح میوات

(۵)صوبہ دہلی: مصطفی آباد

شعبہ اصلاح معاشرہ جمعیۃ علماء ہند کا تعارف

جمعیۃ علماء ہند اپنے قیام کے روزِ اول سے ہی اصلاح معاشرہ کا کام کررہی ہے تاہم 1991ء میں اس شعبہ کا قیام عمل میں آیا۔الحمدللہ یہ شعبہ ایک مرکزی کمیٹی کی نگرانی میں اصلاح معاشرہ کے مختلف پروگرام پیش کرتا ہے۔

کمیٹی کے ارکان درج ذیل ہیں

صدر جمعیۃ علماء ہند حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب

حضرت مولانا سلمان بجنوری صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء ہند واستاد دارالعلوم دیوبند

مفتی سید سلمان منصور پوری صاحب نائب امیر الہند واستاذ دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا شوکت علی صاحب خازن جمعیۃ علماء ہند

ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند

طریقہ کار یہ ہے کہ اصلاحی کمیٹیاں محلے، مسجد وار اور برادریوں کی سطح پر تشکیل دی جاتی ہیں، پھر اس علاقے میں جمعہ میں بیانات، مساجد میں درس، درس حدیث، قرآن، خواتین کے اجتماعات، اصلاحی جلسے، نوجوانوں سے خصوصی میٹنگیں، انفرادی ملاقات، انسداد منکرات مہم، دینی و تعلیمی بیداری مہم اور سالانہ عشرہ پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اب تک دس سے زائد اصلاحی کتابچوں کی اشاعت ہو چکی ہے، روزانہ اصلاحی پیغام کے نام سے ایک پوسٹ جاری ہوتا ہے اردو ہندی انگریزی تینوں زبانوں میں، پندرہ صوبوں میں اصلاح معاشرہ

کمیٹیوں کا قیام عمل میں آچکا ہے اور 199 ضلعوں میں اصلاحی کمیٹیوں کا قیام عمل میں آچکا ہے اور سیکڑوں واٹس ایپ اصلاحی گروپس تشکیل دیے جا چکے ہیں، جن میں دینی، اصلاحی و تربیتی معلومات فراہم کی جاتی ہیں آن لائن بیانات اور مختصر اصلاحی ویڈیوز کی ریکارڈنگ کر کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ڈالی جاتی ہیں۔

حالیہ حصولیابیاں

معاشرتی خرابیوں کے سدباب کے لیے لائحہ عمل کی ترتیب

مساجد میں میں درس قرآن کے لیے رہنما ہدایات کی تشکیل

اصلاحی کمیٹیاں

199 درس قرآن

1653 درس حدیث

1881 اصلاحی پروگرام 2786

خواتین کے اجتماعات

180 نوجوانوں سے میٹنگ 120

مسجد عبدالنبی میں درس قرآن کی مجلس کا اہتمام

۱۰/ اپریل ۲۰۲۴ء کو مسجد عبدالنبی صدر دفتر جمعیۃ علماء ہند میں رمضان المبارک

کے موقع پر درس قرآن کی جاری مجلس کے آخری دن ایک مختصر سی تقریب منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا محمد سالم جامعی ایڈیٹر ہفت روزہ الجمعیۃ نے کی۔ اس موقع پر ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے مولانا محمد یاسین جہازی قاسمی کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے رمضان میں قرآن کا مختصراً درس پیش کیا، قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کا پڑھنا، سننا، سمجھنا یہاں تک کہ دیکھنا بھی ثواب ہے۔ فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ نوراللہ مرقدہ ایک واقعہ سناتے تھے کہ رائے بریلی یوپی میں ایک شخص کا جنازہ رکھا تھا، اس جگہ سے منشی فیروز عالم صاحب گزر رہے تھے، جو حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مرآبادیؒ سے ایک واسطہ سے نسبت رکھتے تھے۔ ان کی تفتیش پر معلوم ہوا کہ کوئی جنازہ پڑھانے والا نہیں ہے، تو انھوں نے رک کر نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین میں بھی حصہ لیا۔ لیکن دوران تدفین ان کے چند اہم کاغذات جیب سے قبر میں گر گئے۔ جب ان کاغذات کی بازیابی کے لیے قبر کھودی گئی تو محسوس کیا کہ قبر سے خوشبو پھوٹ رہی ہے۔ منشی فیروز عالم صاحب اس بات سے دنگ تھے کہ جس گاؤں میں کوئی جنازہ تک پڑھانے والا نہیں ہے، آخر ایسا کیا معمول تھا کہ یہ شخص اس درجہ کا حق دار ہوا، جب یہ بات مشہور ہوئی تو لوگوں نے میت کے گھر جا کر دریافت کیا کہ آخر ان کا کیا معمول تھا، وہاں ان کی ایک بیٹی موجود تھی، اس نے بتایا کہ ان کے والد پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتے تھے، اس کے علاوہ کچھ خاص نہ تھا کہ وہ روزانہ قرآن مجید کو کھول کر بیٹھ جاتے اور انگلی پھیرتے ہوئے مقامی زبان میں کہا کرتے ''ای ہو صحیح، ای ہو صحیح''۔ سوچئے کہ محض اس کی وجہ سے اللہ رب العلمین کا کتنا بڑا انعام ان کو ملا کہ دنیا میں ہی لوگوں نے دیکھ لیا۔ اس لیے قرآن کی مجلس میں بیٹھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے بلکہ اس کے ذریعہ ہمیں اللہ سے ہم کلام ہونے کا موقع ملتا ہے۔

اس موقع پر مولانا محمد سالم جامعی نے اپنے خطاب میں کہا کہ درس قرآن میں ہی درس حیات ہے، مومن کے لیے قرآن سے بہتر کوئی انعام نہیں ہے۔ مولانا عظیم اللہ صدیقی قاسمی نے اپنے خطاب میں سورہ رحمن کے حوالے سے کہا کہ اللہ تعالی نے اس سورۃ میں سے سب سے پہلی نعمت قرآن کا ذکر کیا ہے۔ مولانا غیور احمد قاسمی سینئر آرگنائزر جمعیۃ علماء ہند

نے کہا کہ قرآن کریم کو دیکھنا بھی ثواب ہے، یہ مجلس تو مکمل قرآن کی نسبت پر قائم ہے تو بھلا بتائیے کہ اس کا کتنا ثواب ہوگا۔ مولانا کلیم الدین قاسمی امام مسجد عبدالنبی نے ارادہ ظاہر کیا کہ رمضان کے بعد بھی یہاں درس قرآن کی مجلس جاری رہے گی۔ اخیر میں مجلس مولانا کلیم الدین قاسمی کی دعا پر ختم ہوگئی۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

الحمدللہ یہ روایت رمضان کے بعد بھی جاری ہے، روزانہ بعد نماز ظہر مسجد عبدالنبی میں درس قرآن کی مجلس لگتی ہے۔ جناب مولانا مفتی ذکاوت حسین قاسمی صاحب نائب امیر شریعت صوبہ دہلی درس پیش فرماتے ہیں۔ لوگ بہت ذوق سے اس مجلس میں شریک ہوتے ہیں۔

جمعیۃ چلڈرن ویلیج انجار

کچھ (انجار) میں سال ۲۰۰۱ء میں آئے بھیانک زلزلہ کے بعد یتیم بچوں اور بچیوں کے لیے یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ یہ ادارہ زیادہ تر ایسے بچوں اور بچیوں کی کفالت کرتا ہے، جن کا کوئی سہارا نہیں۔ اس ادارہ کی خوبی یہ ہے کہ یہاں بچوں کو ایسی دایا کی نگرانی میں دیا جاتا ہے، جو بچوں کو ممتا کی کمی محسوس ہونے نہیں دیتی ہے۔ یہاں بچوں کے لیے فطری ماحول کی خوشی اور آزادی حاصل ہے۔ جمعیۃ علماء ہند یہاں کی بالغ بچیوں اور بچوں کی شادی اور پھر علاحدہ طور سے مکانات خرید کر بودو باش کا بھی نظم کرتی ہے۔ اس وقت کل 56 بچے زیر کفالت ہیں جب کہ اسکولوں میں 834 بچے زیر تعلیم ہیں۔ مہیلا پی ٹی سی کالج میں 49 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ اب تک پانچ ہزار سے زائد طلبہ و طالبات کی پرورش اور تعلیم سے آراستہ ہو چکے ہیں، جو اپنی شادی شدہ زندگیاں گزار رہی ہیں۔ زیر کفالت ہر ایک بچے پر ماہانہ 7000 خرچ ہوتا ہے۔ جمعیۃ چلڈرن ویلیج میں ہے:

1۔ شاہ زکریا حاجی پیر پبلک اسکول (انگلش میڈیم)

2۔ شاہ زکریا حاجی پیر پبلک اسکول (گجراتی میڈیم)

3۔ مہیلا پی ٹی سی کالج بلڈنگ

5۔ مدنی ہال۔

6۔ ہاسٹل بلڈنگ۔

7۔ کھیل گراؤنڈ۔

اختتام

جمعیۃ علماء ہند کی خدمات سے متعلق جو کچھ یہاں پیش کیا گیا وہ صرف یادداشت پر مبنی ہے، ورنہ پچھلے ایک سال میں جمعیۃ علماء ہند اور اس کی شاخوں نے ملک کے گوشے گوشے میں بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اپنا خاص فضل فرمائے اور خصوصی نصرت سے نوازے۔ (آمین)

❖●❖